تاریخ

خاندانِ برکات

حضرت مولانا اولادِ رسول محمدؔ میاں قادری برکاتی

زیر سرپرستی

حضرت سیدؔ شاہ مصطفےٰ حیدر حسن میاں قادری برکاتی قاسمی

برکاتی پبلشرز

۱۲۳- چھاگلہ اسٹریٹ
کھارادر کراچی نمبر-۲

تاریخ

خاندانِ برکات

۱۳۲۹ھ

مؤلف

تاج العلماء حضرت سیّد شاہ اولادِ رسول محمد میاں

قادری برکاتی مارہروی رحمۃ اللہ علیہ

ابن

حضرت سیّد شاہ محمد اسمٰعیل حسن رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

برکاتی پبلشرز

۱۲۳، چھاگلہ اسٹریٹ کھارادر کراچی نمبر۲

marfat.com

سلسلہ اشاعت نمبر ۳۲

نام کتاب ــــــــ خاندان برکات

مؤلف ــــــــ حضرت اولادِ رسول محمد میاں قادری برکاتی

ناشر ــــــــ برکاتی پبلیشرز کراچی

طباعت اوّل ــــــــ نومبر ۱۹۲۷ء (بریلی شریف)

طباعت دوئم ــــــــ فروری ۱۹۸۷ء

واحد تقسیم کار

مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ حیدرآباد

بیرون احسن البرکات، شارع مفتی محمد خلیل خاں

نزد ہوم اسٹیڈ ہال

طابع

ضیاء الدین پبلیکیشنز جی۔ کے، ۱/۳ نزد شہید مسجد کھارادر کراچی ۲

(مشہور آفسٹ پریس کراچی)

marfat.com

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
۷	نسب نامۂ سادات زیدیہ، مارہرہ	۱
۱۱	سیّد الراحمین حضرت سیّد شاہ اویس قدس سرہ	۲
۱۸	حضرت سیّد شاہ آل محمد	۳
۲۳	حضرت سیّد شاہ آل احمد اچھے میاں صاحب	۴
۲۶	حضرت سیّد شاہ آل برکات ستھرے صاحب	۵
۳۲	سیّد آل امام جما میاں صاحب مودت شاخ باغ پختہ	۶
۳۷	حضرت سیّد شاہ آل رسول قدس سرہ	۷
۴۷	حضرت سیّد شاہ اولاد رسول صاحب	۸
۵۲	خاتم الاسلاف حضرت سیّد شاہ محمد صادق قدس سرہ	۹
۵۷	حضرت سیّد شاہ محمد اسمٰعیل حسن صاحب	۱۰
۶۵	راقم الحروف اولادِ رسول محمد میاں قادری عفی عنہ	۱۱
۶۹	شمس العرفاء حضرت سیّد شاہ غلام محی الدین امیر عالم قدس سرہ	۱۲
۸۵	حضرت سیّد شاہ نجات اللہ المقلب بہ شاہ میاں قدس سرہ	۱۳
۹۶	مریت والان سرکار خورد	۱۴
۹۹	مذہبی تبصرہ	۱۵
۱۰۳	سجادہ نشینی کی تشریح	۱۶
۱۱۱	تواریخ وفات	۱۷
۱۱۷	اسمائے صاحبان مزارات ومقابر واقع درگاہ برکاتیہ	۱۸
۱۲۳	بعض اعمال ونسخہ جات خاندانی مجرب	۱۹

marfat.com

نحمد اللہ العظیم الذی خلق الانسان
فی احسن تقویم و نصلی و نسلم علیٰ
رسولہ الذی کان علیٰ خلق عظیم
وعلیٰ آلہ وصحبہ الذین ہم ذو و
الفضل العمیم و علینا معہم و
بہم و لہم و فیہم اجمعین
برحمتک یا ارحم الراحمین آمین

حمد و نعت کے بعد یہ چند اوراق واسطے اولاد حضرت شاہ برکت اللہ قدس سرہٗ اور اُن کے متعلقین اور منتسبین کے تحریر کرتا ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ فائدہ سے خالی نہ ہوں گے۔ جاننا چاہیے کہ ہمارا نسب بواسطۂ حضرت زید شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور سرور عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و

marfat.com

اصحابہ وسلم تک پہنچتا ہے۔ بادشاہان ظالم کے ظلم سے ہمارے دادا سیّد علی عراقی رحمۃ اللہ علیہ ترک وطن فرما کر قریۂ واسطہ میں جو مابین عراق عرب و عراق عجم کے ہے۔ تشریف لاکر قیام پذیر ہوئے۔ آپ کے احفاد سے حضرت سیّد ابوالفرح واسطی اپنے چار صاحبزادوں سیّد ابوفراس جد سادات بگرام و سیّد ابوالفضائل و سیّد داؤد و سیّد معزالدین کے ساتھ سلطان محمود غزنوی کے زمانہ میں واسطہ سے غزنی تشریف لائے۔ اور بعد قیام چند روزہ مع سیّد معزالدین پھر واسطہ کو مراجعت فرمائی اور باقی تینوں صاحبزادوں نے ہندوستان کا قصد فرمایا اور سیّد ابوفراس نے جاجنیر اور سیّد ابوالفضائل نے چہاترود اور سیّد داؤد نے تھن پور میں اقامت اختیار فرمائی۔ سیّد ابوفراس کے احفاد سے حضرت سیّد محمد صغری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حسب ایمائے سلطان شمس الدین التمس "سری" نام راجۂ بلگرام پر جو کافر سخت اور بڑا سرکش تھا جہاد فرمایا۔ اور اُس کے قتل کے بعد ۶۱۴ھ چھ سو چودہ ہجری میں فتح پائی۔ سلطان نے اس فتح کے جلدو میں بلگرام مع اُس کے توابع ولواحق کے آپ کی جاگیر میں دے دیا۔ حضرت نے اُس کا نام سری نگر سے بدل کر بلگرام رکھا۔ اور وہاں شعائر و مراسم اسلام کو رواج دیا اور اپنے توابع شیوخ فرشوری اور ترکمانوں اور اپنے اہل وعیال کے ساتھ وہیں سکونت اختیار فرمالی۔ اُس زمانہ سے ہماری بود و باش تا زمانہ حضرت میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ

بلگرام میں رہی۔ حضرت میر عبدالواحد قدس سرہ کے بڑے صاحبزادے حضرت سیّد شاہ عبدالجلیل قدس سرہ عہد جہانگیری میں ۱۰۱۷ھ ایک ہزار سترہ ہجری میں مارہرہ تشریف لائے۔ اُس وقت سے اس وقت تک حضرت کی اولاد مارہرہ میں ہے۔

چونکہ اس فقیر محمد المدعو بفخر العالم اولاد رسول عفی عنہ کو اُس مختصر میں صرف اپنے انہیں اجداد کا جو مارہرہ میں تشریف فرما رہے اور اُن کی اولاد کا حال لکھنا مرکوز ہے۔ لہٰذا بزرگان ماسبق کے حالات اس میں ذکر نہیں کئے۔ اگر کسی کو اُن حضرات کے حالات دیکھنا ہوں تو وہ کاشف الاستار شریف و ناقص الکلمات و شجرۂ طیبہ و آثار احمدی و گلشن ابرار و تاریخ مارہرہ و بیاض احمدی وغیرہ یا بیاض محمدی تالیف فقیر کو جو زیر تصنیف ہے دیکھئے۔ جن میں ان بزرگوں کے مفصل حالات کشف و کرامات و تعلیم و تعلم و ہدایت و ارشاد و سوانح عمری مفصل و مشرح مندرج ہیں اُس اپنے رسالہ "**خاندانِ برکات**" میں صرف بعض حالات تاریخ تولد و وفات و تفصیل اولاد و تشریح مناصب و تصریح آثار متبرکہ کہ کیا ہیں اور کس طرح سے اور کس وقت میں آئے اور تفصیل جائداد از قسم املاک و دیہات و روزینہ نقد و تعمیر درگاہ معلیٰ و مسجد متبرک و خانقاہ و امکنہ مسکونہ وغیرہ تحریر کروں گا۔ ناظرین سے اُمید ہے کہ بہ دعائے خیر مجھے یاد کریں۔

میں نے اپنے اس رسالہ میں انتظام کیا ہے کہ حتیٰ الامکان

marfat.com

کوئی امر بلا سند صحیح نہ تحریر کروں۔ ناظرین اگر کسی اور رسالہ میں اس کے خلاف دیکھیں تو اُس خلاف کو اس فقیر سے دریافت کرلیں۔ انشاء اللہ تعالےٰ اُس کا ارتفاع بہ سند کر دیا جائے گا۔

اکثر رسالے جو حال میں تالیف ہوئے اور فقیر کی نظر سے گزرے ہیں اُن میں میرے خاندان کے حالات اکثر خلاف واقع اور ناقص و ناتمام درج ہیں۔

نسب نامۂ ساداتِ زیدیۂ مارہرہ

فقیر اولادِ رسول محمد میاں ابن حضرت سیّد شاہ ابوالقاسم محمد اسمٰعیل حسن الملقب بہ شاہ جی مدظلہٗ ابن حضرت سیّد شاہ محمد صادق ابن حضرت سیّد شاہ اولادِ رسول ابن حضرت سیّد شاہ آلِ برکات سُتھرے صاحب ابن حضرت سیّد شاہ حمزہ ابن حضرت سیّد شاہ آلِ محمد ابن حضرت سیّد شاہ برکۃ اللہ ابن حضرت سیّد شاہ اویس ابن حضرت سیّد شاہ عبدالجلیل ابن حضرت سیّد شاہ عبدالواحد ابن حضرت سیّد شاہ ابراہیم ابن حضرت سیّد شاہ قطب الدین ابن حضرت سیّد شاہ ماہرو ابن حضرت سیّد شاہ بڈھ ابن حضرت سیّد کمال ابن حضرت سیّد قاسم ابن حضرت سیّد حسن ابن حضرت سیّد نصیر ابن حضرت سیّد حسین ابن حضرت سیّد عمر ابن حضرت سیّد

marfat.com

محمد صغریٰ جد قبائل سادات بلگرام ابن حضرت سیّد علی ابن حضرت سیّد حسین ابن حضرت سیّد ابوالفرح ثانی ابن حضرت سیّد ابوفراس ابن حضرت سیّد ابوالفرح واسطی جد اعلیٰ جماعت سادات زیدیہ بلگرام و بارہا وغیرہما ابن حضرت سیّد داؤد ابن حضرت سیّد حسین ابن حضرت سیّد یحییٰ ابن حضرت سیّد زید سوم ابن حضرت سیّد عمر ابن حضرت سیّد زید دوم ابن حضرت سیّد علی عراقی ابن حضرت سیّد حسین ابن حضرت سیّد علی ابن حضرت سیّد محمد ابن حضرت سیّد عیسیٰ المعروف بموتم الاشبال ابن حضرت سیّد زید شہید رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ابن امام ہمام سیّد السادات زین العابدین الملقب بسجاد ابن سیّد الشہداء امام حسین ابن حضرت امیر المومنین مولیٰ مرتضیٰ علیؓ زوج سیدۃ النساء فاطمہ زہرا و بنت حضرت سیّد الانبیاء حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم علیہ وعلیہم وعلینا معہم ولہم اجمعین والدۂ ماجدۂ فقیر بنت حضرت سیّد شاہ نور المصطفےٰ ابن حضرت سیّد شاہ غلام محی الدین ابن حضرت سیّد شاہ آل برکات ستھرے صاحب (الی آخر السلسلۃ المذکورۃ) چونکہ فقیر کے اجداد میں حضرت سیّد شاہ عبدالجلیل صاحب قدس سرہ نے اوّل مارہرہ تشریف لاکر یہاں مستقل قیام اختیار فرمایا لہٰذا حضرت ہی کے حال سے شروع کرتا ہوں۔

مقدام العارفین حضرت سیّد شاہ عبدالجلیل قدس سرہ

آپ بڑے صاحبزادے میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ

marfat.com

کے زوجۂ اولیٰ سے ہیں۔ آپ کی ولادت بیسویں رجب المرجب اوّل وقت ظہر روز پنجشنبہ ۹۷۲ نوسو بہتر ہجری میں بلگرام میں ہوئی۔ اپنے والد ماجد سے تعلیم و تربیت علوم ظاہری و باطنی پائی۔ اور مرید بھی اپنے والد ماجد کے ہوئے۔ اُنہیں سے خلافت پائی۔ ابتدائے عہد شباب میں آپ پر ایک حالت جذب طاری ہوئی اور بارہ برس سیاحت اقصائے عالم فرمائی۔ پہاڑوں اور جنگلوں میں مسکن رہا۔ اس عرصہ میں آپ کی کوئی خبر اہلِ وطن کو نہ ملی۔ حضرت کے ملنے سے سب مایوس تھے۔ اسی حال میں ایک بار آپ بلگرام تشریف لائے۔ اور وہاں سے سائر و دائر اترنجی کھیڑہ پہنچے جو مارہرہ سے تین کوس ہے اور وہاں سے مارہرہ کا قصد فرمایا۔ ادھر سے مارہرہ کے چودھری وزیر محمد خاں حسب بشارت وردیائے صادقہ مع عمائد واعیان شہر حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر سن ایک ہزار سترہ ہجری میں حضرت کو مارہرہ لے آئے۔ حضرت کی سیاحت دوازدہ سالہ کے کارنامے ریاضات و حالات تسخیر روحانیات علویات و ملاقات جنّہ و کشف و کرامات و ہدایت مخلوق و واقعہ رونق افروزی مارہرہ وغیرہ بسبب اس کے کہ بہت سے عقیدت مندوں نے اپنی اپنی کتابوں میں تشریح و تفصیل سے درج کیے ہیں۔ فقیر نے اس رسالہ میں عمداً مفصلاً تحریر نہیں کئے نہ اس مختصر میں گنجائش تھی اور فقیر حضرت کی اولاد میں بھی ہے۔ اور یہ حالات زبان و قلم غیر سے زیادہ پسندیدہ سمجھے جاتے ہیں۔

حضرت اوّلاً دیوان خانۂ چودھری وزیر محمد خاں واقع محلہ کنبوہان میں فروکش ہوئے۔ تھوڑے دنوں بعد حضرت کے قیام کے واسطے

marfat.com

خانقاہ و مسجد و چاہ وغیرہ گونڈلوں کے محلہ میں بقرب حضرت سید شاہ بدرالدین شاہ ولایت تعمیر ہوگئے۔ اور چونکہ حضرت سے اور شاہ ولایت صاحب سے بہت اتحاد وارتباط تھا۔ حضرت سید شاہ عبدالجلیل صاحب نے بخاری سادات کی ایک صاحبزادی سے عقد بھی کیا تھا لہذا وہیں حضرت نے سکونت مستقلاً اختیار فرمائی۔ جب حضرت کا قیام یہاں مستقل ہوا تو حضرت نے اپنی بلگرامی بی بی کو بھی طلب فرمالیا۔ حضرت نے تقریباً اکتالیس برس بہدایت وارشاد مارہرہ میں قیام فرمایا۔

حضرت کی بلگرامی بی بی کے بطن سے چار۴ صاحبزادے سید ابوالفتح سید اویس سید محمد سید ابوالخیر اور دو صاحبزادیاں تھیں اور عقد ثانی سے دو۲ فرزند تھے جو جوان ہوئے۔ اور طلب مولی عزوجل و تکمیل سلوک باطنی میں ریاضات شاقہ کھینچیں۔ جن سے اُن پر انجذاب تام کی کیفیت غالب ہوئی اور اُسی حالت میں اپنے والد ماجد کی حیات میں کوہستان شمالی کی جانب تشریف لے گئے۔ اور پھر اُن کا کچھ پتہ نہیں معلوم ہوا۔ بلگرامی بی بی سے جو اولاد تھی اُن میں سے حضرت سید اویس قدس سرہٗ کی اولاد مارہرہ میں ہے۔ باقی اوروں کی بلگرام وغیرہ میں ہے۔

معلم التخطیب اور کچھ مختصر اعمال اس وقت حضرت والد ماجد کے دعاخانہ میں ہیں۔ اور حضرت والد ماجد ماذون بھی ہیں۔ حضرت کے پاس ایک موئے مبارک حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھا جو اب بھی جست کی چھونچی میں تبرکات مشترکہ سرکار کلاں میں بفضلہ تعالےٰ ہے۔

حضرت کے خوش اعتقاد مریدین نے دو ایک باغ اور دو ایک

marfat.com

ملکیں واسطے اخراجات خانقاہ حضرت قدس سرہٗ بعد کو نذر کی تھیں
حضرت سید شاہ عبدالجلیل قدس سرہٗ کا وصال مارہرہ میں آٹھویں صفر سن ایک ہزار ستاون ہجری میں دوشنبہ کے دن ہوا۔ اور اپنی خانقاہ کے صحن میں مدفون ہوئے۔ جس پر اب ہمارے اجداد کی تعمیر کردہ حریم پختہ تعمیر ہے۔ اور جو اب موسوم بہ "درگاہ بڑے پیر" ہے۔ درخت پیلو حضرت کے مزار پر بصورت روضہ ہے۔ اس درخت کے نشو و نما کی روایت عجیب ہے۔ اور خواص بھی عجیب ہیں جو مشہور ہیں۔ اور اب تک اپنے با اثر ہونے کا خود مشاہد ہے۔

سیّد الراحمین حضرت سیّد شاہ اویس قدس سرہٗ

آپ چھوٹے[1] صاجزادے حضرت سیّد شاہ عبدالجلیل صاحب کے ہیں۔ اپنے والد ماجد کے بعد سجادہ نشین ہوئے۔ تعلیم و تربیت اپنے والد ماجد سے پائی۔ تمام عمر ہدایت مخلوق و عبادت خدا میں صرف فرمائی۔ دختر سیّد علاؤ الدین بلگرامی ابن سیّد حمزہ ابن سیّد صفدر جہاں سے آپ کا عقد ہوا۔ حضرت کے تین[۳] صاجزادے حضرت سیّد شاہ برکت اللہ اور حضرت سیّد شاہ عظمت اللہ اور حضرت سیّد شاہ رحمت اللہ تھے۔ اور دو[۲] صاحبزادیاں تھیں جن میں سے بڑی صاجزادی کا عقد سیّد محب اللہ بن سیّد عبدالنبی بن سیّد طیب سے ہوا اور اُن سے صاحب اولاد تھیں۔ حضرت سید شاہ عظمت اللہ کا عقد سیّد کافی ابن سیّد

---

[1] شجرہ طیبہ کی ترتیب اسمار کی بنا پر آپ منجھلے صاجزادے ہوتے ہیں مگر کاشف الاستار میں تصریح ہے کہ "سید اویس پسر خورد است" لہٰذا اب ہم نے اسے اختیار کیا۔ ۱۲ منہ

ابوالفتح کی بڑی صاجزادی سے جواُن کی دوسری بی بی سے تھیں ہوا تھا اور اُنکے صرف ایک صاجزادی تھیں جن کا عقد حضرت سیّد شاہ آل محمد ابن حضرت سیّد شاہ برکت اللہ سے ہوا۔ اور شاہ رحمت اللہ کا عقد سیّد محمد بن سیّد شاہ عبدالجلیل مارہرہ کے صاجزادہ سیّد محمد اشرف (جواُن کے زوجہ قبیلہ سے تھے) کی صاجزادی نور بی بی سے ہوا تھا اُن کے ۲ دو صاجزادے سیّد قدرت اللہ اور سیّد آیت اللہ تھے۔ سیّد قدرت اللہ کا عنفوان شباب میں مرشدآباد میں انتقال ہوا وہیں دفن ہوئے۔ سیّد آیت اللہ کا سیّد عبدالواحد بن سیّد خلیل من قبیلہ بھتہ سے عقد ہوا تھا۔ مگر فقیر کواُن کی اولاد کا حال معلوم نہیں۔

حضرت سیّد شاہ اویس قدس سرہٗ کی مؤلفہ ایک بیاض جس میں اعمال و اشغال واذکار ہیں بخط الشریف حقیر کے دعاخانہ میں ہے۔ عمل چوبدستی جو دفع اعداء وظلمہ کے لئے تیر بہدف ہے موجود ہے۔

بیسویں رجب المرجب ۱۰۹۷ھ ایک ہزار ستانوے ہجری میں بلگرام میں آپ کا وصال ہوا اور اپنے آباء کرام کے مقابر میں سلہڑہ کے تالاب کے کنارے دفن ہوئے۔

سلطان العاشقین سیّد شاہ برکت اللہ قدس سرہٗ

آپ بڑے صاجزادے حضرت سیّد شاہ اویس قدس سرہٗ کے ہیں۔ ولادت ۲۶ چھبیسویں جمادی الآخرہ ۱۰۷۰ھ ایک ہزار ستر ہجری میں ہوئی۔ بچپن کا زمانہ اپنے حضرت والد ماجد اور دیگر بزرگانِ خاندان کے آغوش تربیت وشفقت میں گزرا اور ابتدائے سن شعور سے آغاز سن کہولت

marfat.com

تک حضرت سیّد العارفین سیّد شاہ لطف اللہ عرف شاہ لدہا بلگرامی قدس سرہ السامی کے فیض صحبت سے مشرف رہ کر اخذ فیوض و برکات فرمایا نیز دوسرے اکابر خاندان مثل حضرت سیّد مربی بن سیّد عبدالنبی بن سیّد طیّب و سیّد غلام مصطفیٰ بن سیّد فیروز سے بھی مستفیض ہوئے۔ اگرچہ حضرت کے والد ماجد نے اپنے وصال سے پہلے حضرت کو سجادہ نشینی اور اپنے خاندان کے اعمال و اشغال وغیرہ اور سلاسل آبائی قدیم چشتیہ و سہروردیہ و قادریہ کی اجازت و خلافت عطا فرمائی تھی مگر حضرت نے اُس پر اکتفا نہ فرما کر اپنے ابن عم سیّد مربی ابن سیّد عبدالنبی ابن سیّد طیب قدس سرہم سے بیعت فرمائی اور خلافت و اجازت سلسلۂ عالیہ قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ بھی حاصل کی نیز حضرت سیّد غلام مصطفیٰ ابن سیّد شاہ فیروز قدس سرہما اور حضرت سیّد العارفین سیّد شاہ لدھا قدس سرہٗ سے بھی اجازت و خلافت و اکتساب فیض و برکت فرمایا مگر چونکہ ظرف عالی واقع ہوا تھا۔ اور کسی طرح سے سیری نہ ہوتی تھی اور عشق نسبت قادری روزافزوں تھا۔ لہٰذا حضرت سیّد شاہ فضل اللہ قدس سرہٗ کا شہرۂ کمال سُن کر کالپی تشریف تشریف لے جا کر حضرت سے اجازت و خلافت سلاسل عالیہ قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ و نقشبندیہ ابوالعلائیہ و مداریہ بدیعیہ حاصل کی۔ اور اس راہ کے بہت سے اسرار باطنی اخذ فرما کر فیض نسبت قادریہ عالیہ سے مالا مال ہو کر مارہرہ میں واپس آکر مسند ارشاد کو رونق دی۔ اور رہنمائی خلق میں مشغول ہوئے۔ ہزاروں گم گشتگان وادی ضلالت کو شاہراہ ہدایت پر پہنچایا۔

اپنے والد بزرگوار کے وصال کے بعد مارہرہ تشریف لائے۔ اوّل

marfat.com

اپنے جدامجد کی خانقاہ میں قیام فرمایا۔ مگر قوم گوندل جو ایک شریر قوم وہاں رہتی تھی۔ اُس کی ہمسائگی پسند نہ فرما کر ۱۱۱۸ھ گیارہ سو اٹھارہ ہجری میں شہر سے باہر بنیاد آبادی جدید ڈال کر اُس میں حضرت کے معتقدین نے مسجد و خانقاہ تعمیر کرائی اور اُس آبادی جدید کا نام بیم نگر برکات نگری رکھا۔ جو اَب "بستی پیرزادگان" کے نام سے موسوم ہے۔ اور اس وقت تک حضرت کی اولاد مع اپنی رعایا کے اُس میں آباد ہے۔ جو مسجد حضرت نے بنائی تھی وہ سرکار کلاں میں ہے۔ جسے بعد کو جب حضرت ستھرے میاں صاحب نے سرکار کلاں کی مسجد جامع تعمیر فرمائی تو اُس کے صحن میں لے لیا فقیر کے حضرت والد ماجد نے اس مسجد کو کھلا ہوا دیکھا تھا۔ مگر تقریباً پچاس برس کا عرصہ ہوا جو حضرت سید شاہ آل رسول صاحب نے اُس میں مٹی بھروادی۔ اُس مسجد کا تاریخ کا پتھر جس پر اُس کی "خانہ عبادات" کندہ ہے۔ موجودہ مسجد سرکار کلاں میں نصب ہے۔ اور جو مکان حضرت نے واسطے سکونت کے بنایا تھا اور جس کا نام چلّہ تھا وہ اب خانقاہ سرکار خورد میں ہے۔ حضرت نے اپنے اہل و عیال بھی بلگرام سے طلب فرمائے۔ اور سکونت مستقلہ مارہرہ اختیار کی۔

حضرت اور حضرت کے خلفاء کا شہرۂ کمال چاروں طرف پہنچا۔ شاہان دہلی اورنگ زیب عالمگیر سے لیکر محمد شاہ تک حضرت کی خدمت میں نیاز نامے بھیجا کرتے تھے۔ اور بہت سے امرائے نامی داخل سلسلۂ بیعت بھی ہوئے۔ سن گیارہ سو اکتالیس ۱۱۴۱ ہجری میں موضع داد نپور اور موضع تلوکپور عرف برکات نگر دو ۲ گاؤں جو اب پرگنہ بلرام تحصیل کاسگنج میں ہیں محمد شاہ بادشاہ نے حضرت کی خانقاہ کے خرچ کے واسطے معاف کئے۔

marfat.com

متولیان حال نے ان دونوں گاؤں کی زمینداری بیع کر ڈالی اور بعض صاحبان کے حصص حق معافی داری بھی گورنمنٹ نے ضبط کر لئے۔

حضرت کا عقد سیّد مودود بلگرامی ابن سیّد محمد فاضل ابن سیّد عبدالحکیم بلگرامی کی منجھلی صاحبزادی وافیہ بی بی سے ہوا۔ ان سے حضرت کے دو صاحبزادے حضرت سیّد شاہ آل محمد اور حضرت سیّد شاہ نجات اللہ قدس سرہما تھے جن کی نسبت سے دو سرکاریں کلاں و خورد بیرزادگان مارہرہ کی ہیں۔ جن کا ذکر آگے آئے گا۔ اور تین صاحبزادیاں تھیں۔ جن میں سے پہلی صاحبزادی مسماۃ بی بی بدھن کا عقد سیّد نورالحق بن شاہ لدھا اور دوسری صاحبزادی مسماۃ ننھی بی بی کا سیّد عزیزاللہ بن سیّد غلام محمد بن سیّد حامد بن سیّد عبدالواحد خورد سے اور تیسری کا سیّد امان اللہ بن سیّد جان محمد بھتہ سے ہوا تھا۔ جن کی اولاد بلگرام اور آرہ کوات میں ہے۔

حضرت کی تصنیف و تالیف سے متعدد کتابیں تصوف میں اور متعدد بیاضیں اعمال و اشغال و اوراد و اذکار میں مثل رسالۂ چہار انواع و رسالۂ سوال و جواب و عوارف ہندی و دیوان عشقی فارسی و پہیم پرکاس دیوان اشعار بزبان بھاشا و ترجیع بند و مثنوی ریاض العاشقین و وصیت نامہ و بیاض باطن و بیاض ظاہر و رسالۂ تکسیر ہیں۔ اور ان کے علاوہ اور رسالے چھوٹے چھوٹے اعمال و اشغال میں ہیں۔ ان میں سے اکثر فقیر کے کتب خانہ میں بخط الشریف ہیں حضرت شعر بھی فرماتے تھے۔ فارسی میں عشقی اور ہندی میں پیمی تخلص تھا۔

حضرت کے وقت میں موئے شریف حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم آیا یہ موئے مبارک حضرت کے خلیفہ شاہ روح اللہ از قربائے

marfat.com

نواب خیر اندیش خاں عالمگیری نے نواب موصوف کے متروکہ سے لا کر حضرت کو دیا تھا۔ اس موئے شریف کی سند اور جس طرح سے نواب خیر اندیش خاں کو ملا تھا آثار احمدی و کاشف الاستار شریف میں مفصل تحریر ہے۔ بفضلہ یہ موئے متبرک اس وقت تک بڑی سرکار کے تبرکات مشترکہ میں چاندی کی چھونچی میں ہے اور عرسوں میں زیارت ہوتی ہے۔ اور خرقہ مرتضوی اور موہائے مبارکہ حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی حضرت کے پاس تبرکات میں تھے۔ خرقہ کی نسبت یہ روایت ہے کہ یہ خرقہ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ہے جو حضرت غوث الثقلین سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہنا۔ حضرت سلطان الہند خواجہ صاحب نے پہنا۔ حضرت سے قطب کو اُن سے باوا فرید گنج شکر کو اُن سے حضرت محبوب الٰہی کو، اُن سے چراغ دہلی کو اور اُن سے واسطہ بواسطہ حضرت شاہ مینا اور شاہ بڑے مخدوم اور شاہ صفی کو اور اُن سے میر عبدالواحد بلگرامی کو پہنچا۔ اور میر عبدالواحد بلگرامی سے واسطہ بواسطہ حضرت کو پہنچا۔

یہ خرقہ سجادہ نشینی کے دن سجادہ نشین سرکار کلاں پہنتا تھا اور تبرکات مشترکہ میں ہے۔ مگر اب بوجہ بوسیدگی پہننے کے لائق نہیں رہا کاندھوں پر رکھ لیا جاتا ہے۔ اور اعراس میں زیارت ہوتی ہے۔ علاوہ ان آثار شریفہ کے حضرت کے خاص بہت سے ملبوس مثل خرقہ و تاج و عمامہ و سیلی اور تسبیح وغیرہ تبرکات مشترکہ میں ہیں۔ اور نیز جداگانہ ہم میں ہر ایک کے پاس ہیں۔ علاوہ تبرکات مذکورۃ الصدر کے عہد مبارک میں سات منکے اور ایک دستار بھی آئی۔ جس کی نسبت یہ روایت ہے کہ سرکار غوثیہ سے بذریعۂ شاہ

marfat.com

بو علی قلندر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت کو عطا ہوئی۔ چھ منکے ان میں سے تبرکات مشترکۂ سرکار کلاں میں ہیں۔ جن کی زیارت اعراس میں ہوتی ہے۔ اور ایک منکہ دوستار فقیر کے پاس ہے۔ حضرت کو واقعہ میں معلوم ہوا تھا کہ تجھے کچھ انعام سرکار غوثیہ سے ملیگا۔ اُس زمانہ میں عرس کلیر شریف ہو رہا تھا۔ آپ کے ایک درویش بھی اُس عرس کی حاضری کے واسطے حضرت کے فرستادہ جارہے تھے۔ راہ میں ایک شخص نے جو ایک کھیت کی نگرانی کررہے تھے اُن درویش کو یہ سات منکے اور دستار دیکر فرمایا کہ

یہی پیام یہی رسالہ ؎ کہیو برکات مارہرہ والا

اُن درویش نے حضرت سے واپس آکر عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ حضرت شاہ بو علی قلندر تھے جو یہ عطیۂ غوثیہ مجھے بھجوا گئے۔

حضرت کا وصال شب عاشورۂ محرم الحرام سنہ ۱۱۴۲ گیارہ سو بیالیس ہجری قریب صبح صادق مارہرہ میں ہوا۔ اور خانقاہ سے بفاصلۂ شارع عام مدفون ہوئے۔

حضرت کے مزار پر نواب محمد خاں بنگش مظفر جنگ والی فرخ آباد نے باہتمام شجاعت خاں ناظم ایک روضۂ عالی شان اسی سنہ ۱۱۴۲ گیارہ سو بیالیس ہجری میں تعمیر کروایا۔ جو اب موسوم بہ "درگاہ شاہ برکت اللہ" ہے۔

چونکہ حضرت کا وصال شب عاشور میں تھا لہٰذا بلحاظ شب شہادت حضرت سید الشہداء حضرت کے اخلاف کرام حضرت کا عرس شریف پندرہ محرم الحرام سے کرتے تھے جب درگاہ معلّٰی کی کمیٹی انتظامی مقرر ہوئی تو یہ عرس سرمایۂ مشترکہ مجتمعہ سے بہ نگرانی کمیٹی انتظامی درگاہ معلّٰی ہوا کرتا تھا۔ پھر بہ سبب عدم توجہی ممبران کمیٹی بہت برسوں معرض التوا

میں رہا۔ آخر میرے جد امجد ۱۲۹۸ھ بارہ سو اٹھانوے ہجری سے کرنے لگے۔ اب میرے والد ماجد کرتے ہیں۔

سرکار کلاں

بُرہان الموحدین حضرت سیّد شاہ آل محمد قدس سرہٗ

آپ بڑے صاحبزادے حضرت سیّد شاہ برکت اللہ قدس سرہٗ کے ہیں۔ ولادت باسعادت آپ کی بروز پنجشنبہ اٹھارویں رمضان سن گیارہ ۱۱۱۱ سو گیارہ ہجری بلگرام میں ہوئی۔ علوم ظاہری و باطنی کی تعلیم اپنے والد ماجد سے پائی اور انہیں سے بیعت فرمائی اور خرقۂ خلافت پہنا۔ اور منازل سلوک بھی حضرت ہی کی خدمت میں طے کئے۔ اور حضرت کے بعد حسب دستور خاندانی حضرت کے چہلم کے دن صفر ۱۱۴۲ھ میں تیس برس کسرے زائد کے سن میں سجادہ نشین ہوئے۔ نیز سند خلافت و دستار نیابت حضرت سیّد العارفین شاہ لدھا بلگرامی سے بھی ممتاز ہوئے۔

حضرت کا عقد اپنے چچا سیّد شاہ عظمت اللہ صاحب کی صاحبزادی غنیمت فاطمہ سے ہوا۔ حضرت کے دو صاحبزادے حضرت سیّد شاہ حمزہ اور حضرت سیّد شاہ حقانی اور ایک صاحبزادی تھیں۔ سیّد شاہ حقانی کی ولادت غالباً سن گیارہ سو پینتالیس ۱۱۴۵ ہجری اور وصال سترہ ذی الحجہ یوم جمعہ بعد نماز جمعہ سن بارہ ۱۲۱۰ سو دس ہجری میں مارہرہ میں ہوا۔ ان کا نہ عقد ہوا نہ کوئی اولاد ہوئی۔ حضرت شاہ حقانی کی تصنیف میں تفسیر قرآن شریف بزبان اُردو مسمی "عنایت رسول کی" اور ترجمۂ اُردو لباب الاخبار مسمے

"نعت رسول کی" اور ایک بیاض فوائد المتفرقہ فقیر کے کتب خانہ میں موجود ہیں۔ حضرت شاہ حقانی کو عمارت اور باغ کا بہت شوق تھا۔ حصار پختہ جو ہر چہار طرف بستی پیرزادگان کے ہے۔ آپ ہی کا بنایا ہوا ہے۔ ایک عالی شان دیوان خانہ خانقاہ سرکار کلاں میں بھی آپ کا تعمیر کیا ہوا تھا جسکو اب میرے جد امجد نے از سر نو تعمیر کرایا ہے۔ جس میں اب میرے والد ماجد کا زنان خانہ ہے۔ حویلی سجادہ نشینی میرے والد ماجد اور سید مہدی صاحب کی جس کے درمیان میں اب ایک دیوار حد فاصل پختہ میرے والد ماجد نے بنالی ہے۔ اور جسکا ہماری طرف والا حصہ بھی تقریبًا کلیتہً اب میرے جد امجد و والد ماجد کا تعمیر کرایا ہوا ہے۔ یہ بھی حضرت حقانی صاحب کی بنائی ہوئی تھی۔ اس کے علاوہ کئی مکان پختہ بنائے تھے۔ اور حصار باغ پختہ بھی مع امکنہ و حمام وغیرہ بنایا ہوا شاہ حقانی صاحب کا ہے حضرت شاہ حقانی کا مزار دالان بالین درگاہ حضرت شاہ آل محمد صاحب میں ہے۔

حضرت شاہ آل محمد صاحب کی صاحبزادی کا عقد آپ کے ہمشیرہ زاد حافظ سید محمد رضا ابن سید امان اللہ من قبیلہ بہتہ سے ہوا۔ جن کی اولاد آرہ کوات بلگرام مارہرہ میں ہے۔

حضرت سید شاہ آل محمد صاحب کی تصنیف سے فقیر نے کوئی کتاب نہ دیکھی نہ سُنی۔ صرف آپ کے دست و قلم خاص کی تحریر فرمائی ہوئی دو دعائیں فقیر کے پاس ہیں۔ اور حضرت شاہ حمزہ صاحب نے آپ کی مؤلفہ ایک بیاض کا "بیاض دہلی" کے نام سے حوالہ دیا اور اُس کے اعمال وغیرہ اپنے مجموعۂ اعمال میں نقل فرمائے ہیں جو حضرت والد ماجد کے کتب خانہ میں موجود ہیں۔ حضرت کے خرقے و تاج و تسبیح متبرکًا و منفردًا ہمارے پاس ہیں۔

حضرت سید شاہ آل محمد صاحب قدس سرہٗ کا وصال مارہرہ میں آخر

marfat.com

شب دوشنبہ سولھویں رمضان مبارک سن گیارہ سو چونسٹھ ہجری میں ہوا۔ اپنے حضرت والد ماجد کے روضہ کے قریب دفن ہوئے۔ جس پر حضرت سیّد شاہ حمزہ صاحب نے دوسرا روضہ بنوایا۔ عرس حضرت کا اب حضرت قبلہ والد ماجد فرماتے ہیں۔

زبدۃ الواصلین حضرت سیّد شاہ حمزہ قدس سرہٗ

آپ بڑے صاحبزادہ حضرت سیّد شاہ آل محمد قدس سرہٗ کے ہیں۔ ولادت شریف چودھویں ربیع الآخر شریف سن گیارہ سو اکتیس ہجری کی ہے آپ نے علوم ظاہری اپنے والد ماجد اور شمس العلماء مولوی محمد باقر سے پڑھے اور فن طب علماً و عملاً حکیم عطاء اللہ صاحب سے حاصل کیا۔ اور تحصیل علوم باطنی اور تکمیل مقامات سلوک اور بیعت و خلافت آپ نے حضرت والد ماجد سے فرمائی۔ اور چونتیس سال کی عمر میں اپنے والد ماجد کے چہلم کے دن سجادہ نشین ہوئے۔

حضرت کا عقد سیّد محمد محسن بلگرامی عرف سیّد محمد روشن ابن سیّد محمد سعید ابن سیّد خیر اللہ کی صاحبزادی دیانت فاطمہ سے ہوا۔ آپ کے تین صاحبزادے سیّد شاہ آل احمد اچھے صاحب اور سیّد شاہ آل برکات ستھرے صاحب اور سیّد شاہ آل حسین سچے صاحب اور ایک صاحبزادی دانی بی بی عرف بوبو صاحب تھیں۔ ان صاحبزادی کا عقد حضرت کے ہمشیر زادہ کے صاحبزادہ سیّد امیر علی ابن سیّد محمد احسن ابن سیّد محمد رضا سے ہوا۔ ان کی اولاد آرہ وکوات وغیرہ میں ہے۔

حضرت کی تصانیف سے بہت سی کتابیں مثل کاشف الاستار

وفص الکلمات ومثنوی آنفاقیہ وقصیدہ گوہر بار بزبان اُردو اور چند بیاضیں اعمال واشغال واوراد و اذکار میں اور ایک مختصر رسالہ عقائد میں۔ اور بعض اور مختصر رسائل اعمال واشغال میں ہیں جن میں سے اکثر بخط الشریف فقیر کے کتب خانہ میں ہیں۔

حضرت نے ایک بڑا کتب خانہ جس میں ہزاروں جلدیں کتب علوم و فنون مختلفہ کی تھیں۔ جمع فرمایا تھا۔ بہت سی کتابیں نایاب خود اپنے دست وقلم سے اور نیز دوسرے کاتبوں سے لکھوائیں۔ جمیع علوم وفنون کی کتابیں دیکھنے کا شوق تھا۔ جو کتاب مطالعہ فرماتے اول سے آخر تک دیکھتے۔ اور فوائد پسندیدہ اُس کے اوّل آخر یا حاشیہ پر تحریر فرمادیتے۔

حضرت کا ایک وصیت نامہ اپنے صاحبزادوں کو ہے۔ جس کی شرح شاہ عبدالہادی صاحب خلیفہ حضرت سیّد شاہ آل محمد صاحب نے بطرز تصوف تحریر کی ہے۔ جو بس نادر ہے۔ اور فقیر کے پاس موجود ہے۔

نواب احمد خاں بنگش والی فرخ آباد نے ۱۱۷۵ھ گیارہ سو پچھتر ہجری میں بسبب فرط عقیدت کے جو اُس کو شاہ حمزہ صاحب سے تھی بارہ مواضعات حیات پور۔ فتحپور۔ لالپور۔ کوٹینہ۔ نبی نگر۔ عمر پور بھوڑیا۔ رتن پور۔ سندھاولی۔ رشید پور۔ عبداللہ پور۔ قاضی کھیڑہ۔ قاسم پور پرگنہ مارہرہ بصیغۂ معافی نیاز درگاہ اخراجات درگاہ معلّے کے لئے حضرت سیّد شاہ حمزہ صاحب کے نذر کئے جن میں سے نصف دیہات بنام حضرت سیّد شاہ حمزہ صاحب اور نصف بنام حضرت شاہ نجات اللہ صاحب سرکار خورد ہوئے۔ ان گاؤں کی باستثنائے بعض سب کی زمینداریاں متولیان مابعد نے قریب کے زمانہ میں بیع و رہن وغیرہ کر کے تلف کر ڈالیں۔

marfat.com

اور بعض متولیوں نے اپنے حقوق معافی داری بھی رہن کر دیئے ہیں۔ ایک روزینہ نقد چار سو پچاس ۴۵۰ روپیہ سالانہ کا بھی نواب موصوف نے حضرت شاہ حمزہ صاحب کے نام برائے اخراجات درگاہ شاہ برکت اللہ و شاہ عبدالجلیل و شاہ جلال قدس سرہم معاف فرمایا۔ جو اس وقت تک بفضلہ تعالےٰ خزانۂ گورنمنٹ سے ملتا ہے۔ اور دوسرا روزینہ تعدادی سو روپیہ کا واسطے خرچ خانقاہ معاف کیا تھا۔ جو میرے جد امجد تک جاری رہا۔ اُن کے بعد وفات اس قاعدہ کے بموجب کہ سو روپیہ یا اس سے کم جو روزینے تھے وہ حین حیاتی قرار پا گئے تھے اب نہیں ملتا۔

حضرت سید شاہ حمزہ صاحب کو موئے شریف حضور سرور عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اور قدم شریف اور نعل شریف حضور سرور عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم حاجی جمال الدین سے جو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا اُن کے بھائی کی اولاد میں تھے ملے۔ جو بفضلہ تعالےٰ اس وقت موجود اور تبرکات مشترکۂ سرکار کلاں میں ہیں اور اعراس میں زیارت ہوتی ہے اور ایک پارچۂ سنگ خیبری جس سے ریشم نکلتا ہے اور ظہور کرامت مرتضوی ہے۔ اور ایک خشت فرش مزار مقدس مرتضوی بھی آئی جو تبرکات مشترکہ میں ہے۔ اور پارچہ سنگ کی زیارت اعراس میں ہوتی ہے۔ اور ایک بسم اللہ شریف حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اور مرقع بزرگان بھی آیا۔ یہ دونوں میرے والد ماجد کے پاس ہیں۔

حضرت سید شاہ حمزہ صاحب کا وصال چودھویں محرم الحرام سنہ ۱۱۹۸ گیارہ سو اٹھانوے ہجری کی بدھ کی رات میں بعد مغرب ایک

marfat.com

گھڑی رات گزرے مارہرہ میں ہوا۔ دالان شرقی گنبد درگاہ حضرت شاہ برکت اللہ صاحب میں دفن ہوئے۔ آپ کے مزار پر مسہری سنگین وقبہ تعمیر ہے۔

آپ کا عرس تقرر کمیٹی انتظامی درگاہ معلّے کے وقت سے ذمہ صاحبان باغ پختہ رکھا گیا تھا۔ درمیان میں اُن صاحبوں نے چھوڑ دیا تھا میرے جدامجد کرنے لگے تھے۔ مگر ۱۸۹۸ء اٹھارہ سو اٹھانوے عیسوی سے پھر اُن صاحبوں سے کرایا گیا۔ مگر اب پھر ایک عرصہ سے اُن صاحبوں نے چھوڑ دیا ہے۔ اور میرے حضرت والد ماجد کرتے ہیں۔

قطب العارفین شمس الدین ابوالفضل حضرت سیّد شاہ آل احمد اچھے صاحب قدس سرہٗ

آپ بڑے صاحبزادہ حضرت سیّد شاہ حمزہ قدس سرہٗ کے ہیں ولادت باسعادت آپ کی اٹھائیسویں رمضان شریف سنہ ۱۱۶۰ھ سن گیارہ سو ساٹھ ہجری کی تھی۔ تعلیم علوم ظاہری و باطنی و تکمیل منازل سلوک اپنے حضرت والد ماجد و جدامجد قدس سرہٗ سے فرمائی اور شرف بیعت وخلافت اپنے حضرت والد ماجد سے پایا اور اُن کے بعد سجادہ نشین ہوئے۔ آپ کے کشف وکرامات وخوارق عادات اس قدر کثیر در کثیر ہیں کہ اُن سے کتابیں بھر جائیں۔ زبان زد خاص و عام ہیں۔ مختصر یہ کہ آپ مظہر جناب غوثیت مآب تھے۔ آپ کے خلفاء چار دانگ عالم میں تھے۔ آپ کے مریدین کی صحیح تعداد نہیں ہوسکتی۔ مگر جہاں تک اندازہ کیا جاتا

ہے دو لاکھ کے قریب تعداد پہنچتی ہے۔

حضرت کا عقد سید غلام علی سلہڑوی بلگرامی کی صاحبزادی فضل فاطمہ سے ہوا۔ جس سے ایک صاحبزادی اور ایک صاحبزادہ سائیں صاحب تولد ے۔ صاحبزادی ۱۱ ربیع الاوّل کو انتقال کر گئیں۔ حضرت سائیں صاحب ولی مادر زاد تھے جو مونھ سے نکل جاتا اللہ تعالےٰ اُسے پورا فرماتا۔ ان کی تقریب تسمیہ خوانی کے گیہوں آئے تھے اُن کے ڈھیر پر کھیل رہے تھے کہ بخار آیا اُسی سے صغر سن میں تیرہ ربیع الاوّل کو وفات پائی۔ اور درگاہ شاہ برکت اللہ میں مکان موسومہ کچہری کے سامنے والے صحن میں جو بچوں کا خطیرہ کہلاتا ہے وہاں دفن ہوئے۔

بادشاہ عالی گہر شاہ عالم نے اپنے فرمان اور فرمان بازو نواب آصف الدولہ والی لکھنؤ کے ذریعہ سے ۱۱۹۸ھ گیارہ سو اٹھانوے ہجری میں دیہات صورت پور و اسلام پور پیلی پرگنہ مارہرہ بصیغہ آل تمغا و رحمت پور دلہسور خوردہ احمد پور پرگنہ بلرام بصیغہ جاگیر خرچ خانقاہ حضرت کی نذر کیے جن میں سے اکثر کی زمینداری و معافیداری متولیان مابعد نے قریب کے زمانہ میں بیع و رہن کر کے تلف کر ڈالی۔ اور بعض کی معافیداری گورنمنٹ نے ضبط کر لی۔

حضرت کی تصنیف و تالیف سے سب میں بڑی ضخیم کتاب آئین احمدی ہے۔ سُنا ہے کہ اس کی چونتیس جلدیں بہت مبسوط علوم و فنون مختلفہ میں تھیں۔ اپنے نزدیک علوم متداولہ میں سے کوئی علم و فن ایسا نہیں چھوڑا تھا جو اُس میں نہ ہو۔ اس کی بہت سی جلدیں تلف ہو گئیں۔ اب فقیر کے کتب خانہ میں چند جلدیں ہیں جن میں سے ایک عقائد و فقہ میں

marfat.com

بطور متکلمین و صوفیہ اور لبقیہ اشغال و اوراد و اذکار وغیرہ میں ہیں اور کچھ جلدیں اس کی چچا صاحب سید مہدی حسن صاحب کے کتب خانہ میں بھی تھیں۔ اور کچھ جلدیں سُنا جاتا ہے کہ اُستادی مولانا مولوی عبدالمقتدر صاحب بدایونی کے کتب خانہ میں ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت کی تصانیف سے ایک بیاض عمل معمول دوازدہ ماہی ہے۔ جس میں ہر ماہ کے متعلق جو اعمال و اوراد و اذکار و اشغال و اعراس و فواتح خاندان عالی شان برکاتیہ میں معمول ہیں مندرج ہیں۔ یہ بھی بسوط کتاب ہے۔ اور ایک چھوٹا سا رسالہ آداب السالکین آداب سلوک میں ہے۔ اور ایک چھوٹی سی مثنوی تصوف میں حضرت کی مصنفہ ایک بدایونی صاحب کو حفظ تھی جو اُن سے فقیر نے بھی سُنی تھی۔ مگر افسوس کہ لکھ نہ لی۔ اور ایک مختصر دیوان اشعار فارسی کی نسبت بھی گمان کیا جاتا ہے کہ حضرت کا ہے۔

حضرت کے عہد مُبارک میں موئے شریف حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ آیا۔ اور حضرت کی نانی صاحبہ نے موئے مبارک حضرت مولیٰ مرتضیٰ علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ جو معنعن خاندان میں چلا آتا تھا حضرت کو دیا۔ یہ دونوں اس وقت تبرکات مشترکہ میں ہیں۔ اعراس میں زیارت ہوتی ہے۔

حضرت کے دو وصیت نامے ایک خاص اولاد کے واسطے اور دوسرا مریدین کے واسطے ہے دونوں ہمارے پاس ہیں۔

حضرت نے اپنی حیات شریف میں اپنے منجھلے بھائی سید شاہ آل برکات سُتھرے صاحب کو اپنے بعد سجادہ نشین تجویز فرما کر وثیقہ تحریر فرما دیا تھا۔

marfat.com

حضرت کا وصال سترھویں ربیع الاول شریف صبح سہ شنبہ ۱۲۳۵ھ بارہ سو پینتیس ہجری میں مارہرہ میں ہوا۔ اور گنبد حضرت سید شاہ برکت اللہ قدس سرہٗ میں حضرت صاحب البرکات کے ملحق مزار پس پشت مدفون ہوئے۔

سراج السالکین حضرت سیّد شاہ آل برکات ستھرے صاحب قدس سرہٗ

آپ منجھلے صاحبزادہ حضرت سیّد شاہ حمزہ قدس سرہٗ کے ہیں۔ ولادت باسعادت آپ کی دسویں رجب ۱۱۶۳ھ گیارہ سو تریسٹھ ہجری کی تھی۔ تعلیم و تربیت اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔ اور بیعت طریقت و خلافت بھی اپنے والد ماجد سے حاصل فرمائی اور منازل سلوک بھی اُن کی خدمت میں طے فرمائے۔

آپ کے دو عقد یکے بعد دیگرے ہوئے۔ عقد اول سیّد محمد احسن ابن سیّد محمد رضا ابن سیّد امان اللہ کی صاحبزادی سے ہوا۔ ان بی بی سے ایک صاحبزادہ سید آل امام جمامیاں ہوئے۔ دوسرا عقد آپ کا قصبۂ باڑی میں قاضی سیّد غلام شاہ حسین صاحب کی صاحبزادی فضل فاطمہ سے ہوا۔ ان بی بی سے حضرت کے تین صاحبزادے سیّد شاہ آل رسول و سیّد شاہ اولاد رسول و سیّد شاہ غلام محی الدین امیر عالم اور پانچ صاحبزادیاں عزت فاطمہ و بتول فاطمہ و آل فاطمہ و جمال فاطمہ و خیریت فاطمہ تھیں۔ جو سب صاحب اولاد ہوئیں۔ جن کا ذکر آگے آتا

marfat.com

ہے۔ حضرت اپنے آبائے کرام کے فضل و کمال ظاہری و باطنی کے وارث و حامل تھے۔ بہت بڑے عابد و ریاضت گزار تھے۔ آوان طفولیت سے حضرت کو مسجد میں نماز اور یاد الٰہی کرنیکا بہت شوق تھا تمام عمر میں بحالت موجودگی مارہرہ صرف تین روز مسجد میں بسبب علالت شدیدہ تشریف نہ لاسکے جس کی بے چینی کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔ مسجد خانقاہ جو حضرت سیّد شاہ برکت اللہ قدس سرہٗ کے وقت سے تھی اُس کو صحن میں لیکر دوسری مسجد جامع پختہ عالیشان جو بفضلہٖ تعالےٰ اب بھی خانقاہ سرکار کلاں میں ہے حضرت کی ہی تعمیر کرائی ہوئی ہے جس کی تاریخ بناسن بارہ سو سترہ ہجری ہے (۱۲۱۷ھ)۔ حضرت نے عمر دراز پائی۔ تلاوت کلام مجید پر بہت حریص تھے ہزاروں قرآن شریف تلاوت فرمائے۔ کم از کم دس پارہ قرآن مجید کے روزانہ تلاوت فرماتے تھے۔ اور اپنے اوقات شبانہ روزی اپنے اسلاف کرام کے معمولات طاعت و عبادت و فیض رسانی خلائق و درس و ارشاد طالبان و متوسلان سے معمور رکھتے تھے۔ فن تکسیر و طب میں آپ کو دستگاہ خاص تھی اپنے برادر مکرم حضور ابوالفضل قدس سرہٗ کے چہلم کے دن حسب وصیت حضور مطابق دستور قدیم خاندانی حضرت زیب سجادہ غوثیہ برکاتیہ آل احمدیہ ہوئے۔ تبرکات و آثار شریفہ و کتب خانہ اور معاش ظاہری از قسم املاک و دیہات و باغات وغیرہ جو اپنے مورثان ماسبق سے پائے تھے وہ سب حضرت کے پاس موجود و محفوظ رہے۔ حضرت نے خانقاہ میں بہت سے مکان تعمیر کرائے۔ حویلی محلسرائے زنانہ از سرنو تعمیر کرائی۔ حضرت شعر بھی فرماتے تھے۔ آشفتہ تخلص تھا۔ آپ کے خلفا بھی بڑے بڑے نامی جابجا تھے۔ آپ نے اپنی حیات شریف میں ایک وصیت نامہ تحریر فرمادیا تھا جس کی رو سے

marfat.com

اپنے بعد سجادہ نشینی اپنے چھوٹے صاحبزادہ حضرت سید شاہ غلام محی الدین امیر عالم قدس سرہٗ کے واسطے تجویز فرمائی تھی۔ پھر اس وصیت نامہ میں کچھ ترمیم کر کے دوسرا وصیت نامہ تحریر فرمایا۔ مگر سجادہ نشینی اس میں بھی اور صاحبزادوں کی رضامندی سے چھوٹے صاحبزادہ ہی کے لئے تجویز فرمائی۔ مگر جب سید آل امام جما میاں صاحب کا انتقال ہوگیا۔ تو حضرت نے تیسرا آخری وصیت نامہ تحریر فرمایا جس میں تینوں صاحبزادوں سید آل رسول صاحب و سید شاہ اولاد رسول صاحب و سید شاہ غلام محی الدین صاحب قدست اسرارہم کو بدرجہ مساوی سجادہ نشین و مالک جملہ جائداد خانقاہی و درگاہی و زمینداری و اموال منقولہ و روز ینہائے نقد و تبرکات شریفہ جملہ متروکہ خود تجویز فرمایا۔ حضرت سید شاہ آل برکات ستھرے صاحب نے شنبہ چھبیسویں رمضان ۱۲۵۱ھ بارہ سو اکیاون ہجری میں اول وقت ظہر مارہرہ میں وصال فرمایا اور درگاہ حضرت شاہ آل محمد میں اپنے جد معظم حضرت سیدنا شاہ آل محمد قدس سرہٗ کے متصل مزار جانب غرب دفن ہوئے۔

سلطان التارکین حضرت سید شاہ آل حسین سچے صاحب قدس سرہٗ

آپ چھوٹے صاحبزادہ حضرت سید شاہ حمزہ قدس سرہٗ کے ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت ۲۱ ربیع الآخر ۱۱۷۰ھ گیارہ سو ستر ہجری کی تھی۔ آپ کو آپ کے خال حقیقی نواب سید نور الحسن خاں صاحب چھ برس کی عمر میں اپنے ہمراہ اپنی جاگیر واقع صوبہ بہار میں لے گئے اور اپنا متبنی کیا۔

marfat.com

اور اپنی صاحبزادی خیر الفاطمہ سے جو بلگرامی بی بی سے تھیں آپ کا عقد کیا۔ آپ کو بیعت و اجازت و خلافت اپنے حضرت والد ماجد سے تھی۔ اور اپنے اخ اعظم حضور ابو الفضل قدس سرہ سے بھی مستفیض و ماذون تھے۔ نواب سید نور الحسن خاں صاحب کے بعد آپ مسند ریاست پر بیٹھے۔ تمام عمر یاد الٰہی و عدل و داد میں بسر فرمائی۔

معمولات خاندانی حالت نوابی میں بھی ترک نہ ہوئے۔ جب سے آپ تشریف لے گئے پھر مارہرہ تشریف نہ لائے۔ البتہ آپ کے دونوں بڑے بھائی آپ سے ملنے کو گئے۔

آپ کے دو صاحبزادے سید محمد سعید خاں اور سید محمد تقی خاں اور دو صاحبزادیاں تھیں بڑی صاحبزادی سید آل امام جما میاں کو بیاہی گئیں۔ یہ صاحب اولاد تھیں۔ جن کی اولاد کا ذکر ان کے خاوند کے ذکر میں آئے گا۔ دوسری صاحبزادی سید ابو محمد بن سید ابو تراب بن سید حسن علی کو بیاہی گئیں۔ جن کی اولاد آرہ کوات میں ہے۔

حضرت ستھے صاحب کا وصال پانچویں جمادی الاول سنہ ۱۲۳۵ھ بارہ سو پینتیس ہجری میں کوات میں ہوا۔ اور نواب نور الحسن خاں کے مقبرہ کے نیچے جانب شمال دفن ہوئے۔

آپ کے بڑے صاحبزادہ نواب محمد سعید خاں صاحب کی ولادت سنہ ۱۲۰۶ھ بارہ سو چھ ہجری کی تھی۔ بعد اپنے والد ماجد کے مسند نوابی پر متمکن ہوئے۔ آپ کا عقد سید پیر علی بن سید امیر علی کی بڑی لڑکی ملاحت فاطمہ بڑی بی سے ہوا۔ آپ کے صرف ایک صاحبزادی عنایت فاطمہ تھیں جو جما میاں صاحب کے بیٹے سید اولاد حسین کو بیاہی گئیں۔ صاحب

marfat.com

اولاد تھیں۔ جن کا ذکر ان کے شوہر کے ذکر میں آئے گا۔
سید محمد سعید خاں صاحب کا انتقال اٹھارھویں ربیع الآخر شریف ۱۲۴۶ھ بارہ سو چھیالیس ہجری میں ہوا۔ اور اپنے والد ماجد کے مزار کے پاس دفن ہوئے۔ سید محمد تقی خاں صاحب اپنے بڑے بھائی کے بعد مسند نوابی پر بیٹھے۔ ان کی ولادت سن بارہ سو اٹھارہ ۱۲۱۸ ہجری کی تھی اور بارہ رمضان المبارک ۱۲۷۹ھ میں انتقال ہوا۔ موضع کوات میں دفن ہوئے ہیں۔ ان کا عقد اول سیدالنساء عرف منجھلی بو دختر سید پیر علی صاحب مذکور سے ہوا۔ اس عقد سے آپ کے ایک صاحبزادہ نواب محمد روشن خاں تھے۔ جن کی ولادت اٹھائیسویں شعبان ۱۲۵۴ھ بارہ سو چون ہجری کی تھی۔ ان کا عقد اول سید اولاد حسین ابن جما میاں صاحب کی لڑکی سے ہوا۔ اس عقد سے ایک لڑکی ہوئی۔ جو صغیر السن انتقال کر گئی۔ دوسرا عقد سید محمد حیات کی لڑکی سے ہوا۔ اس عقد سے چار لڑکیاں صالحہ و عابدہ و بیگم و زاہدہ ہوئیں اور ایک لڑکا مسمی سید نور الحسن ۲۶، ربیع الاول ۱۲۹۲ھ کو پیدا ہو کر ۲۶، ربیع الاول ۱۳۰۲ھ کو پورے دس سال کا ہو کر انتقال کر گیا۔ ان کی دختر اول صالحہ کا عقد سید آل سعید کلو میاں ابن سید آل احمد ابن سید اولاد حسین صاحب سے ہوا جن کی اولاد کا ذکر خاوند کے ذکر میں آئے گا۔ دوسری لڑکی عابدہ کا عقد محمد طاہر ابن سید محمد باقر ابن سید محمد اصغر سے ہوا اور تیسری لڑکی بیگم کا عقد سید محمد محسن ابن سید محمد اکبر خاں ابن سید محمد تقی خان سے اور چوتھی لڑکی زاہدہ کا عقد سید محمد صالح عرف سوندھے صاحب ابن سید محمد اکبر خاں سے ہوا۔ سید محمد روشن خاں کا تیسرا عقد دونوں پہلی بیبیوں کے

marfat.com

انتقال کے بعد رحم فاطمہ دختر احمد میاں غیر قبیلہ میں ہوا۔ اس سے بھی اولاد ہے۔ محمد روشن خاں کا دوم صفر ۱۳۱۸ھ تیرہ سو اٹھارہ ہجری میں انتقال ہوا۔ عقد ثانی نواب سیّد محمد تقی خاں صاحب کا سیّد شاہ صاحب عالم صاحب مارہرہ کی صاحبزادی گوری بی بی سے ہوا تھا اُن سے دو صاحبزادے سیّد اولاد محمد خاں و محمد اکبر خاں صاحب پیدا ہوئے۔ سیّد اولاد محمد خاں کی ولادت ۱۲۶۰ھ بارہ سو ساٹھ ہجری کی تھی۔ اُنکا عقد اول دختر میر سیّد احمد ولد سیّد غلام یحییٰ ابن سیّد بندہ علی سے ہوا۔ اور بعد انتقال اس زوجہ کے دوسرا عقد سیّد خورشید عالم ابن شاہ سیّد عالم ابن سیّد شاہ صاحب عالم صاحب کی لڑکی امداد فاطمہ سے ہوا۔ ان سے ایک لڑکے اظہار محمد عرف ابو طالب خاں تھے۔ سیّد اولاد محمد خاں صاحب کا بھی انتقال ہو گیا ہے۔

سیّد محمد اکبر خاں صاحب کی ولادت بارھویں ربیع الاول شریف ۱۲۶۸ھ بارہ سو اڑسٹھ ہجری کی تھی۔ ان کا عقد اوّل قبول فاطمہ دختر سیّد ارتضا علی ابن سیّد مصطفےٰ علی ابن سیّد بہادر علی سے ہوا۔ اور اس عقد سے دو بیٹے سیّد محمد محسن سچے صاحب و سیّد محمد صالح سوندھے صاحب اور دو لڑکیاں بی بی صاحب و بنی صاحب تھیں۔ بڑی لڑکی بی بی صاحب کا سیّد جان عالم شہزادے میاں ابن سیّد خورشید عالم صاحب سے عقد ہوا۔ ان کا انتقال ہو گیا۔ ان کی اولاد کا ذکر ان کے شوہر کے ذکر میں آئے گا۔ اور دوسری لڑکی بنی صاحب کا بھی عقد سیّد رضی بن سیّد محمد رضی سے ہو گیا ہے۔ سیّد محمد محسن و سیّد محمد صالح بھی اپنے چچا محمد روشن خاں کی لڑکیوں سے منعقد تھے۔ محمد محسن کے اس

marfat.com

وقت کوئی اولاد نہیں خود زندہ ہیں۔ محمد صالح انتقال کر گئے ان کے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

محمد اکبر خاں صاحب نے بعد انتقال زوجہ اولی عقد ثانی فاطمہ صغری بسا دن بی بی دختر سید آل نبی سے ہوگیا اس سے اولاد کا حال مجھے معلوم نہیں۔

محمد اکبر خاں صاحب کا بھی انتقال ہوگیا۔

سید آل امام جما میاں صاحب مورث شاخ باغ پختہ رحمۃ اللہ تعالیٰ

آپ بڑے صاحبزادہ حضرت سید شاہ آل برکات ستھرے میاں صاحب قدس سرہٗ کے عقد اول سے ہیں۔ آپ کی ولادت ۱۱۹۴ھ گیارہ سو چورانوے ہجری کی تھی۔ آپ کو بیعت اپنے عم مکرم حضرت سید شاہ آل احمد اچھے صاحب قدس سرہٗ سے تھی۔ عقد اول آپ کا حضرت سید شاہ آل حسین سچے صاحب قدس سرہٗ کی صاحبزادی سے ہوا۔ اُن سے ایک صاحبزادہ سید اولاد حسین صاحب اور تین لڑکیاں ہوئیں اور دوسرا عقد آپ کا دختر دوم سید فقیر صاحب بن شاہ گدا صاحب سے ہوا۔ اس عقد سے دو لڑکے سید ابن امام و سید آل محمد تھے۔

چونکہ جما میاں صاحب کا قیام لکھنؤ اور پورب میں زیادہ رہا۔ اس سبب سے وہ مذہباً شیعہ تفضیلیہ ہو گئے تھے۔ مگر اپنے عم مکرم حضرت سید شاہ اچھے میاں قدس سرہٗ کے یوم وصال سے اگلے دن آپ حضرت سے رسم بیعت بجالائے۔

جما میاں صاحب کا انتقال موضع کوات میں آٹھویں رمضان شریف

marfat.com

۱۲۴۸ھ بارہ سو اڑتالیس ہجری میں ہوا۔ اور وہیں مدفون ہوئے۔

سید اولاد حسین کی ولادت چھبیسویں رجب المرجب ۱۲۳۲ھ بارہ سو بتیس ہجری میں ہوئی۔ عقد آپ کا اپنے ماموں سید محمد سعید خاں ابن سید آل حسین سبحے صاحب کی لڑکی سے ہوا۔ جس سے ایک لڑکے سید آل احمد اور تین لڑکیاں ہوئیں۔ انتقال آپ کا چھبیسویں رجب المرجب ۱۲۷۵ھ بارہ سو پچھتر ہجری میں کوات ضلع آرہ میں ہوا۔ اور وہیں مدفون ہوئے۔

سید آل احمد ابن سید اولاد حسین صاحب کی ولادت ۱۲۶۳ھ بارہ سو تریسٹھ ہجری میں ہوئی۔ عقد آپ کا ولایت فاطمہ دختر سید محمد اصغر ابن سید میر علی ابن سید پیر علی سے ہوا۔ ان کے تین لڑکے آل سعید کلو میاں و محمد سعید و علی سعید اور دو لڑکیاں ہوئیں۔

سید آل احمد صاحب کا انتقال بیسویں رجب المرجب ۱۲۹۲ھ بارہ سو بانوے ہجری میں کوات میں ہوا اور وہیں دفن ہوئے۔

ان کے بڑے لڑکے آل سعید (جن کی ولادت ۱ر رجب ۱۲۸۵ھ بارہ سو پچاسی ہجری کی ہے) کا عقد صالحہ بی بی دختر سید محمد روشن خاں ابن سید محمد تقی خاں صاحب سے ہوا۔ ان کے دو لڑکے لطافت حسین عرف دولارے (جن کی ولادت ۷ر ذی الحجہ ۱۳۰۷ھ کی ہے) اور لائق حسین اور ایک لڑکی عشرت فاطمہ عرف لبسی بی بی زوجہ محمد ہارون بن سید عبد الجلیل باغ بخنۃ ہیں۔ دوسرے لڑکے محمد سعید (جن کی ولادت ۳ر رجب ۱۲۸۷ھ کی ہے) کا عقد الفت فاطمہ دختر سید عبد الجلیل ابن سید ابن امام صاحب سے ہوا ان کے ایک لڑکا علی حسین ہے۔ تیسرے لڑکے علی سعید (جن کی ولادت ۲۰ر ربیع الآخر ۱۲۸۹ھ کی ہے) کا عقد

marfat.com

اپنے ماموں سید محمد باقر کی دختر کلاں سے ہوا۔ اور صاحب اولاد بھی تھے مگر اب کا حال مجھے معلوم نہیں۔ سید آل احمد صاحب کی بڑی لڑکی امین الفاطمہ عرف رانی بی بی کا عقد سید آل برکات ابن سید ابن امام صاحب سے ہوا۔ ایک لڑکی احترام فاطمہ چھوڑ کر ۱۳۰۳ھ میں انتقال کر گئیں۔ اور دوسری رانی بی بی کا عقد سید محمد اکرم ولد دوم سید محمد باقر بن سید محمد اصغر سے ہوا۔ سید اولاد حسین صاحب کی ایک لڑکی کا عقد سید محمد روشن خاں ابن سید محمد تقی خاں سے ہوا۔ جس کا ذکر ہو چکا ہے۔ دوسری مریم کا عقد سید آل برکات ابن سید ابن امام صاحب سے ہوا تھا جو لاولد مارہرہ میں فوت ہو گئیں۔ اور تیسری زینب کا عقد سید عبد الجلیل ابن سید ابن امام صاحب سے ہوا جن کی اولاد کا ذکر اُن کے شوہر کے ذکر میں آتا ہے۔ سید آل امام جمامیاں صاحب کے دوسرے لڑکے عقد ثانی سے سید ابن امام صاحب تھے۔ ان کا عقد دختر سید شاہ صاحب عالم صاحب سے ہوا۔ جن کی ولادت دسویں رجب المرجب ۱۲۴۴ھ کی تھی اور انتقال ۲۶ محرم الحرام ۱۳۰۸ھ جمعہ کو مارہرہ میں ہوا اور باغ پختہ میں دفن ہوئے۔

ان کے تین لڑکے سید آل برکات و سید عبد الجلیل و سید محمد ابراہیم صاحب اور ایک لڑکی فاطمہ تھیں جو سید مجتبی حسن صاحب سرکار خورد کو بیاہی گئیں جن کی اولاد کا ذکر اُن کے خاوند کے ذکر میں آتا ہے۔ سید برکات صاحب کی ولادت ۲۴ ذیقعدہ ناف ہفتہ ۱۲۶۶ھ میں ہوئی۔ ان کا عقد اول اپنے چچا سید اولاد حسین صاحب کی دختر مریم سے ہوا۔ اس عقد سے کوئی اولاد نہیں ہے۔

دوسرا عقد سید آل احمد صاحب ابن سید اولاد حسین صاحب کی لڑکی

marfat.com

دانی بی سے ہوا۔ اس سے ایک لڑکی احترام فاطمہ ہیں۔ جن کا اونام میں سید طالب علی ابن سید رمضان علی سے عقد ہوا۔ ان کے دو لڑکے محمد قاسم حسین و رفیع حیدر ہیں۔ تیسرا عقد وجاہت فاطمہ دختر چودھری سید رمضان علی تعلقدار اونامی سے ہوا۔ اس سے ایک لڑکا سید آل سجاد اور ایک لڑکی بتول فاطمہ تھی۔ آل سجاد جن کا عقد سید افتخار عالم سرکار خورد کی لڑکی صادقہ سے ہوا تھا ان کا لاولد انتقال ۱۶ شوال المکرم ۱۳۳۲ھ میں ہوگیا۔ اور بتول فاطمہ کا بھی انتقال ہوگیا۔ ان کا عقد سید محمد موسیٰ پسر دوم سید عبدالجلیل سے ہوا تھا۔ ایک لڑکا سید محمد مہدی اور ایک لڑکی قبول فاطمہ عقب چھوڑے ہیں۔

سید آل برکات صاحب کا انتقال ۱۷ شوال ۱۳۲۵ھ مارہرہ میں ہوا باغ پختہ میں دفن ہوئے۔

دوسرے لڑکے سید ابن امام صاحب کے سید عبدالجلیل تھے ان کی ولادت پنجشنبہ ۱۲ محرم ۱۲۷۱ھ کی تھی اور انتقال ۱۰ جمادی الاول پنجشنبہ ۱۳۳۹ھ میں مارہرہ میں ہوا ان کا عقد اپنے چچا سید اولاد حسین صاحب کی چھوٹی لڑکی زینت سے ہوا۔ ان کے تین لڑکے غلام شبر حقانی میاں و برکات امام موسیٰ میاں و محمد ہارون اور پانچ لڑکیاں الفت فاطمہ و افضال فاطمہ و امراؤ فاطمہ و سردار فاطمہ و اشراف فاطمہ تھیں۔ امراؤ فاطمہ و سردار فاطمہ و اشراف فاطمہ تینوں یکے بعد دیگرے سید کاظم علی حیدر آبادی سے بیاہی گئیں جن میں سے اول الذکر دونوں کا انتقال ہوگیا۔ امراؤ فاطمہ کے دو لڑکے سید رضا علی اور سید محمد علی اور ایک لڑکی سارا بیگم تھیں جن کا عقد لطافت حسین ولد سید آل سعید سے ہوا

marfat.com

ہے۔ رضا علی لاولد انتقال کر گئے۔ محمد علی کے ایک لڑکا عابد علی ہے۔ سردار فاطمہ کے ایک لڑکا ابراہیم علی اور ایک لڑکی رضیہ بیگم زوجہ ابو علی پسر سیّد بشارت حسن ہیں۔ اشرف فاطمہ کے ایک لڑکا قاسم علی اور دو لڑکیاں محمودہ بیگم اور آمنہ بیگم ہیں۔ افضال فاطمہ سیّد علی احسن شاہ میاں سرکار خورد کے عقد میں اور صاحب اولاد ہیں۔ الفت فاطمہ سیّد محمد سعید ابن سیّد آل احمد ابن سیّد اولاد حسین سے بیاہی گئیں ایک لڑکا علی حسین ہے۔ غلام شبر حقانی میاں نے عقد نہیں کیا۔ محمد موسیٰ کا عقد اول بتول فاطمہ دختر سیّد آل برکات صاحب سے ہوا۔ اس سے ایک لڑکا محمد مہدی اور ایک لڑکی قبول فاطمہ ہے۔ بعد انتقال بتول فاطمہ دوسرا عقد صابرہ بی بی دختر دوم اولاد علی آرہ سے کیا ہے۔ محمد ہارون کا عقد لبسی بی بی دختر آل سعید سے ہوا ایک لڑکا آل احمد ہے۔ تیسرے لڑکے سیّد ابن امام صاحب کے سیّد محمد ابراہیم صاحب ہیں۔ ان کی ولادت ۲۱، ذیقعدہ ۱۲۷۳ھ کی ہے ان کا عقد اوّل سیّد مقبول عالم صاحب سرکار خورد کی لڑکی سے جو ان کی زوجہ ثانیہ سے بطیں ہوا تھا۔ جو لاولد ۱۲۹۶ھ میں فوت ہوئیں۔ ان کے بعد دوسرا عقد ان کا سیّد بندہ حسن بلگرامی کی منجھلی لڑکی سے ہوا۔ جن سے دو لڑکے محمد اسحق و وارث حسن ہیں۔ آخر الذکر ناکتخدا ہے۔ محمد اسحق جن کی ولادت ۳۰، محرم ۱۳۱۲ھ کی ہے ان کا عقد سیّد افتخار عالم سدلے میاں کی بڑی لڑکی طاہرہ سے ہوا ایک لڑکا بادشاہ حسین اور دو لڑکیاں خورشید فاطمہ و اطہر فاطمہ ہیں۔ سیّد آل محمد صاحب پسر سوم سیّد آل امام جما میاں صاحب کی ولادت ۱۲۴۶ھ کی اور انتقال دو شنبہ ۲۰، ربیع الاوّل شریف ۱۲۹۵ھ میں مارہرہ میں ہوا باغ پختہ میں مدفن

marfat.com

ہے عقد ان کا دختر سید امیر صاحب سرکار خورد سے ہوا لاولد فوت ہوئے ان کا ایک دیوان تاریخ کا ہے۔

سید آل امام جما میاں صاحب چونکہ اپنے والد ماجد کے سامنے انتقال کر گئے لہذا حضرت ستھرے میاں صاحب کے ترکہ سے جما میاں صاحب کی اولاد محجوب ہوگئی تھی۔ مگر حضرت ستھرے میاں صاحب نے جما میاں صاحب کی زندگی میں اُن کی گزر اوقات کے لئے اپنی کُل جائداد کا ایک ثلث حساب کر کے چند مواضعات و املاک اُن کے واسطے چھوڑ دیئے تھے۔ جو بعد کو اُن کی اولاد پر بھی برقرار رکھے اور جن کا کچھ حصہ اب تک اُن کے قبضہ میں ہے اور کچھ حصّہ انہوں نے تلف کر ڈالا۔ جما میاں صاحب کی اولاد کی سکونت باغ پختہ میں ہے۔ چونکہ جما میاں صاحب کے وقت سے تفضیلیت آگئی تھی۔ جو بامتداد زمانہ اُن کی اولاد میں ترقی پذیر ہوئی اب شیعیت در فض تک پہنچ گئی ہے۔

ہاں سید محمد ابراہیم صاحب اور اُن کے بڑے لڑکے محمد اسحاق اپنے آپ کو سُنّی بتلاتے ہیں۔ اس کتاب کی طبع و ترتیب اوّل کے زمانہ میں فقیر کے حضرت والد ماجد قبلہ و کعبہ نے باغ پختہ کے بعض سرکردہ افراد سے رفاض کے بعض عقائد کفریہ اُن پر پیش کر کے اُن کا جو عقیدہ دریافت کیا تھا تو انہوں نے اُن عقائد کفریہ سے انکار کیا تھا۔ بعد کا حال فقیر کو محقق معلوم نہیں کہ مقلب القلوب نے قلوب کو کس جانب پھیرا۔ اور اب باغ پختہ والے کس عقیدے پر ہیں۔

قدوۃ العارفین حضرت سیدنا شاہ آل رسول قدس سرہٗ

آپ منجھلے صاحبزادہ حضرت سید شاہ آل برکات ستھرے میاں صاحب

۱۲۰۹ھ

کے ہیں۔ ولادت آپ کی بارہ سو نو ہجری میں ہوئی۔ علم ظاہری کی ابتدا جسے عرف عام میں میاں جی صاحب کے مکتب کی پڑھائی کہتے ہیں آپ نے اپنے عم و مکرم حضرت سیّد شاہ آل احمد اچھے میاں صاحب قدس سرہٗ کے خلفا مولوی شاہ عبدالمجید و مولوی شاہ سلامت اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما سے فرمائی اور مولوی نور و مولوی انوار فرنگی محلی و مولٰنا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی وغیرہم اکابر علماء سے اُسے تکمیل کو پہنچایا۔ اور فن طب اپنے والد ماجد اور حکیم فرزند علی خاں موہانی سے علماً و عملاً حاصل کیا۔ علوم باطنی کی تعلیم اور منازل سلوک اپنے والد ماجد اور اپنے عم مکرم قدس سرہما کی خدمت میں طے فرمائے۔ بیعت آپ کو اپنے عم مکرم حضرت سیّد شاہ آل احمد قدس سرہٗ سے اور خلافت و اجازت اپنے عم مکرم اور والد معظم دونوں سے تھی۔ اور سلسلۂ رزاقیہ کی اجازت اپنے استاد مولوی نور صاحب فرنگی محلی سے اور سلسلہ علویہ منامیہ کی اپنے اُستاد مولوی شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی سے حاصل فرمائی۔ اور حضرت شاہ صاحب دہلوی سے اور بھی بہت احادیث و مصافحات وغیرہ کی اجازتیں لائے۔

عقد آپ کا نثار فاطمہ دختر سید منتجب حسین صاحب بدلے زئی سید واڑہ بلگرام سے ہوا۔ اس عقد سے آپ کے دو صاحبزادے سیّد شاہ ظہور حسن و سیّد شاہ ظہور حسین اور تین صاحبزادیاں انصار فاطمہ و ظہور فاطمہ و رحمت فاطمہ تھیں۔ انصار فاطمہ و ظہور فاطمہ یکے بعد دیگرے سیّد حافظ حسن صاحب آپ کے بھانجے کو بیاہی گئیں۔ جو لاولد فوت ہوئیں۔

تیسری صاحبزادی رحمت فاطمہ سید محمد حیدر صاحب ابن سیّد

marfat.com

ولدار حیدر صاحب ابن سید منتجب حسین صاحب کو بیاہی گئیں. ان کا انتقال مکۂ معظمہ میں بمقام منیٰ آٹھویں ذالحجہ روز پنجشنبہ ۱۳۱۰ھ سن تیرہ سو دس ہجری میں ہوا. اور وہیں دفن ہوئیں. یہ صاحب اولاد تھیں. ان کی اولاد مارہرہ میں ہے جن کا ذکر آتا ہے.

سید شاہ ظہور حسن صاحب کی ولادت ۱۲۲۹ھ سن بارہ سو انتیس ہجری کی تھی. ان کا عقد اول اکرام فاطمہ دختر سید ولدار حیدر ابن سید منتجب حسین صاحب سے ہوا. اور ایک صاحبزادہ سید شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب قدس سرہٗ اور ایک صاحبزادی کلثوم فاطمہ جو سید شاہ نور المصطفیٰ ابن حضرت سید شاہ غلام محی الدین قدس سرہٗ کو بیاہی گئیں: یہ صاحب اولاد تھیں. اولاد کا ذکر خاوند کے ذکر میں آئے گا.

سید شاہ ابوالحسین میاں صاحب کی ولادت ۱۲۵۵ھ سن بارہ سو پچپن ہجری کی تھی. ان کا عقد اول اپنے چچا سید شاہ ظہور حسین صاحب کی صاحبزادی رقیہ بیگم سے ہوا. اور دوسرا عقد اپنی چھوٹی پھوپھی کی لڑکی الطاف فاطمہ بنت سید محمد حیدر صاحب سے ہوا. مگر دونوں سے کوئی اولاد نہیں ہے. خلافت اور بیعت آپ کو اپنے جد امجد سے تھی. اور سلسلہ منوریہ معمریہ اور دعائے حزب یمانی بطریق خاص کی اجازت اور سند تسبیح حافظ شاہ علی حسین صاحب مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اور حدیث مسلسل بالاولیۃ کی سند علاوہ خاندانی کے مولانا احمد حسن صوفی مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ سے حاصل فرمائی. اور علوم ظاہری مولوی شاہ تراب علی صاحب امروہوی و مولوی فضل اللہ صاحب جلیسری

و مولوی نور احمد صاحب بدایونی و مولوی محمد سعید صاحب بدایونی و مولوی عبدالقادر صاحب بدایونی و مولوی فضل رسول صاحب بدایونی و مولوی احمد حسن صاحب صوفی مرادآبادی و مولوی حسین شاہ صاحب بخاری سے پڑھے۔ اور تربیت و تعلیم علوم باطنی اپنے جد امجد اور اپنے چھوٹے دادا حضرت سید شاہ غلام محی الدین قدس سرہم اور اپنے گھر کے اکابر خلفا مثل مولانا شاہ فضل رسول صاحب بدایونی و شاہ شمس الحق تنکا شاہ صاحب بخاری سے پائی۔ آپ کے بہت خلفاء اور ہزاروں مریدین ہیں۔ آپ کے مفصل حالات فقیر کی کتاب میں جو حالات مفصلہ بزرگان مارہرہ میں زیر تالیف ہے دیکھنا چاہئیں۔ آپ کا وصال مارہرہ میں گیارہ رجب المرجب شنبہ سن تیرہ سو چوبیس ہجری ۱۳۲۴ھ میں ہوا۔ اور روالان پائین گنبد حضرت سید شاہ برکت اللہ قدس سرہ میں دفن ہوئے۔ آپ کی تصنیف و تالیف سے چند رسائل تکسیر و عقائد و آداب مریدین و اوراد اذکار و اشغال و اعمال و فقہ میں ہیں۔ آپ شعر بھی کہتے تھے۔ ایک مختصر دیوان بھی ہے۔ تخلص اول سید فرماتے تھے۔ اب نوری کر لیا تھا۔ چونکہ آپ کی کوئی اولاد صلبی باقی نہیں رہی تھی اس لئے آپ نے اپنا جانشین و متولی سید علی حسن عرف اقبال حسن اپنے عمزاد بھائی کے صاحبزادہ کو مقرر فرمایا تھا مگر جبکہ اُن کا آپ کے سامنے انتقال ہو گیا تو اُن کے فرزند سید اولاد حسنین صفی میاں کو اپنا جانشین قرار دیا۔ آپ نے ایک وصیت نامہ اپنی جانشینی اور جائداد کے متعلق باضابطہ تحریر فرما دیا تھا۔ جس کا تعلق سید علی حسن مرحوم اور اپنی زوجہ اور فقیر کے والد ماجد اور سید حسین حیدر صاحب اور سید ظہور حیدر صاحب سے ہے۔ اپنے جد امجد کے وصال کے بعد سید شاہ ابوالحسین میاں صاحب اول کچھ دنوں اپنے عم معظم کی نیابت میں سجادہ نشین ہوئے۔ پھر اپنے عم سے

marfat.com

صلح کے بعد اپنے عم بزرگوار کے ساتھ بدرجۂ مساوات اپنے جد امجد کے سجادہ نشین ہوئے۔ سیّد شاہ ظہور حسن صاحب نے بعد وفات اپنی زوجۂ اولی برادری کے بڑودہ ملک گائکواڑ میں دوسرا عقد فاطمہ بیگم دختر نواب سیّد سرفراز علی خاں سہسوانی موودوی سے جو راجۂ بڑودہ کے بڑے سرداروں میں تھے کیا۔ جس سے دو لڑکیاں پیاری بیگم و رمضانی بیگم ہوئیں۔ چھوٹی لڑکی رمضانی بیگم بعد عقد فوت ہوئیں۔ ایک لڑکا انہوں نے چھوڑا تھا۔ وہ بھی خورد سالی میں فوت ہوا۔ بڑی لڑکی پیاری بیگم کا عقد نواب سیّد نورالدین حسین خاں سردار نمبر اوّل راج گائکواڑ کے ساتھ ہوا۔ ان کے تین صاحبزادے نواب معین الدین حسین خاں بڑے صاحب جو اپنے والد ماجد کے بعد سردار نمبر اوّل ہوئے اور نواب سیّد نصیر الدین حسین خاں منجھلے صاحب اور چھوٹے صاحب۔ اور چار لڑکیاں آمنہ بیگم امینہ بیگم حسینہ بیگم اور موتی بیگم تھیں۔ آمنہ بیگم سنجھلی لڑکی کا عقد میر محمود عالم صاحب نواب بیلہ سے ہوا ان کے ایک لڑکی محمودہ بیگم سے جن کا عقد سیّد مسعود عالم بن عبدالرسول عالم سے ہوا ان کے ایک لڑکا سلطان عالم اور تین لڑکیاں شہزادی بیگم اور حسین جہاں بیگم اور ضیاء النساء لاڈلی بیگم ہیں جن میں سے شہزادی بیگم کا عقد شیخ مانگرول کے لڑکے سے ہوا ہے۔

منجھلی لڑکی امینہ بیگم کا عقد سیّد احتشام علی ولد نواب ابراہیم علی خاں سردار راجہ بڑودا سے ہوا۔ ان کے تین لڑکیاں شمس النسا اور نجیب النسا دونوں ناکتخدا انتقال کر گئیں۔

وزیر النسا کا عقد بادا سیّد احمد حسن صاحب مرحوم پیرزادہ پالن پور کے لڑکے کے ساتھ ہوا۔ چار لڑکے ہیں۔

احترام علی کا عقد سرفراز علی کے لڑکے کی لڑکی کے ساتھ ہوا اولاد نہیں۔

انتظام علی کا عقد حسینہ بیگم کی لڑکی اللہ رکھی بیگم کے ساتھ ہوا ان کی تین لڑکیاں غیر

marfat.com

شادی شدہ ہیں۔ آمنہ بیگم اور امینہ بیگم دونوں زندہ ہیں۔ حسینہ بیگم بڑی لڑکی انتقال کر گئیں۔ ان کا عقد باداستید احمد حسن صاحب پیرزادہ پالن پور سے ہوا تھا۔ ان کے تین لڑکیاں حسینی بیگم وزیب النسا و اللہ رکھی بیگم اور دو لڑکے تھے۔ جن میں سے حسینی بیگم کا انتقال ہوگیا ان کے ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہے۔ زیب النسا کا عقد نورالدین حسین پسر معین الدین حسین بڑے صاحب سے ہوا۔ ایک لڑکا مظہر الدین خوردسال ہے۔

اللہ رکھی بیگم کا عقد انتظام علی پسر احتشام علی کے ساتھ ہوا۔ جن کی اولاد کا حال گزرچکا۔

حسینہ بیگم کے ایک لڑکے کا عقد وزیرالنسا سے ہوا جس کی اولاد کا حال گزر چکا۔ چھوٹی لڑکی موتی بیگم مرحومہ کا بھی انتقال ہوگیا۔ ان کا عقد نواب ابراہیم علی خاں کے ایک صاحبزادے سے ہوا تھا۔ جن کی اولاد کا حال مجھے معلوم نہیں۔ نواب سید معین الدین حسین خاں بڑے صاحب کا عقد شاہجہاں بیگم بنت نواب سید عالم صاحب نواب بیلہ سے ہوا۔ ان کے تین لڑکیاں مسیت النسا بیگم۔ پیاری بیگم۔ عزیزالنسا بیگم اور ایک لڑکا نورالدین حسین ہیں۔ میتابی کا عقد سید عالم بن عبدالرسول عالم سے ہوا۔ ان کے ایک لڑکی نجستہ بیگم ہے۔ پیاری بیگم کا عقد نظام الدین بن سید نصیرالدین حسین منجھلے صاحب سے اور تیسری عزیزالنسا بیگم کا جوناگڑھ کے پیرزادہ سے ہوا ہے ان دونوں کی اولاد کا حال مجھے معلوم نہیں۔ نورالدین حسین کے عقد اور اولاد کا حال گزرچکا۔ بڑے صاحب کا بھی انتقال ہوگیا۔

سید نصیرالدین حسین منجھلے صاحب کا بھی انتقال ہوگیا۔ ان کے ایک لڑکا نظام الدین ہے اور ایک لڑکی کریم النسا ہے جس کا عقد بڑودہ کے کسی

marfat.com

پیرزادہ سے ہوا ہے۔ پیاری بیگم صاحبہ کے تیسرے لڑکے چھوٹے صاحب مرحوم کا نا کتخدا انتقال ہوا۔

پیاری بیگم صاحبہ کا بھی بڑودہ میں اپنے شوہر کے بعد انتقال ہوگیا اور وہ وہیں دفن ہوئیں۔

سید شاہ ظہور حسن صاحب کا دھاری ملک کاٹھیاواڑ میں چھبیس جمادی الاول ۱۲۶۶ھ بارہ سو چھیاسٹھ میں انتقال ہوا اور وہیں مدفون ہیں۔

سید شاہ ظہور حسین چھٹو میاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چھوٹے صاحبزادہ حضرت سید شاہ آل رسول قدس سرہٗ کے تھے۔ آپ کی ولادت سن بارہ سو اکتالیس ۱۲۴۱ھ ہجری کی تھی۔ بیعت و خلافت آپ کو نیز آپ کے برادر مکرم سید شاہ ظہور حسن صاحب کو اپنے حضرت والد ماجد قدس سرہٗ سے تھی اور آپ کے حضرت والد ماجد نے آپ کو اور آپ کے برادر معظم دونوں کو اجازت و خلافت اپنے حضرت عم مکرم حضور ابوالفضل قدس سرہٗ کے ادب الخلفاء مولانا شاہ عین الحق عبدالمجید بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی دلوائی تھی۔ آپ کے دو عقد کے بعد دیگرے حضرت سید شاہ اولاد رسول قدس سرہٗ کی دو صاحبزادیوں اولاد فاطمہ و خاتون فاطمہ سے ہوئے۔ زوجہ اولیٰ سے ایک صاحبزادہ سید شاہ ابوالحسن علی خرقانی الملقب بہ میر صاحب اور ایک صاحبزادی رقیہ بیگم پیدا ہوئیں۔ جن کا عقد سید شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب سے ہوا۔ یہ لاولد سترہ جمادی الآخری سن بارہ سو چھیاسی ہجری کو مارہرہ میں فوت ہوئیں۔

سید شاہ ابوالحسن میر صاحب بڑے صاحبزادہ سید شاہ ظہور حسین چھٹو میاں صاحب کے تھے۔ ان کی ولادت ۱۲۵۹ھ سن بارہ سو انسٹھ ہجری کی تھی۔ ان کے دو عقد ہوئے۔ عقد اول نفل فاطمہ جانی بیگم دختر سید

محمد حیدر صاحب سے ہوا جو ان کی پھوپھی کی لڑکی بھی تھیں ان سے کئی اولادیں ہوئیں۔ مگر طفولیت ہیں قضا کر گئیں۔ صرف ایک صاحبزادہ سید علی حسین عرف اقبال حسن جن کی ولادت ۱۲۹۰ھ و بروایتے ۱۲۹۲ھ کی تھی۔ اور جن کو بیعت و اجازت حضرت سید شاہ آل رسول قدس سرہ سے تھی۔ اور ایک صاحبزادی امتیاز فاطمہ سن بلوغ کو پہنچیں۔ صاحبزادی کا عقد سید اسحاق حسن ابن سید حافظ حسن صاحب سے ہوا۔ مگر لاولد فوت ہوئیں۔

سید علی حسن اقبال حسن کا عقد میری بڑی ہمشیرہ سے ہوا تھا۔ انہوں نے ایک لڑکا حافظ سید اولاد حسین صفی میاں چھوڑا تھا جسے بیعت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب سے تھی۔ جس کی ولادت تیرہ ذی الحجہ ۱۳۱۰ھ کی تھی اور جس کا انتقال تقریباً اٹھارہ برس کی عمر میں لکھنؤ میں ستر جمادی الاول ۱۳۲۸ھ تیرہ سو اٹھائیس ہجری قبل نماز جمعہ بروز جمعہ ہوا۔ اور اُس کا جنازہ سیتاپور لایا گیا۔ جہاں وہ قبرستان عیدگاہ میں اپنی نانی والدۂ فقیر کی پائیں دفن ہوا۔

سید علی حسن اقبال صاحب کا انتقال ستر شوال ۱۳۱۴ھ تیرہ سو چودہ ہجری میں مارہرہ میں ہوا۔ اور دالان پائیں روضۂ شاہ آل محمد قدس سرہٗ میں دفن ہوئے۔

سید شاہ ابوالحسن میر صاحب کا دوسرا عقد میری پھوپھی سیدہ بیگم سے ہوا۔ جن سے ایک لڑکا سید محی الحسنین پیر برکات تھے۔ جن کو بیعت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب سے ہے اور جن کی ولادت ۲۔ ربیع الاخر ۱۳۱۱ھ ہجری کی ہے۔ ان کا عقد سید محمد یونس حسن ابن سید ابن حسن صاحب مرحوم کی بڑی لڑکی منور بانو سے ہوا۔ ابھی کوئی اولاد نہیں ہے۔

marfat.com

سیّد شاہ ابوالحسن میر صاحب کو بیعت و خلافت اپنے جد امجد سے حاصل تھی اور انہیں اُن کے والد ماجد سیّد شاہ ظہور حسین چھٹومیاں نے اپنی زندگی میں خرقہ پہنا کر اپنا جانشین قرار دے دیا تھا۔ سیّد ابوالحسن میر صاحب کا انتقال چہارشنبہ نویں رجب المرجب ۱۳۱۱ھ تیرہ سو گیارہ ہجری کو ہوا۔ اور والان پایئن روضۂ حضرت سیّد شاہ آل محمد قدس سرہٗ میں دفن ہوئے۔ سیّد شاہ ظہور حسین چھٹومیاں صاحب کا بعد وفات زوجۂ اولے دوسرا عقد خاتون فاطمہ سے ہوا۔ ان سے ایک لڑکے سیّد مہدی حسن صاحب ہیں۔ جن کی ولادت جمادی الاول ۱۲۸۷ھ بارہ سو ستاسی ہجری کی ہے۔ ان کا عقد اول اپنی خالہ کی لڑکی سیّد حسین ابن سیّد دلدار حیدر صاحب کی صاحبزادی بنیادی بیگم سے ہوا۔ جن کا لاولد انتقال ہوجانے کے بعد دوسرا عقد ان کا میری ہمشیر سجادی بیگم سے ہوا۔ جن سے کئی اولادیں ہوئیں۔ مگر صغر سنی میں انتقال کرگئیں۔ صرف ایک لڑکی فاطمہ نورالزہرا سن بلوغ کو پہنچی۔ جس کا عقد اُس کی والدہ کے انتقال کے بعد سیّد مہدی حسن صاحب نے سیّد مسعود حسن ابن سیّد حامد حسن صاحب سے کیا۔ جس سے ایک لڑکی نازنین بیگم انظار فاطمہ شب دوم جمادی الآخر ۱۳۳۹ھ کو پیدا ہوئی۔ جو شب ششم رجب ۱۳۳۹ھ کو انتقال کرگئی اور اُس کی والدہ فاطمہ مرحومہ کا بھی شب چہارشنبہ ۲۸ جمادی الآخر ۱۳۳۹ھ تیرہ سو اُنتالیس ہجری کو لکھنؤ میں انتقال ہوا۔ اور وہاں سے جنازہ مارہرہ لاکر اپنی والدہ کے مزار کے متصل صحن پایئن درگاہ حضرت سیّد شاہ برکت اللّٰہ قدس سرہٗ میں دفن ہوئی۔

سیّد مہدی حسن صاحب اپنے والد ماجد کے انتقال کے بعد سجادہ نشین ہوئے تھے۔

marfat.com

سیّد شاہ ظہور حسین صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال یکشنبہ سترہ ربیع الاوّل شریف سنہ ۱۲۱۳ھ تیرہ سو تیرہ ہجری میں مارہرہ میں ہوا۔ اور دالان پائیں گنبد درگاہ حضرت سیّد شاہ برکت اللہ قدس سرہٗ میں دفن ہوئے۔ آپ اپنے حضرت والد ماجد قدس سرہٗ کے بعد سجادہ نشین ہوئے تھے۔ حضرت سیّد شاہ آل رسول صاحب قدس سرہٗ اپنے حضرت والد ماجد کے وصال کے بعد اُن کی وصیت کے مطابق اپنے دونوں بھائیوں حضرت سیّد شاہ اولاد رسول و حضرت سیّد شاہ غلام محی الدین امیر عالم قدس سرہما کے ساتھ ایک ہی وقت میں ایک ہی سجادہ پر تینوں حضرات سجادہ نشین ہوئے۔ اور جمیع امور خانقاہی و درگاہی و جائداد خانقاہی و درگاہی و امکنہ و روزینہ ہائے کلاں و خورد و جمیع متروکہ والد ماجد و عم مکرم خود از قسم موقوفہ و غیر موقوفہ و خدمت آثار شریف اور درگاہ شریف و مسجد متبرک کے چڑھاوے وغیرہ کے تینوں حضرات مساوی مالک و قابض و متولی ہوئے۔

حضرت سیّد شاہ آل رسول صاحب کا وصال چہار شنبہ اٹھارویں ذی الحجہ سنہ ۱۲۹۶ھ بارہ سو چھیانوے ہجری میں مارہرہ میں ہوا۔ اور دالان شرقی گنبد درگاہ حضرت شاہ برکت اللہ قدس سرہٗ میں بالین مزار حضرت سیّد شاہ حمزہ قدس سرہٗ دفن ہوئے۔ میرے جد امجد حضرت سیّد شاہ محمد صادق قدس سرہٗ نے آیہ شریفہ "عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً" میں اعداد سن وصال پائے۔

بعض گستاخ ناواقفوں نے تحریر کیا ہے۔ کہ حضرت شاہ آل رسول قدس سرہٗ نے کچھ تعلیم علوم باطنی شاہ نیاز احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بریلوی سے پائی۔ یہ محض غلط دروغ بے فروغ ہے۔ واقعہ صرف اس قدر ہے کہ ہمارے

حضرت بریلی تشریف لے گئے۔

شاہ نیاز احمد صاحب سے عندالملاقات اثنائے گفتگو میں بعض مسائل ریاضی کا ذکر آیا۔ شاہ نیاز احمد نے اُن کے متعلق کچھ تقریر کی۔ جو ہمارے حضرت کو اچھی معلوم ہوئی۔ اور ہمارے حضرت کی فرمائش پر شاہ نیاز احمد صاحب نے وہ ایک مختصر رسالہ میں قلمبند کر دی۔ جو میرے پاس شاہ نیاز احمد صاحب کے دستخط خاص کی لکھی موجود ہے۔

سیّد العابدین حضرت سیّد شاہ اولاد رسول صاحب قدس سرہٗ

آپ سنجھلے صاحبزادہ حضرت سیّد شاہ آل برکات ستھرے صاحب قدس سرہٗ کے تھے۔ آپ کی ولادت پندرہ شعبان ۱۲۱۲ھ بارہ سو بارہ ہجری کی تھی۔ آپ سو برس کے تھے کہ آپ کے والدین تبقریب شادی کتخدائی جما میاں صاحب دیار شرق کوات وغیرہ تشریف لے گئے۔ اور آپ کو حضرت سیّد شاہ آل احمد اچھے صاحب قدس سرہٗ کی پرورش و تربیت میں چھوڑ گئے۔ حضرت ہی نے آپ کو پرورش کیا۔ تعلیم و تربیت خود فرمائی اور دوسروں سے کرائی۔ اور اپنا مرید کیا۔ اور اجازت عام و خاص و خلافت عطا فرمائی اور اکثر باغات واملاک جو حضرت کے خاص تھے وہ بھی عطا فرمائے۔

حضرت سیّد شاہ اولاد رسول صاحب نے فن طب علماً وعملاً اپنے والد ماجد سے حاصل کیا۔ اور اس فن میں شہرۂ آفاق تھے۔ نواب میر خاں صاحب والی ٹونک حضرت کے بہت معتقد تھے۔ اکثر حضرت ٹونک میں

marfat.com

تشریف رکھا کرتے تھے۔ نواب مذکور بہت نیازمندی سے پیش آتے تھے۔

حضرت کا عقد قدرت فاطمہ دختر کلاں سیّد سعادت علی ابن سیّد منتجب حسین صاحب بلگرامی سے ہوا۔ حضرت کے اولاد بہت ہوئی۔ جن میں چار صاحبزادے حضرت سیّد شاہ محمد صادق صاحب و حضرت سیّد شاہ محمد جعفر صاحب و حضرت سیّد شاہ محمد باقر صاحب و حضرت سیّد شاہ محمد عسکری صاحب اور چار صاحبزادیاں اولاد فاطمہ و غنیمت فاطمہ و محب فاطمہ و خاتون فاطمہ زندہ رہیں۔ دو صاحبزادیاں ایک سب سے بڑی اولاد فاطمہ اور دوسری سب سے چھوٹی خاتون فاطمہ یکے بعد دیگرے سیّد شاہ ظہور حسین چھٹو میاں صاحب کو بیاہی گئیں۔ جن کی اولاد کا ذکر اُن کے شوہر کے ذکر میں ہے۔ غنیمت فاطمہ حاجی حافظ سیّد عبداللہ صاحب ابن سیّد بیر علی صاحب کو جو آپ کے بھانجے بھی تھے بیاہی گئیں جو لاولد فوت ہوئیں۔ محب فاطمہ سیّد حسین ابن سیّد دلدار حیدر صاحب ابن سیّد منتخب حسین صاحب کو بیاہی گئیں۔ جن کی ایک لڑکی افتخار فاطمہ بنیادی بیگم تھیں۔ جن کا عقد سیّد مہدی حسن صاحب سے ہوا تھا۔ اور جو لاولد فوت ہوئیں۔ حضرت کی ان سب صاحبزادیوں کا انتقال ہو گیا ہے۔

سیّد شاہ محمد صادق صاحب کا حال علیحدہ تحریر کروں گا۔ سیّد شاہ محمد جعفر صاحب کا عقد دیانت فاطمہ دختر سیّد دلدار صاحب سے ہوا۔ آپ کی دو صاحبزادیاں انوار فاطمہ آرزو بیگم و فرحت فاطمہ عاجزی بیگم تھیں۔ ان میں سے بڑی صاحبزادی کا عقد حکیم سیّد آل حسین صاحب سے جو اُن کی خالہ کے لڑکے تھے ہوا تھا۔ اُن کی اولاد کا ذکر آتا ہے۔ ان کا انتقال نویں رجب المرجب ۱۳۲۹ھ

marfat.com

تیرہ سو اُنتیس ہجری میں مارہرہ میں ہوا اور درگاہ شریف میں فقیر کی پردادی صاحبہ کے روضہ میں دفن ہوئیں۔

عاجزی بیگم کا عقد سید یعقوب حسن ابن سید مسرور علی صاحب سے ہوا۔ کوئی اولاد زندہ نہ رہی۔ ان کا انتقال کچھوچھہ شریف میں ہوا۔ اور وہیں دفن ہوئیں۔

حضرت سید محمد جعفر صاحب نے میرے والد ماجد کو بچپن سے مثل صلبی بیٹے کے پرورش کیا۔ اور بسبب فرط محبت جہاں میرے والد رہتے تھے وہیں وہ بھی تشریف رکھتے تھے۔

اپنی کُل جائداد درگاہی وخانقاہی وغیرہ مع جملہ مناصب وحقوق تولیت وخدمت درگاہ شریف وآثار شریف وغیرہ میرے والد ماجد کو دیدیئے۔ اور اپنی حیات میں قابض ومتولی کردیا۔ تیئس شعبان المعظم ۱۳۰۹ھ تیرہ سو نو ہجری میں آپ نے سیتاپور میں انتقال فرمایا اور وہیں متصل عید گاہ دفن ہوئے۔

سید شاہ محمد جعفر صاحب کو بیعت سلسلۂ چشتیہ میں اپنے والد ماجد اور نیز اپنے عم مکرم سید شاہ آل رسول صاحب قدس سرہم سے جمیع سلاسل خاندانی میں حاصل تھی۔ حضرت سید شاہ محمد باقر صاحب کا عقد اختر فاطمہ دختر سید امیر حیدر گُدڑے میاں صاحب سے ہوا۔ آپ کو فن طبابت میں بہت دستگاہ تھی۔ آخر عمر میں کچھ حالت جذب کی سی طاری ہوگئی تھی آپ کو بیعت واجازت اپنے والد ماجد سے تھی۔ آپ کے صاحبزادہ حاجی سید شاہ حامد حسن صاحب اور دو صاحبزادیاں انیس فاطمہ وارشاد فاطمہ ہیں۔

بڑی صاحبزادی کا عقد سید ظہور حیدر صاحب ابن سید محمد حیدر صاحب سے ہوا۔ جو صاحب اولاد ہیں۔ جن کا ذکر ان کے شوہر کے ذکر میں ہوگا۔

marfat.com

دوسری صاحبزادی ارشاد فاطمہ کا عقد اول سیّد آل نبی صاحب ابن سید شاہ محمد عسکری صاحب سے ہوا. اس سے اولاد ہوئی مگر زندہ نہیں رہی. دوسرا عقد ان کا حکیم سیّد آل حسین صاحب سے ہوا. ان سے بھی اولاد نہیں ہوئی اور یہ لاولد زندہ ہیں.

سیّد شاہ حامد حسن صاحب کی ولادت ۱۴ شوال ۱۲۸۴ھ کی ہے ان کا عقد اول میری چھوٹی پھوپھی انظار فاطمہ سے ہوا تھا. جن سے ایک لڑکے سیّد مسعود حسن رفیق عالم تھے.

جن کی ولادت ۵. رمضان شریف ۱۳۱۲ھ کی تھی ان کا عقد اول میری بھانجی فاطمہ سے ہوا تھا. جن سے ایک لڑکی انظار فاطمہ نازنین بیگم پیدا ہوئی. جس نے صغر سنی میں ہی انتقال کیا. بعد انتقال فاطمہ مرحومہ کے ان کا دوسرا عقد میری پھوپھی کی لڑکی وجاہت فاطمہ سے ہوا. تیسرا عقد مسعود حسن نے رامپور میں عابدہ بیگم بنت احمد عباس شیعی المذہب سے جس کے عقائد کی مجھے پورے طور پر تحقیق نہیں مگر سنتا ہوں کہ وہ رافضیہ غالیہ ہے. اس سے ایک لڑکا یحییٰ حسن عرف اچھے صاحب خورد سال ہے اور اس عورت کو حاملہ چھوڑ کر ۲۷ صفر ۱۳۴۵ھ دوشنبہ مابین عصر و مغرب رامپور میں انتقال کیا اور وہیں دفن ہوئے. بروز یکشنبہ بوقت صبح ۴ رجب ۱۳۴۵ھ کو اس حمل سے مارہرہ میں لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام حامد فاطمہ ہے.

سیّد حامد حسن صاحب نے میری پھوپی مرحومہ کے انتقال کے بعد دوسرا عقد شیعی المذہب دختر سیّد محمد عسکری کھاتی سے کوات میں کیا تھا. مگر اس زوجہ کا انتقال ہو جانے کے بعد اب تیسرا عقد مطیع الفاطمہ بنت سیّد محمد ابراہیم سے بلگرام میں کیا ہے. ان دونوں سے کوئی اولاد نہیں ہے.

marfat.com

سیّد شاہ حامد حسن صاحب کو بیعت حضرت سیّد شاہ آل رسول صاحب سے ہے۔ سیّد شاہ محمد باقر صاحب کا وصال مارہرہ میں جمعہ چھٹی جمادی الاوّل ۱۳۱۶ھ تیرہ سو سولہ ہجری میں ہوا۔ اور درگاہ شریف پائین والان گنبد درگاہ میں دفن ہوئے۔

حضرت سیّد شاہ محمد عسکری صاحب کا عقد راحت فاطمہ بیگمی بیگم دختر حضرت سیّد شاہ نور الحسن صاحب ابن حضرت سیّد شاہ غلام محی الدین صاحب قدس سرہم سے ہوا جن سے ایک صاحبزادہ سیّد آل نبی صاحب اور دو صاحبزادیاں قدسیہ بیگم و رابعہ بیگم ہوئیں۔

قدسیہ بیگم کا عقد سید یعقوب حسن صاحب ابن سیّد سرور علی صاحب سے ہوا۔ جو لاولد فوت ہوئیں۔ رابعہ بیگم کا عقد اول سید یعقوب حسن صاحب سے ہوا۔ دوسرا عقد سیّد اسحاق حسن صاحب ابن سیّد حافظ حسن صاحب سے ہوا۔ ان کی اولاد کا ذکر ان کے خاوند کے ذکر میں ہوگا۔ سید آل نبی صاحب کی ولادت ۱۳۰۰ھ کی ہے ان کا عقد اول اپنے چچا سید شاہ محمد باقر صاحب کی صاحبزادی ارشاد فاطمہ سے ہوا مگر ان سے کوئی اولاد زندہ نہیں ہے اور اپنی ان بی بی کی موجودگی میں دوسرا عقد آپ نے غیر برادری میں عائشہ دختر قاضی علی حسین صاحب انصاری مارہری سے جو اُن کی زن غیر کفو سے تھیں کیا۔ ان سے دو فرزند سیّد اولاد نبی و سیّد اولاد علی اور ایک لڑکی عابدہ بیگم ہیں۔ لڑکے ناکتخدا ہیں اور عابدہ بیگم کا عقد اپنی حقیقی خالہ کے لڑکے ضیاء الحسن کے ساتھ ہوا ایک لڑکی ستارا بیگم تقریباً تین مہینے کی ہے۔

سیّد شاہ محمد عسکری صاحب کو بیعت و اجازت اپنے والد ماجد سے تھی اور حضرت سیّد شاہ آل رسول صاحب سے بھی اجازت تھی۔ اور

marfat.com

سید آل نبی صاحب کو بیعت حضرت سید شاہ ابوالحسین میاں صاحب سے ہے۔

سید شاہ محمد عسکری صاحب کا انتقال مارہرہ میں تیرہ ذی الحجہ شنبہ ۱۳۲۵ھ تیرہ سو پچیس ہجری میں ہوا۔ درگاہ شریف کے اندر پائین مزار حضرت سید شاہ حمزہ صاحب قدس سرہٗ اپنے والد ماجد کے متصل دفن ہوئے۔

حضرت سید شاہ اولاد رسول صاحب اپنے والد ماجد قدس سرہما کے بعد اپنے بھائیوں کے ساتھ سجادہ نشین سجادۂ برکاتیہ احمدیہ غوثیہ ہوئے۔ آپ کو اجازت عامہ و خاصہ و خلافت اپنے والد ماجد سے بھی تھی۔ نیز جملہ اعمال خاندانی واشغال واوراد واذکار و مصافحات و احادیث وغیرہا خصوصًا خمسہ جات معمولہ خاندانی و حرز یمانی بطور عام و خاص و جملہ سلاسل خاندانی کی خلافت و اجازت اپنے عم مکرم حضرت سید شاہ آل احمد اچھے صاحب قدس سرہم سے تھی۔ آپ کو فن تکسیر و تسخیر روحانیات و سلب امراض میں ید طولی تھا۔ آپ کے مولفہ و مصنفہ چند رسائل طب و حالات خاندان و بیان میلاد مبارک میں ہیں آپ کے شاگرد فن طب میں مارہرہ اور اُس کے گرد نواح میں اکثر تھے۔ جو اپنے اپنے وقت میں مشہور رہے۔

آپ کا وصال چھبیسویں ۲۶ ربیع الآخر شریف ۱۲۶۸ھ بارہ سو اڑسٹھ ہجری میں بدھ کے دن بین العصر والمغرب مارہرہ میں ہوا۔ اور درگاہ شریف میں پائین مزار حضرت سید شاہ حمزہ صاحب قدس سرہٗ مدفون ہوئے۔

خاتم الاسلاف افتخار الاخلاف حضرت سید شاہ محمد صادق قدس سرہٗ

آپ بڑے صاحبزادے حضرت سید شاہ اولاد رسول قدس سرہٗ کے

marfat.com

تھے۔ آپ کی ولادت ساتویں رمضان شریف ۱۲۴۸ھ بارہ سو اڑتالیس ہجری کی تھی، تربیت و تعلیم اپنے والد ماجد سے پائی۔ بیعت و خلافت آپ کو اپنے عم مکرم حضرت سیّد شاہ غلام محی الدین امیر عالم قدس سرہٗ سے تھی۔ نیز اپنے عم اعظم حضرت سید شاہ آل رسول صاحب اور اپنے حضرت والد ماجد قدس سرہما سے اجازت و خلافت حاصل تھی۔ اپنے ان تینوں بزرگوں اور بزرگان خاندان برکاتیہ کے کمالات ظاہری و باطنی کے آپ وارث تھے۔

آپ کا عقد اپنے عم و مرشد حضرت سیّد شاہ غلام محی الدین قدس سرہٗ کی صاحبزادی سکینہ بیگم صاحبہ سے ہوا۔ جن سے آپ کے دو صاحبزادے حضرت سیّد شاہ ابوالقاسم محمد اسمٰعیل حسن الملقب بہ شاہ جی۔ اور سیّد شاہ ابوالکاظم محمد ادریس حسن ستھرے میاں اور پانچ صاحبزادیاں امداد فاطمہ حیدری بیگم و طفیل فاطمہ ابرار بیگم و احتشام فاطمہ سیّدہ بیگم و امۃ الفاطمہ و انظار فاطمہ تھیں۔

بڑی صاحبزادی حیدری بیگم کا عقد سید شاہ نور احمد ابن سیّد شاہ نور الحسن ابن سیّد شاہ غلام محی الدین قدس سرہٗ سے ہوا۔ یہ صاحب اولاد ہیں۔ جس کا ذکر آئے گا۔

دوسری صاحبزادی ابرار بیگم کا عقد سیّد حسین حیدر صاحب ابن سیّد محمد حیدر صاحب ابن سید دلدار حیدر صاحب نواسۂ سیّد شاہ آل رسول صاحب سے ہوا۔ یہ صاحب اولاد تھیں جس کا ذکر آتا ہے۔ ان کا انتقال مارہرہ میں پنجشنبہ ۲۶، رجب ۱۳۴۱ھ کا دن گزر کر بعد نماز مغرب شب جمعہ ۲۷، رجب سن تیرہ سو اکتالیس ہجری میں ہوا۔ اور درگاہ شریف میں صحن پیش مکتب میاں جی صاحب میں متصل مزار حسینی بیگم مرحومہ اہلخانہ سید یوسف

marfat.com

حسن صاحب مرحوم دفن ہوئیں۔

تیسری صاحبزادی سیدہ بیگم کا عقد سید شاہ ابوالحسن میر صاحب سے ہوا۔ ان کا انتقال سیتاپور میں تیسری رمضان شریف جمعہ ۱۳۱۷ھ تیرہ سو سترہ ہجری میں ہوا۔ اور قبرستان عیدگاہ میں دفن ہوئیں۔ ان کے ایک لڑکے شیخ محی الحسنین پیر برکات ہیں۔ چوتھی صاحبزادی امتہ الفاطمہ کا عقد سید شاہ ایوب حسن صاحب ابن سید شاہ یوسف حسن صاحب ابن سید شاہ نورالمصطفیٰ صاحب سے ہوا۔ یہ صاحب اولاد ہیں جس کا ذکر آئے گا۔

پانچویں صاحبزادی انظار فاطمہ کا عقد سید حامد حسن صاحب ابن سید شاہ محمد باقر صاحب سے ہوا تھا۔ ان کا انتقال مارہرہ میں شنبہ تیئسویں ذی الحجہ ۱۳۲۱ھ تیرہ سو اکیس ہجری میں ہوا اور درگاہ شریف میں دفن ہوئیں۔ ان کی اولاد کا ذکر ہو چکا ہے۔ سید ادریس حسن صاحب کی ولادت اٹھارہ ربیع الاول ۱۲۸۳ھ بارہ سو تراسی ہجری میں لکھنؤ میں ہوئی۔ بیعت و خلافت آپ کو اپنے ماموں سید شاہ نورالحسن صاحب سے تھی۔ اور اپنے والد ماجد سے بھی اجازت و خلافت تھی۔ آپ کا عقد ریحان فاطمہ دختر سید شاہ یوسف حسن ابن سید شاہ نورالمصطفیٰ ابن سید شاہ غلام محی الدین قدس سرہم سے ہوا۔ آپ کے ایک لڑکا سید جواد حسن قمر عالم ہے۔ جس کی ولادت ستائیس محرم ۱۳۱۵ھ تیرہ سو پندرہ ہجری کی ہے۔ اور جسے بیعت حضرت والد ماجد مدظلہم سے ہے۔ سید ادریس حسن صاحب کا انتقال یکشنبہ بارہ یا تیرہ ربیع الآخر شریف (باختلاف روایت) ۱۳۲۵ھ تیرہ سو پچیس ہجری میں سیتاپور میں ہوا۔ قبرستان عیدگاہ میں مابین مزار اپنی والدہ اور نانی صاحبہ کے آپ کا مزار ہے۔

حضرت سید شاہ محمد صادق صاحب قدس سرہ کی سوانح عمری اور کارنامہ

marfat.com

دینی و دنیوی مفصل و مشرح انشاء اللہ تعالیٰ فقیر اپنی بیاض زیر تالیف میں درج کرے گا۔ مختصر یہ کہ آپ کے صدقات جاریہ بفضلہ تعالیٰ جابجا جاری ہیں۔ متعدد کنوئیں آب نوشی عامۂ مخلوق کے لئے بنائے۔ بہت سے کنوئیں آب پاشی کے بنائے۔ بہت سے باغ لگائے۔ جائداد آبائی میں بہت سی ترقیاں کیں۔ بہت جائداد خود نئی خرید فرمائی۔ بہت سے مکان سیتاپور وغیرہ میں بنائے۔ خانقاہ مارہرہ میں محلسرا عالی شان و حویلی سجادہ نشینی از سر نو بنائی۔ مسجد خانقاہ و درگاہ معلی کی بہت کچھ مرمت و تعمیر فرمائی۔ سیتاپور میں مکانوں اور کوٹھی کے علاوہ جب حضرت والد ماجد قرآن شریف حفظ کر چکے۔ اس کے بعد حسب عرض والد ماجد سیتاپور میں ایسی عمدہ و خوشنما مسجد شاہراہ عام پر تعمیر فرمائی۔ جو اس وقت سیتاپور کیا بلکہ گرد و نواح میں دور دور اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ جس کی تکمیل ۱۲۹۶ھ میں ہوئی۔

حضرت تاج الفحول بدایونی قدس سرہ نے آیہ کریمہ "یا یہا الذین آمنوا ارکعوا واسجدوا" میں تاریخ تعمیر فرمائی۔ یہ مسجد بحمداللہ تعالیٰ اس وقت تک خوب آباد رہتی ہے۔ برابر روزانہ کثیر مسلمان نماز ادا کرتے رہتے ہیں۔ مولیٰ تعالےٰ ہمیشہ آباد رکھے۔ آمین۔

ابتدائے ہوش سے آخر عمر تک پابندی اوقات و معمولات خاندانی کبھی ناغہ نہ ہونے دی۔ اپنی اولاد اور اولاد کی اولاد اور دیگر اعزہ کو تعلیم علوم دینی دی اور دلوائی اور حافظ قرآن مجید کرایا بہت سے مراسم و امور خلاف شرع جو اہل خاندان میں رواج پا گئے تھے اُن کی بیخ کنی اور احیاء سنن و ترویج احکام شریعت میں آپ کے مال و زر دست و زبان ہمت و حوصلہ نے کارہائے نمایاں کیے۔ مطبع صبح صادق سیتاپور میں جاری فرمایا جس نے اشاعت کتب دینیہ و فائدہ رسانی اہل سنت

میں بہت کچھ خدمات انجام دیں. فن طب اپنے والد ماجد و عم مکرم سید شاہ آل رسول صاحب سے اور کچھ مولٰنا فضل رسول صاحب قدس سرہم سے بھی علماً عملاً حاصل کیا. اس فن میں آپ کو ید طولی تھا. مخلوق خدا کو اپنے علم و عمل و مال سے مدۃ العمر فائدہ پہنچایا. اپنے اعزہ و اقربا کے ساتھ صلۂ رحم ادر انتہا درجہ ملاطفت و مسالمت کا برتاؤ مدنظر رکھا. اگر کسی نے اپنی نافہمی سے مخالفت بھی کی جب بھی حضرت نے درگزر فرمائی. باوجود قوت کبھی کسی سے انتقام لینے کی طرف متوجہ نہ ہوئے باوجود سرمایۂ کثیر دینی و دنیوی عجب و پندار پاس نہ آیا. باوجود حصول دولت و ثروت و اقتدار و کار وکالت و حکومت روزگار زاہدانہ و درویشانہ گزر فرمائی. امراء و حکام کی صحبت سے تنفر رہا حالانکہ جہاں حضرت تشریف رکھتے وہاں کے امراء و غرباء سب آپ کے پاس آتے رہتے. اور آپ سے ملنے کو مغتنم سمجھتے.

میں نے ثقات سے سنا ہے کہ آپ نے سیتاپور میں تقریباً پینتالیس برس قیام فرمایا. مگر ایک شخص بھی یہاں ایسا نہیں ہے کہ جو آپ کا شاکی ہو. بلکہ ہر شخص آپ کو اپنا مربی سمجھتا تھا. آپ کی جمع کی ہوئی دو بیاضیں نسخہ جات طب کی ہیں. شب پنجشنبہ چوبیس شوال ۱۳۲۶ھ تیرہ سو چھبیس ہجری میں آپ نے سیتاپور میں وصال فرمایا. اور وہیں اپنے باغ میں جو قینچی کے پل کے پار سڑک شاہجہانپور پر ڈیہ پر واقع ہے مدفون ہوئے. میرے والد ماجد نے مصرعۂ تاریخ سن وصال یہ فرمایا ع "باوصل خدا شاد محمد صادق" حضرت کے مزار پر میرے والد ماجد نے باغ میں چاہ پختہ بنایا ہے. اور ارادۂ تعمیر روضہ و حصار باغ ہے. اللہ تعالے راست لائے.

marfat.com

بقیۃ السلف حجۃ الخلف زینت سجادۂ برکاتیہ متکی

مسند احمدیہ حضرت سیدنا شاہ محمد اسمٰعیل حسن مدظلہ العالی

آپ بڑے صاحبزادہ حضرت سیدشاہ محمد صادق قدس سرہ کے ہیں. آپ کی ولادت تیسری محرم الحرام ۱۲۷۲ھ بارہ سو بہتر ہجری میں مارہرہ میں ہوئی آپ کا نام سیدابوالقاسم اور لقب شاہ جی حضرت سیدنا شاہ آل رسول صاحب نے تجویز فرمایا۔ اور اسمٰعیل حسن آپ کے نانا حضرت سیدنا شاہ غلام محی الدین صاحب نے رکھا۔ بسبب اتباع دونوں بزرگوں کے ملاکر عقیقہ کیا گیا۔

آپ نے مولوی عبدالشکور صاحب مہامی ابن شاہ عبدالغنی صاحب بن شاہ رمضان صاحب و مولوی محمد علی صاحب لکھنوی و شیعی مولوی محمد حسن صاحب سنبھلی و مولانا حضرت شاہ عبدالقادر صاحب بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و مولوی فضل اللہ صاحب فرنگی محلی سے علوم درسیہ مروجہ پڑھے۔ اور حافظ ولی دادخاں صاحب مارہروی و حافظ قادر علی صاحب لکھنوی و حافظ عبدالکریم صاحب ملکپوری سے قرآن شریف حفظ کیا۔ اور تعلیم معمولات خاندانی اپنے حضرت پیرومرشد حضرت سیدشاہ آل رسول صاحب و حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب اور اپنے حضرت والد ماجد اور مولٰنا عبدالقادر صاحب بدایونی قدس سرہم سے حاصل کی۔ اور بیعت و خلافت و اجازت حضرت سیدنا شاہ غلام محی الدین امیر عالم قدس سرہ سے سرافرازی پائی. نیز اجازت و خلافت اپنے حضرت والد ماجد و حضرت سیدشاہ ابوالحسین میاں صاحب و حضرت سیدشاہ ظہور حسین چھٹومیاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم سے پائی اور مولٰنا

marfat.com

شاہ عبدالقادر صاحب بدایونی سے بھی بعض اجازت مخصوصہ حاصل کیں۔

آپ کا عقد آپ کے حقیقی ماموں حضرت سید شاہ نور المصطفےٰ ابن حضرت سید شاہ غلام محی الدین قدس سرہما کی چھوٹی صاحبزادی منظور فاطمہ سے ہوا۔ آپ کے دو لڑکے سید شاہ غلام محی الدین فقیر عالم اور یہ فقیر راقم الحروف اور چار لڑکیاں زاہد فاطمہ منی بیگم و اعجاز فاطمہ سجادی بیگم و حمیرا خاتون رضیہ بیگم و اکرام فاطمہ شہر بانو تھیں۔

زاہد فاطمہ بڑی صاحبزادی کا عقد سید علی حسن ابن سید ابوالحسن میر صاحب سے ہوا تھا۔ ان کا انتقال شب غرہ شعبان ۱۳۲۳ھ تیرہ سو تیئیس ہجری میں سیتاپور میں ہوا۔ اور وہیں قبرستان عیدگاہ میں اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کے متصل و ملحق جانب شرق دفن ہوئیں۔ انہوں نے ایک لڑکا سید اولاد حسنین محمود میاں صفی چھوڑا تھا اُس کا بھی انتقال ہو گیا۔

دوسری لڑکی اعجاز فاطمہ کا عقد سید مہدی حسن صاحب ابن سید شاہ ظہور حسین چھٹو میاں صاحب سے ہوا تھا۔ ان کی اولاد کا حال ان کے خاوند کے ذکر میں ہو چکا ہے۔ ان کا انتقال شب جمعہ ۲۵۔ محرم ۱۳۲۷ھ تیرہ سو ستائیس ہجری میں مارہرہ میں ہوا۔ اور صحن پائین درگاہ شریف میں دفن ہوئیں۔

تیسری صاحبزادی رضیہ بیگم کا عقد سید ارتضا حسین پیر میاں صاحب ابن سید شاہ نور احمد صاحب ابن سید شاہ نور الحسن صاحب سے ہوا تھا۔ ایک لڑکی ذکیہ بیگم اور ایک لڑکا سردار عالم ان کے پیدا ہوئے۔ مگر دونوں خورد سالی میں قضا کر گئے۔ اور خود ان کا بھی لاولد انتقال دو شنبہ ۲۸۔ محرم ۱۳۲۷ھ تیرہ سو ستائیس ہجری متصل طلوع آفتاب مارہرہ میں ہوا۔ اور برآمدہ پیش مکتب میاں جی صاحب درگاہ شریف میں دفن ہوئیں۔

marfat.com

چھوٹی لڑکی اکرام فاطمہ کا عقد سیّد آل عبا صاحب ابن سید حسین حیدر صاحب سے ہوا۔ یہ ماشاء اللہ تعالیٰ صاحب اولاد ہے جس کا ذکر اس کے خاوند کے ذکر میں ہوگا۔ بڑے صاحبزادہ حضرت سیّد شاہ غلام محی الدین فقیر عالم ثابت حسن صاحب کی ولادت ۳، ربیع الآخر شریف ۱۳۰۲ھ تیرہ سو دو ہجری میں مارہرہ میں ہوئی۔ آپ کا قدرے مفصل تذکرہ فقیر نے آخر رسالہ مباحث امامت میں درج کیا ہے۔ جو طبع ہو کر شائع ہے۔ آپ حافظ قرآن مجید تھے۔ بپابندی قواعد تجوید حافظ عبدالکریم صاحب ملکپوری سے آپ نے قرآن مجید یاد کیا تھا اور قصیدہ بردہ شریف کے بھی آپ حافظ تھے۔ کتب درسیہ عربی تا متوسطات آپ نے مولوی حافظ امیر اللہ صاحب بریلوی وغیرہ سے پڑھیں تھیں شرف بیعت و خلافت آپ کو اپنے حضرت والد ماجد قبلہ و کعبہ دامت برکاتہم سے حاصل تھا۔ نیز اپنی والدہ کے حقیقی ماموں حضرت سیّد شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب قدس سرہٗ سے بھی اجازت و خلافت عامہ و خاصہ حاصل تھی۔ آپ کا عقد سعید فاطمہ دختر سید شاہ نور احمد صاحب ابن سید شاہ نور الحسن صاحب سے ہوا تھا۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ آپ کا انتقال چہار شنبہ اٹھائیس رمضان المبارک ۱۳۳۰ھ تیرہ سو تیس ہجری میں ظہر کے اول وقت لکھنؤ میں ہوا۔ اور وہاں سے جنازہ مارہرہ لاکر جمعہ غرہ شوال ۱۳۳۰ھ صبح صادق کے وقت دالان پائین گنبد درگاہ معلیٰ میں متصل مزار اپنے نانا حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب دفن ہوئے۔

آپ کے رسائل مباحث امامت و عقائد نامہ منظوم وطرد المبتدعین مطبوع و شائع ہیں۔ اور بعض اور تحریرات غیر مطبوع ہیں۔

بعد وصال حضرت جدی حضرت کے چہلم کے روز حسب دستور قدیم

marfat.com

خاندانی حضرت والد ماجد قبلہ و کعبہ دامت برکاتہم العالیہ زینت افزائے سجادۂ غوثیہ برکاتیہ احمدیہ کے فیوض و برکات حضرت سے بفضلہ تعالیٰ جاری ہیں۔ اور حضرت اپنے اسلاف کرام کی یادگار ہیں۔ اللہ تعالے حضرت کا سایہ ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے۔

آمین ثم آمین

حضرت مرشدی و مولائی والد ماجد دامت برکاتہم العالیہ کی سیرت کریمہ جو اس زمانہ پر شور و شر میں بھی جبکہ طبائع نماز فرائض پنجگانہ کی عبادت سے بھی کسل اور کاہلی کی طرف مائل ہیں۔ اگلے بزرگان دین کی نفس کشانہ اور والہانہ طاعت و عبادت کی یاد دلاتی ہے۔ فقیر ان شاء الکریم جل مجدہٗ تفصیل سے اپنی بڑی کتاب میں درج کرے گا۔ مختصر یہ کہ حضرت صورۃً سیرۃً بزرگان سلف کا نمونہ ہیں اور اُن کے صفات حمیدہ و فضائل پسندیدہ کے حامل و وارث بحمداللہ تعالیٰ ۱۳۰۰ھ تیرہ سو ہجری میں حج و زیارت حرمین مطہرین سے مشرف ہوئے۔ اور جوانی کی عمر میں خود اپنے دلی شوق سے قرآن مجید حفظ کرنا شروع کیا اور سن بارہ سو ترانوے ہجری میں اختتام فرمایا۔ حضرت کے چھوٹے بچا سید شاہ محمد عسکری صاحب نے فقرہ "حافظ شد" میں اس کی تاریخ فرمائی۔ اور حضرت کے والد ماجد قدس سرہٗ نے اس کی خوشی میں حضرت کی فرمائش سے سیتاپور میں مسجد تعمیر فرمائی۔

حضرت خاتم الاکابر سید شاہ آل رسول قدس سرہٗ کے آخر عمر شریف میں بوجہ پیرانہ سالی و ضعف قوی معذور ہو کر خانہ نشین ہو جانے کے بعد سے جو ہمارے خاندان پر ایک اور تاریکی و جہالت کا آغاز ہو گیا۔ اور جس کے مصائب و اثرات سے بچنے کے لحاظ سے حضرت خاتم الاکابر نے حضرت نانا صاحب

سید شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب قدس سرہما کو رسم مستمرہ خاندانی کے
خلاف مارہرہ سے باہر رہنے کی اجازت دے دی۔ اور جس نے بامتداد
زمانہ یہ صورت پیدا کرلی تھی کہ ایک اجنبی ہماری روزمرہ کی معاشرت و اعمال و
افعال سے ہمیں ایسے نامور اور برگزیدہ اسلاف کے اخلاف ماننے کے لیے
مشکل سے تیار ہوتا تھا۔ اس دور تاریکی و جہالت میں علم و عمل کی روشنی حضرت قبلہ
کی ذات گرامی نے پھیلائی۔ اپنے اعزہ و اقارب کو قولاً و عملاً تحصیل علم دین و تعمیل
احکام شرع متین کی ترغیب دی خود اپنے شوق دلی سے علم دین پڑھا اور اپنے
بزرگوں کے طریقہ مرضیہ پر عمل کیا۔ اور اپنے بھائی بندوں آل اولاد کو پڑھایا لکھایا
اور اپنے بزرگوں کے طریقہ پر چلانے میں جدوجہد خود براہ راست فرمائی نیز اپنے
والد ماجد قدس سرہ کی مساعی اصلاح خاندان کے لئے قوت محرکہ کا کام دیا۔ بہتوں
کو قرآن مجید حفظ کرایا۔ بہتوں کو علم دین پڑھایا اور پڑھوایا۔ اسی وجہ سے آپ کے
بزرگ بڑے جو حیات ظاہری میں تھے اور جو پردہ فرما چکے تھے وہ بھی آپ پر
مخصوص نوازشیں اور انعام و اکرام فرماتے جس کے وقائع کثیرہ ان شاء اللہ تعالیٰ
فقیر آپ کے مفصل سوانح میں درج کرے گا۔ اور اسی بنا پر آپ کو اہل دیکھکر
آپ کے بزرگوں نے بہت سے تبرکات خاندانی اور نوادر اشیاء آپ کو
خود عطا فرمائے اور دوسروں سے دلوائے۔ اور بحمد اللہ تعالیٰ اس وقت
علاوہ ان تبرکات مشترکہ سرکار کلاں کے جو مسجد سرکار کلاں میں مقفل ہیں اور
جن کے آپ مشترکاً مالک و قابض و متولی ہیں بہت سے تبرکات و دیگر نوادر خاندانی
منفرداً حضرت کے قبضہ و ملکیت میں ہیں۔ ازانجملہ بسم اللہ شریف نوشتہ حضرت
غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اکثر ملبوسات بزرگان خاندانی اُن کی تسبیحیں وغیرہ۔
دستار غوثیہ جو حضور صاحب البرکات کو عطا فرمائی گئی تھی اُس کا ٹکڑا۔ ایک منکا

marfat.com

منجملہ سات منکوں خاندانی کے۔ مصنفات و محررات حضرت میر عبدالواحد و سید شاہ عبدالجلیل و سید شاہ اویس و سید شاہ برکۃ اللہ و سید شاہ آل محمد و سید شاہ حمزہ و سید شاہ آل احمد و سید شاہ آل برکات و سید شاہ حقانی و سید شاہ آل رسول و سید شاہ اولاد رسول و سید شاہ غلام محی الدین امیر عالم و سید شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب و دیگر بزرگان کرام قدس اسرار ہم خاص انہیں حضرت کے دست و قلم مبارک کے تحریر فرمودہ۔ دو ظفر تکیہ جن کو بزرگان خاندانی زمانہ قدیم سے بغل میں لگا کر اوراد و وظائف پڑھتے اور قیلولہ فرماتے تھے۔ چوب دستی و دوات خاص حضور اچھے میاں صاحب قدس سرہٗ۔ مسند حضرت سید شاہ آل محمد و سیلی حضور شاہ حمزہ قدس سرہما۔ اور وہ اصل اسناد و اجازات جو حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی اور حضرت شاہ مولٰنا عبدالقادر صاحب داغستانی خلیفہ حضور ابوالفضل قدس سرہٗ سے حضرت سید شاہ آل رسول صاحب قدس سرہٗ کو ملیں۔ اور بہت سے اکابر کے دستخطی خلافت نامے اور اسناد۔ اور ان کے علاوہ بہت سے تبرکات ہیں۔

کتب خانہ خاندانی عام بعد وصال حضور ستھرے صاحب قدس سرہٗ مشترک رہا تھا اور چونکہ وہ حضرت سید شاہ آل رسول صاحب قدس سرہٗ کے گھر ہی رہتا تھا۔ لہٰذا وہیں بعد کو کتابیں تلف ہو گئیں اور بعض شاید اب بھی نذر کرم خوردگی ہو رہی ہیں۔ مگر کتب خانہ خاص جس میں اپنے اسلاف کرام اور دیگر بزرگان عظام کے ملفوظات و مکتوبات و دیگر مصنفات اور اسی قسم کی کئی نوادر کتب ادعیہ و وظائف و دیگر علوم دینیہ تھیں وہ حضرت ستھرے میاں صاحب قدس سرہٗ نے اپنے خاص محبوب و مرغوب صاحبزادہ حضرت سید شاہ غلام محی الدین امیر عالم قدس سرہٗ کو عنایت فرمایا تھا۔ حضرت کے بعد وصال وہ اُن کے اخلاف کے قبضہ میں آیا۔ اور بے توجہی سے تلف ہونے کی نوبت پہنچی یہ دیکھکر حضرت قبلہ و کعبہ نے سید شاہ نور احمد صاحب

marfat.com

و سید شاہ حسین حمزہ صاحب سے جو اُس وقت اُس پر قابض تھے اُسے حاصل کر لینا چاہا. مگر انہوں نے اس سے سختی سے انکار کیا یہاں تک کہ کہا اگر ہر کتاب ہموزن روپیہ اور اشرفی دو گے جب بھی ہم نہ دینگے. ناچار حضرت خاموش ہو رہے. شب میں عالم واقعہ میں اپنے مرشد حضرت سید شاہ امیر عالم قدس سرہٗ کی زیارت سے مشرف ہوئے. اور حضرت نے بغایت عنایت فرمایا جس کا محصل یہ تھا کہ توکیوں رنجیدہ ہوتا ہے. میں نے تمام برکات و اسرار خاندانی تجھکو عطا فرمائے اور یہ کتابیں بھی تجھے عنایت کیں. صبح کو اُن صاحبوں نے خود اپنی خوشی سے وہ سب کتابیں مع دو چھریوں کے جو حرز یمانی شریف پڑھنے کی ہیں. اور گمان ہوتا ہے کہ حضرت سید شاہ آل محمد قدس سرہٗ نے اُن پر سیفی پڑھی ہے حضرت والد ماجد قبلہ کے ہاتھ بقیمت زر نقد فروخت کر دیے.

کاشف الاستار شریف جو خاص دست و قلم مُبارک حضرت مصنف جدی سید شاہ حمزہ صاحب قدس سرہٗ کی تحریر فرمودہ اور اُس وقت سے برابر حضور اچھے میاں صاحب و حضرت سُتھرے میاں و حضرت امیر عالم قدس سرہم و دیگر اکابر خاندان کے زیر نظر رہی ہے اور جو رموز و اسرار خاندانی کا خزینہ اور خانوادہ عالیہ برکاتیہ کا دستور العمل ہے. اور نوادر اشیاء میں سے جو حضرت قبلہ و کعبہ کے پاس ہیں مرقع تصاویر بزرگان دین ہے. جو علاوہ اس خصوصیت کے کہ اُس میں اکابر بزرگان دین مثل حضرت سلطان بغداد و خواجۂ اجمیر و حضرت بابا صاحب گنج شکر و حضرت محبوب الٰہی و خواجہ حافظ شیراز و حضرت سعدی شیرازی و مولنٰنا خسرو و مولنٰنا جامی و رومی و دیگر کثیر مشاہیر اکابر کی تصاویر ہیں مشرقی فن تصویر کشی کا بھی ایک بہت قیمتی ذخیرہ ہے. یہ سب کتابیں اور ان کے علاوہ جو اور حضرت والد ماجد قبلہ و کعبہ نے دوسرے ذرائع و مواقع

marfat.com

سے حاصل فرمائیں. سب حضرت نے عرصہ ہوا اس فقیر راقم الحروف کو عطا فرمادی ہیں . اور خود فقیر نے بھی اُن پر صدہا کتب و رسائل تفسیر و حدیث و فقہ و تصوف و منطق و فلسفہ و کلام و مباحثہ و مناظرہ و نحو و صرف وغیرہ کا اضافہ کیا ہے مولیٰ تعالےٰ اُن سب کے فوائد سے مجھے دارین میں متمتع فرمائے آمین .

حضرت قبلہ و کعبہ دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے معمولات کثیرہ دینیہ و دنیاویہ شبانہ روزی سے تالیف و تصنیف کی فرصت بہت ہی کم پائی . اور بوقت فرصت جو یہ شغل فرمایا بھی تو متعدد مبسوط تصانیف دوسروں کو دے دیں جن میں سے بعض اُن کے نام سے شائع بھی ہو چکیں اور اس لئے اُن کے نام بتانے کی ضرورت نہیں . اُن کے علاوہ بعض اور تصانیف بھی ہیں جن میں سے بعض ابھی غیر مرتب ہیں . جیسے مجموعہائے شجرہائے خاندانی منظوم جس میں حضرت نے تمام شجرہائے طریقت قدیمہ و جدیدہ کو جو خانوادہ عالیہ برکاتیہ میں ہیں فارسی زبان میں نظم فرمایا ہے نیز حضرت نے کبھی کبھی نعت و منقبت میں بھی کچھ فکر فرمائی اور بعض اعزہ کی تواریخ ولادت و وفات بھی نظم فرمائی ہیں ان کو بھی ایک جگہ علیحدہ بصورت رسالہ ترتیب دے لینا فقیر کے پیش نظر ہے . اسی طرح بعض اور رسائل اعمال و تکسیر وغیرہ میں ناتمام ہیں اور ایک رسالہ متعلق بعض سوالات شرعیہ مثل اشارہ با لسبابہ اور اس خیال کا رد کہ شیطان وحی الٰہی میں کچھ دخل دے سکتا ہے اور اُس نے سورۂ والنجم میں کچھ ملا دیا تھا اور تلفظ نیت و تحقیق معنی بدعت و مسئلہ سماع وغیرہ دس مسائل و رسالہ رد القضاء من الدعاء فی اعمال دفع الوبایہ دونوں مطبوع و شائع بھی ہو چکے ہیں .

راقم الحروف اولادِ رسول محمد میاں قادری عفی عنہ

اگرچہ یہ فقیر ناکارہ اپنی بے بضاعتی علم و عمل کے باعث اس لائق نہیں کہ ان بزرگانِ عظام و اکابر کرام کے تذکرہ کے سلسلہ میں اس کا بھی ذکر کیا جائے۔ مگر بنظر ارشاد "ھم قوم لا یشقی جلیسھم" اس ہیچ میرز نے اُن مخدومانِ عظام کے زمرۂ خدام میں اپنا ذکر اُن کی برکات و فیوض سے سعادت اندوزی کے لیے مناسب جانا ہے

احب الصالحین ولست منہم ∴ لعل اللہ یرزقنی صلاحاً

عہد ما بالب شیریں دہناں بست خدائے ∴ ما ہمہ بندہ و ایں قوم خداوندانند

فقیر کی ولادت تیئس ۲۳ رمضان المبارک سنہ ۱۳۰۹ھ تیرہ سو نو ہجری میں اپنے حضرت جد امجد قدس سرہٗ کے دولت خانہ واقع محلہ تامسین گنج ضلع سیتاپور میں ہوئی۔ اولادِ رسول فخر العالم محمد پر عقیقہ کیا گیا بعد کو محمد کے ساتھ بوجہ مطابقت نام پاک حضور صاحب لولاک صلی اللہ تعالے علیہ وسلم بنظر تعظیم لفظ "میاں" کا اضافہ ہو کر محمد میاں نام زیادہ متعارف ہوا۔ اور فقیر بھی اپنا یہی نام اکثر استعمال کرتا ہے۔ اور چونکہ فقیر کے برادر معظم کا نام فقیر عالم تھا۔ لہٰذا بعض بزرگ اُس کی مطابقت وزن سے فقیر کو محمد عالم کہتے تھے۔ درسیات مروجۂ مختصرہ فارسی اپنے حضرت والد ماجد دامت برکاتہم العالیہ اور منشی فرزند حسن صاحب ساکن قصبہ پالی ضلع ہردوئی اور مولوی میانجی رحمت اللہ صاحب مارہری سے پڑھیں۔ اور انہیں تینوں اور اپنے برادر معظم سید شاہ غلام محی الدین فقیر عالم مرحوم سے مشق خط کی۔ اور درسیات مروجہ درس نظامی عربی فقہ و اصول فقہ و نحو و صرف و معانی و بیان و منطق و فلسفہ و عقائد و

marfat.com

کلام تفسیر و حدیث وغیرہ اپنے حضرت والد ماجد قبلہ و کعبہ دامت برکاتہم العالیہ و مولوی سیّد حیدر شاہ صاحب پشاوری و مولوی غلام رحمانی صاحب ولایتی و حافظ امیر اللہ صاحب بریلوی و مولٰنا مولوی عبد المقتدر صاحب بدایونی سے پڑھیں۔ اور بعض دیگر سے بھی چند اسباق پڑھے۔ ان درسیات کا غالب حصّہ مولوی حیدر شاہ صاحب پشاوری سے پڑھا۔ درسیات کی آخری کتب پڑھانے کے بعد اُن کا ارادہ حسب دستور زمانہ سند تکمیل دینے کا تھا۔ مگر بعض وجوہ کی بنا پر وہ اپنے وطن گئے۔ اور پھر اُن سے سند تحریری کی نوبت نہ آئی۔ علم حدیث وغیرہ کی سند فقیر کو اپنی خاندانی مسلسل اپنے حضرت والد ماجد قبلہ و حضرت نانا صاحب قبلہ سیّد شاہ ابو الحسین احمد نوری میاں صاحب سے بحمدہ تعالیٰ حاصل ہے۔ قرآن مجید فقیر نے اپنے حضرت والد ماجد قبلہ اور برادر معظم سیّد شاہ غلام محی الدین فقیر عالم و ہمشیرہ معظم اہلیہ سیّد مہدی حسن صاحب اور جناب استاد مکرم حافظ عبد الکریم صاحب ملکپوری مرحوم سے حفظ کیا۔ اور حافظ امیر اللہ صاحب بریلوی اور بعض دیگر سے بھی چند سبق پڑھے اور کچھ دَور کیا ہے۔ اور فقیر کو اگرچہ حضرت امام اہلسنت مولٰنا احمد رضا خاں صاحب بریلوی قدس سرہٗ سے تلمذ رسمی حاصل نہیں۔ مگر فقیر اُن کو اپنے اکثر اساتذہ سے بہتر و برتر اپنا استاد جانتا ہے۔ اُن کی تقریرات و تحریرات سے فقیر کو بہت کثیر فوائد دینی و علمی حاصل ہوئے اور چونکہ تقریر و تحریر میں اُن کا طریقہ بے لوث اور مواخذات صوری و معنوی شرعی و عرفی سے منزہ و مبرا ثابت و محقق ہوا لہٰذا فقیر بھی تا بہ وسعت اُن کے طریقہ کا اتباع کرنا پسند کرتا ہے۔ اللھم وفقنا لما تحب و ترضی آمین یا رب العالمین بیعت طریقہ عالیہ قادریہ برکاتیہ میں اور اس سلسلہ و نیز دیگر سلاسل عالیہ نقشبندیہ

marfat.com

البوالعلائیہ وچشتیہ نظامیہ وسہروردیہ جدیدہ وقدیمہ میں اجازت وخلافت اور بعض دیگر سلاسل وجملہ اوراد واذکار واشغال واعمال و وظائف واحادیث شریفہ وقرآن مجید ومصافحات وغیرہ برکات کی اجازت اپنے حضرت والد ماجد قبلہ وکعبہ دامت برکاتہم العالیہ حضرت سید شاہ محمد اسمٰعیل حسن صاحب اور اپنے نانا صاحب زبدۃ الواصلین حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب قدس سرہٗ سے حاصل ہے۔

فقیر کا عقد منظور فاطمہ دختر سید وجیہ الدین[۱] احمد صاحب نقوی بریلوی سے

۱۔ ان کا نسبت نامہ یوں ہے سید وجیہ الدین احمد بن سید جمیل الدین احمد بن مولوی سید عنایت علی بن مولوی سید محمد خلیل بن سید میر بن سید شاہ محمد بن سید عبدالحکیم بن سید عالم دہلوی بن سید علی احمد آبادی بن سید شاہ علی گجراتی بن سید برہان الدین زر بخش بن سید محمد شاہ عالم احمد آبادی بن سید برہان الدین عرف قطب عالم گجراتی ہوئی بن سید میر ناصر الدین محمود اوچی بن حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت اوچی بن حضرت سید سلطان احمد کبیر اوچی بن حضرت سید جلال سرخ بخاری اوچی بن سید علی موید بخاری بن حضرت سید جعفر ثالث بخاری بن حضرت سید شہاب الدین محمد بخاری بن حضرت سید محمود بخاری بن حضرت سید محمد احمد بخاری بن حضرت سید ابو محمد عبداللہ اشجع بخاری بن حضرت سید علی اصغر بن حضرت سید امام جعفر ثانی بن حضرت امام علی نقی بن حضرت امام محمد تقی بن حضرت امام علی موسیٰ رضا بن حضرت امام موسیٰ کاظم بن حضرت امام جعفر صادق بن حضرت امام محمد باقر بن حضرت امام زین العابدین بن حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم بن حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ زوج حضرت سیدۃ النساء فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہما بنت حضور فخر عالم سید المرسلین خاتم النبیین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

marfat.com

جو جناب سید محمد یحییٰ[۲] عرف مجو میاں صاحب بریلوی (جو نو محلہ کے اجلۂ سادات کرام سے تھے) کی حقیقی نواسی ہیں۔ ایک لڑکا ہوا تھا جو جاتا رہا۔ ابھی اور کوئی اولاد نہیں مولیٰ عزوجل علم و عمل صالح نافع و ولد سعید و مفلح سے بہرہ ور فرمائے آمین۔

فقیر کی تصنیف و تالیف سے [۱] القول الصحیح فی امتناع الکذب القبیح [۲] رسالہ مختصرہ در اثبات واجب الوجود [۳] حاشیہ بر رسالہ خلاصۃ المنطق بدایونی [۴] مبحث الاذان [۵] شافی جواب بر کافی ایرادات [۶] بدایونی تحریر کے شافی جواب [۷] خاندان برکات [۸] سوانح عمری حضرات اکابر خاندان برکات [۹] نماز کے پڑھنے اور پڑھانے کا عمدہ طریقہ [۱۰] خیر الکلام فی مسائل الصیام [۱۱] اکمل التاریخ پر ایک تنقیدی تبصرہ [۱۲] نور مدائح پر ایک تنقیدی نظر [۱۳] قرآنی ارشاد اور ہندو مسلم اتحاد [۱۴] انسداد قربانی گاؤ کے متعلق مسلم لیگ کا ریزولیوشن اور مذہبی نقطۂ نظر سے اس کی تنقید [۱۵] نان کوآپریشن شرعی ترک موالات ہے [۱۶] خطبہ صدارت جماعت انصار

---

[۲] سید محمد یحییٰ عرف سید مجو میاں ابن سید محمد لطیف ابن سید محمد یوسف ابن سید معصوم (جو ہندوستان میں آکر حکومت اودھ کے ملازم ہوئے اور انکی تلاش میں ان کے والد ماجد آکر مقیم ہند ہو گئے) ابن سید احمد عرف شاہ جی بابا ابن سید محمد ابن سید جمال ابن سید عبد الوہاب ابن سید مصطفیٰ ابن سید احمد ترمذی المشتہر پیر بابا ابن سید قمر علی ابن سید احمد نور ابن سید احمد یوسف ابن سید احمد نور بخش ابن سید احمد ہفتم ابن سید احمد بداق ابن سید احمد مشتاق ابن سید شاہ ابو تراب ابن سید حامد ابن سید محمود ابن سید اسحاق ابن سید عثمان ابن سید جعفر ابن سید عمر ابن سید محمد ابن سید حسام الدین ابن سید شاہ ناصر خسرو ابن سید جلال گنج العلم ابن سید امیر علی ابن سید عبد الرحیم ابن سید محمود مکی ابن سید محمد مہدی ابن امام حسن عسکری ابن امام علی نقی ابن امام محمد تقی الی آخر الشجرۃ السابقہ۔

marfat.com

الاسلام گاندھویوں[17] کا اعمالنامہ لیڈروں[18] کا کارنامہ برکات[19] مارہرہ و مہمانان بدایوں التحقیقات[20] الشرعیہ فی رد خباثات الگاندھویہ مثنوی[21] روزہ اور رمضان شریف کے فضائل میں البرہان[22] القوی علی عدم جواز التراویح خلف الصبی تفہیم[23] المسائل بارسال الرسائل مجموعہ[24] مضامین مجموعہ[25] فتاوی فقیر خزانہ[26] واقعات عجیبہ تذکرۂ جناب برادر صاحب معظم سید فقیر عالم مرحوم حق[28] کی فتح مبین ترجمہ[29] اردو آداب السالکین شوکت[30] اسلام مجموعہ[31] مکاتبات فقیر و مولوی عبدالباری لکھنوی فتنۂ[32] ارتداد اور ہندو مسلم اتحاد رسالہ[33] در رد مغالطات گاندھویہ العذاب[34] الاکبر لمانع ذبح البقر وغیرہ رسائل و تحریرات ہیں۔ جن میں سے بعض ابھی غیر مکمل اور غیر مطبوع ہیں۔

شمس العرفا سراج الکملا حضرت سید شاہ غلام محی الدین امیر عالم قدس سرہٗ

آپ چھوٹے صاحبزادہ حضرت سید شاہ آل برکات ستھرے صاحب قدس سرہ کے تھے۔ آپ کی ولادت باسعادت ۱۲۲۳ھ بارہ سو تئیس ہجری کی تھی جب

ھ یہ رسالہ فقیر کی حالت طالب علمی کا اور ایسے وقت کا تحریر کردہ ہے۔ جبکہ فقیر شاہجہان پور میں پڑھتا تھا۔ کتابیں پاس نہ تھیں اور جن مخلص کی فرمائش سے یہ رسالہ تحریر ہوا وہ اشاعت میں بہت جلدی کر رہے تھے۔ لہذا قصور استعداد اور ان سب اسباب کی وجہ سے یہ رسالہ جابجا محتاج اصلاح و ترمیم ہے جس کے ساتھ عنقریب پھر شائع کردیا جائیگا نسأل اللہ العفو والعافیہ و نتوب الیہ من کل البدعۃ والضلالۃ۔ منہ

marfat.com

آپ پیدا ہوتے آپ کی چھوٹی یا منجھلی ہمشیر جو خورد سال تھیں دوڑی ہوئی حضرت سید شاہ آل احمد اچھے صاحب قدس سرہ کی خدمت میں گئیں۔ اور عرض کیا کہ ہمارے چھوٹا سا بھیا پیدا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ غلام محی الدین امیر عالم ہے۔ حضرت کے فرمانے کا یہ ظہور ہوا کہ تمام عمر طاعت و عبادت و امارت میں بسر فرمائی۔ اوائل عمر میں اپنے عم معظم کے خلفاء مولوی شاہ عبدالمجید اور مولوی شاہ سلامت اللہ قدس سرہما سے پڑھا۔ اور خود حضرت سید شاہ آل احمد اچھے صاحب قدس سرہٗ کی تعلیم میں رہے۔ علم ظاہری مولوی ولی اللہ صاحب فرخ آبادی سے پڑھا۔ علوم باطنی کی تعلیم اپنے عم مکرم اور اب معظم سے پائی۔ بیعت اپنے والد ماجد سے فرمائی۔ اور خلافت و اجازت حضرت سید شاہ آل احمد اچھے صاحب اور حضرت سید شاہ آل برکات ستھرے صاحب اپنے چچا اور اپنے والد دونوں سے حاصل فرمائی اور بڑے بھائی حضرت سید شاہ آل رسول قدس سرہم کے دست و قلم کی تحریر فرمائی اجازت و خلافت حضرت کے نام فقیر کے پاس موجود ہے!

بعد وصال اپنے والد ماجد کے اپنے دونوں حقیقی بھائیوں کے ساتھ سجادہ نشین سجادۂ احمدیہ برکاتیہ ہوئے۔ چونکہ بمقتضائے زمانہ برگزیدگان خدا کسی پردہ میں اپنے آپ کو نظر خلق سے پوشیدہ رکھتے ہیں۔ نیز حضرت کے والد ماجد کی وصیت بھی تھی۔ اس لئے حضرت عہد شاہی میں بادشاہ اودھ کے عاملان باوقار اور عہد انگریزی میں وکیل حکومت بر سرکار کے پردہ میں اپنے آپ کو چھپائے رہے۔ دونوں حالتوں میں مخلوق خدا کو فائدہ ظاہری و باطنی پہنچاتے رہے۔ حضرت سے حضرت کے والد ماجد کو بڑی محبت تھی۔ حضرت کی ذرا دیر کی بھی جدائی گوارا نہ فرماتے۔ وہ اسرار خاندانی جو سینہ بسینہ چلے آتے تھے وہ اور اشغال و اعمال و اوراد و اذکار و مراقبات مخصوصہ خاندانی سب حضرت کو تعلیم فرما

marfat.com

دیے۔ اور اکثر تبرکات مخصوصہ بزرگان بھی آپ ہی کو عنایت فرمائے۔ بلکہ اپنے بعد آپ ہی کو سجادہ نشین سجادۂ برکاتیہ احمدیہ تجویز فرماکر دو وثیقے بھی تحریر فرمادیے۔ مگر چونکہ حضرت نے بسبب ادب اپنے بڑے بھائیوں کے تنہا سجادہ نشین ہونا گوارا نہ فرمایا لہٰذا تیسرے آخری وثیقہ میں تینوں بھائیوں کو سجادہ نشین تجویز فرمایا۔

حضرت کا عقد صیانت[۱] فاطمہ دختر سید سعادت علی صاحب ابن سید منتخب حسین صاحب بلگرامی سے بلگرام میں ہوا۔ آپ کے تین صاحبزادے سید شاہ نورالحسین سید شاہ نورالحسن۔ سید شاہ نورالمصطفیٰ اور ایک صاحبزادی سکینہ فاطمہ بیگم تھیں۔ جن کا عقد حضرت سید شاہ محمد صادق صاحب سے ہوا تھا۔ یہ فقیر کی جدہ ماجدہ تھیں۔ ان کی اولاد کا ذکر حضرت جدی کے تذکرہ میں گزر چکا ہے۔ ان کی ولادت ۶ ذی الحجہ ۱۲۵۲ھ کی تھی اور یکشنبہ چوبیس ربیع الاول شریف ۱۳۲۶ھ تیرہ سو چھبیس ہجری میں سیتاپور میں انتقال فرمایا۔ اور متصل عیدگاہ قبرستان عیدگاہ سیتاپور میں آپ کا مدفن ہے۔ سید نورالحسین بڑے صاحبزادہ صغر سنی میں انتقال فرما گئے۔ درگاہ شریف مارہرہ میں زنانہ خطیرہ میں دفن ہوئے۔

دوسرے صاحبزادہ سید شاہ نورالحسن عرف منجھلے صاحب دوشنبہ غرہ ربیع الآخر ۱۲۴۸ھ بارہ سو اڑتالیس ہجری میں پیدا ہوئے۔ علوم ظاہری مولوی موسیٰ صاحب لکھنوی و مولوی احمد خاں صاحب جالیسری سے متوسطات تک پڑھے۔ تربیت و تعلیم خاندانی اپنے والد ماجد اور اپنے عم مکرم سید شاہ آل رسول صاحب قدس سرہما سے پائی۔ عقد آپ کا حیات فاطمہ دختر سید دلدار حیدر صاحب ابن سید منتجب حسین صاحب بلگرامی سے ہوا۔ آپ کی خوشدامن آپ کی حقیقی پھوپھی بھی تھیں۔ دو صاحبزادے سید شاہ روح الحسن

حسین حمزہ اور سیّد شاہ نور احمد اور تین صاحبزادیاں امانت فاطمہ حسینی بیگم ممتاز فاطمہ شہزادی بیگم راحت فاطمہ بگمی بیگم پیدا ہوئیں. بڑی صاحبزادی حسینی بیگم کا عقد حاجی سیّد یوسف حسن ابن سیّد نور المصطفیٰ صاحب سے ہوا جنکی اولاد کا ذکر اُن کے خاوند کے ذکر میں ہوگا۔ ان کا انتقال دوشنبہ ۳۰ صفر بوقت نماز مغرب ۱۳۳۸ھ تیرہ سو اڑتیس ہجری میں مارہرہ میں ہوا۔ اور صحن پیش مکتب میاںجی صاحب درگاہ شریف میں دفن ہوئیں.

دوسری صاحبزادی ممتاز فاطمہ شہزادی بیگم کا عقد سیّد علی حسین صاحب ابن سیّد سردار علی صاحب سے ہوا. جن کا لاولد انتقال بعد حج مدینہ منورہ حرم محترم میں ۱۳۱۱ھ تیرہ سو گیارہ ہجری میں ہوا. اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں.

تیسری صاحبزادی راحت فاطمہ بگمی بیگم کا عقد سیّد شاہ محمد عسکری صاحب سے ہوا تھا. جن کی اولاد کا ذکر اُن کے خاوند کے ذکر میں ہوچکا ان کا انتقال جمعہ ۲۵ جمادی الآخرہ ۱۳۳۳ھ میں مارہرہ میں ہوا۔ اور صحن پیش مکتب میاںجی صاحب درگاہ شریف میں دفن ہوئیں.

حاجی سیّد شاہ روح الحسن حسین حمزہ صاحب کی ولادت ۲۶ ذیقعدہ شب جمعہ وقت نصف شب ۱۲۶۴ھ بارہ سو چونسٹھ ہجری کی تھی. ان کو بیعت و خلافت اپنے عم سید شاہ محمد صادق صاحب قدس سرہ سے تھی۔ اپنے والد ماجد کے انتقال کے بعد سجادہ نشین بھی ہوئے تھے۔ ان کا عقد اپنے چچا سیّد شاہ نور المصطفیٰ صاحب کی دختر کلاں بلقیس بیگم سے ہوا تھا. ان کے کوئی اولاد نہیں ہوئی. اور اکیس ذی الحجہ ۱۲۹۹ھ بارہ سو ننانوے ہجری میں سیتاپور میں ان کا انتقال ہوا. اور وہیں ترین پور کے تکیہ میں متصل مسجد

marfat.com

جس کی بیر بخش نے ازسرنو مرمت کرائی ہے دفن ہوئے۔

دوسرے صاحبزادہ سیّد شاہ نور احمد صاحب کی ولادت تیسری ربیع الآخر روز شنبہ دو گھڑی دن چڑھے ۱۲۶۶ھ بارہ سو چھیاسٹھ ہجری کی تھی۔ اُن کو بیعت و خلافت اپنے جد امجد سے تھی۔ اپنے بھائی کے انتقال کے بعد سجادہ نشین ہوئے۔ ان کا عقد فقیر کی بڑی پھوپھی امداد فاطمہ حیدری بیگم سے ہوا جن سے دو صاحبزادے سیّد ارشاد حسین جما میاں صاحب اور سیّد ارتضیٰ حسین پیر میاں صاحب اور ایک صاحبزادی سعید فاطمہ تھیں۔ سعید فاطمہ کا عقد فقیر کے برادر معظم سیّد غلام محی الدین فقیر عالم صاحب سے ہوا تھا۔ کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ اور خود لاولد زندہ ہیں۔

سیّد ارشاد حسین جما میاں صاحب کا انتقال پندرہ برس کی عمر میں سیتاپور میں، ۱۱ شعبان ۱۳۰۹ھ تیرہ سو نو ہجری میں ہوا۔ اور قبرستان عیدگاہ میں دفن ہوئے۔ سیّد ارتضا حسین پیر میاں صاحب کی ولادت ۱۲۹۸ھ بارہ سو اٹھانوے ہجری کی ہے۔ حافظ قرآن شریف ہیں۔ اور علوم ظاہری کی کتابیں حضرت اُستاذی مولوی عبد المقتدر صاحب بدایونی سے پڑھی ہیں۔ بیعت و خلافت حضرت سیّد شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب قدس سرہٗ نے عطا فرمائی تھی۔

ان کا عقد میری ہمشیر رضیہ بیگم مرحومہ سے ہوا تھا کوئی اولاد نہیں ہے۔

سیّد شاہ نور احمد صاحب کا انتقال مارہرہ میں جمعہ پچیس ربیع الآخر ۱۳۲۶ھ تیرہ سو چھبیس ہجری میں ہوا۔ درگاہ شریف میں پائین مزار اپنے والد ماجد کے ٹین کے سائبان کے نیچے دفن ہوئے۔

سیّد شاہ نور الحسن صاحب نے اپنی زوجۂ خاندانی کے انتقال کے بعد

marfat.com

ایک غیر کفو عورت سے مسماۃ حشمت جان سے اپنا عقد کرنا بیان فرمایا۔ اس سے ایک لڑکے سیّد بدرالدین حسن صاحب اور دو لڑکیاں زبیدہ بیگم و مریم بیگم ہوئیں۔ زبیدہ بیگم کا عقد سہسوان میں شیخ عطوفت حسین سے ہوا تھا ان کے دو لڑکے ظفر حسین و مظفر حسین تھے۔ مظفر حسین کا ناکتخدا انتقال ہوگیا ظفر حسین لاولد موجود ہیں۔ ان کا عقد فاطمہ بنت جھرو خاں سہسوانی سے ہوا ہے۔ مریم بیگم کا عقد سیّد مشتاق حسین ساکن گنگیری سے ہوا ہے ابھی تک کوئی اولاد نہیں ہے۔

سیّد بدرالدین حسن صاحب کا عقد سیّد امیر حیدر رگورے میاں صاحب کی لڑکی عباسی بیگم سے جو غیر کفو عورت سے تھیں ہوا تھا۔ اور اُن کا لاولد انتقال جمادی الآخرہ سنہ ۱۳۳۰ھ میں سہسوان میں ہوا اور وہیں دفن ہوئے۔

سیّد شاہ نورالحسن صاحب کو بیعت و خلافت اپنے حضرت والد ماجد قدس سرہما سے تھی۔ نیز حضرت سیّد شاہ آل رسول صاحب قدس سرہٗ سے بھی اجازت تھی۔ اور اپنے والد ماجد کے وصال کے بعد وہ سجادہ نشین ہوئے تھے اور گیارہ ذیقعدہ سنہ ۱۲۹۶ھ بارہ سو چھیانوے ہجری میں مارہرہ میں انتقال فرمایا۔ اور والان پائین گنبد درگاہ شریف کی صحنچی جانب غرب میں مزار ہے حضرت سیّد شاہ غلام محی الدین صاحب کے دوسرے صاحبزادہ سیّد شاہ نورالمصطفیٰ صاحب کی ولادت تئیس رجب المرجب سنہ ۱۲۴۹ھ بارہ سو انچاس ہجری کی تھی۔ ان کو بیعت و خلافت اپنے حضرت والد ماجد سے تھی۔

ان کا عقد کلثوم فاطمہ دختر سیّد شاہ ظہور حسن صاحب ابن حضرت سیّد شاہ آل رسول صاحب سے جو حقیقی ہمشیر سیّد شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب کی تھیں ہوا تھا۔ ان کے ایک صاحبزادہ سیّد شاہ حاجی یوسف حسن

marfat.com

صاحب اور دو صاحبزادیاں بلقیس فاطمہ و منظور فاطمہ تھیں۔

بڑی صاحبزادی بلقیس فاطمہ جو سید شاہ حسین حمزہ صاحب کو بیاہی گئیں لاولد ان کا انتقال ۲۳ ربیع الآخر یکشنبہ کا دن گزر کر شب دوشنبہ ۲۴، ربیع الآخر ۱۳۴۵ھ میں قریب نو بجے رات کے مارہرہ میں سید ایوب حسن صاحب کے مکان میں ہوا اور صحن درگاہ معلے میں پیش مکتب میا نجی صاحب متصل و ملحق مزار ابرار فاطمہ مرحومہ دفن ہوئیں۔

دوسری صاحبزادی منظور فاطمہ اس فقیر کی والدہ ماجدہ تھیں۔ ان کی اولاد کا ذکر ہو چکا ان کا وصال چھٹی ذیقعدہ ۱۳۱۴ھ تیرہ سو چودہ ہجری شب جمعہ میں سیتاپور میں ہوا۔ اور قبرستان متصل عیدگاہ میں دفن ہوئیں۔

حاجی سید شاہ یوسف حسن صاحب کی ولادت اٹھارہ شوال روز جمعہ وقت نماز صبح ۱۲۶۸ھ بارہ سو اڑسٹھ ہجری کی تھی۔ ان کو بیعت و خلافت اپنے حضرت جد امجد سید شاہ غلام محی الدین صاحب سے تھی۔ حج و زیارت روضہ منورہ نبویہ زادہا اللہ تعالیٰ شرفاً و تعظیماً سے مشرف ہوئے تھے۔

ان کا عقد حسینی بیگم دختر سید شاہ نور الحسن صاحب سے ہوا تھا۔ ان کے ایک صاحبزادہ سید ایوب حسن صاحب اور ایک صاحبزادی ریحان فاطمہ تھیں۔ جن کا عقد فقیر کے چچا سید ادریس حسن صاحب سے ہوا تھا۔ ان کے ایک لڑکا سید قمر عالم ہے۔ ان کا انتقال شب دوشنبہ ۱۷ محرم ۱۳۲۲ھ میں مارہرہ میں ہوا۔ اور برآمدہ مکتب میانجی صاحب درگاہ شریف میں دفن ہوئیں۔ سید ایوب حسن صاحب کی ولادت بارہ ماہ ذی الحجہ ۱۲۹۳ھ بارہ سو ترانوے ہجری کی ہے۔

ان کا عقد میری پھوپی امۃ الفاطمہ سے ہوا ہے ا نکی بیعت حضرت سید

marfat.com

شاہ آل رسول صاحب سے ہے۔ ان کے دو لڑکے سید حبیب الحسن بشیر عالم و سید شمس الحسن آل حمزہ ظہیر عالم اور ایک لڑکی وجاہت فاطمہ تھے۔ سید بشیر عالم کی ولادت ۱۹ ربیع الاول ۱۳۱۴ھ تیرہ سو چودہ ہجری کی تھی۔ انکا عنفوان شباب میں سہ شنبہ سوم جمادی الاول ۱۳۱۴ھ بوقت نماز صبح سیتاپور میں انتقال ہوا۔ اور وہیں سڑک خام معرکہہ کے کنارے گئوسالہ کے پاس کے تکیہ میں دفن ہوئے۔ سید ظہیر عالم کی ولادت جمعہ ۲۵، رجب ۱۳۱۹ھ کی ہے۔

ان کا عقد شوکت بانو دختر سید اسحاق حسن صاحب ابن سید خورشید علی حافظ حسن صاحب سے ہوا ہے۔ ایک لڑکی خوردسال جمیلہ خاتون ہے۔ بشیر عالم و ظہیر عالم دونوں کو بیعت حضرت والد ماجد قبلہ سے تھی وجاہت فاطمہ کا عقد سید مسعود حسن ابن سید حامد حسن صاحب سے ہوا تھا۔ ان خاوند سے ان کے کوئی اولاد نہیں اور خاوند کا انتقال ہوگیا۔

حاجی سید یوسف حسن صاحب کا انتقال مارہرہ میں تیرہ ربیع الاول شریف ۱۲۹۴ھ بارہ سو چورانوے ہجری میں ہوا اور دالان پائین روضۂ حضرت سید شاہ آل محمد صاحب قدس سرہٗ میں دفن ہوئے۔ سید شاہ نورالمصطفٰے صاحب کا وصال اُنتیس ذیقعدہ چہارشنبہ ۱۲۷۳ھ بارہ سو تہتر ہجری میں فتنۂ ۱۸۵۷ء کے زمانہ میں لکھنؤ میں ہوا احاطہ فقیر محمد خاں کے متصل لاٹ کلن کے جانب جنوب جو تکیہ ہے وہاں دفن ہوئے۔ حضرت سید شاہ غلام محی الدین امیر عالم قدس سرہٗ کا وصال پانچویں شعبان ۱۲۸۶ھ بارہ سو چھیاسی ہجری روز چہارشنبہ قریب طلوع آفتاب لکھنؤ میں ہوا۔ وہاں سے حسب وصیت مارہرہ میں جنازہ لاکر درگاہ شریف میں دالان پائین گنبد کی صحنچی جانب شرق میں دفن کیا۔

marfat.com

حضرت سیّد شاہ آل برکات ستھرے میاں صاحب قدس سرہٗ کی بڑی صاحبزادی عترت فاطمہ کی شادی سیّد انوار حسین ابن سیّد ارشاد حسین ابن سیّد غلام شاہ حسین سے ہوئی۔ جو لاولد فوت ہوئیں۔

دوسری صاحبزادی بتول فاطمہ کی شادی سیّد غلام مخدومؒ سے جو حضرت سیّد طیب ابن حضرت میر عبدالواحد بلگرامی کی اولاد سے تھے ہوئی۔ ان کے چار بیٹے سیّد غلام دستگیر و خورشید علی حافظ حسن و سیّد سرور علی و سیّد امیر حیدر گورے میاں اور چھ لڑکیاں شاہ فاطمہ منکوحۂ سیّد حشمت علی بن سیّد رفیق علی و آمان فاطمہ منکوحۂ سیّد ہدایت علی بن سیّد رفیق علی مذکور و مبارک فاطمہ منکوحۂ سیّد احمد حسن ترمذی ساکن باڑی و احسان فاطمہ منکوحۂ کلو میاں بن سیّد گھیسا میاں و ظہور فاطمہ منکوحۂ سیّد امیر حسن بن سیّد امداد حسین ساکن باڑی و مقبول فاطمہ منکوحۂ سیّد محمد اکبر بن سیّد محمد حسین بن سیّد غلام اخی تھیں۔ ان لڑکیوں کی اولاد ضلع گونڈہ باڑی بلگرام آرہ کوات وغیرہ میں ہے جس کی تفصیل مجھے معلوم نہیں ہے۔ سیّد غلام دستگیر ناکتخدا سفر کو گئے اور لاپتہ ہوگئے۔

سیّد خورشید علی حافظ حسن صاحب کے تین عقد ہوئے۔ دو عقد یکے بعد دیگرے حضرت سیّد شاہ اولاد رسول صاحب کی صاحبزادیوں انصار فاطمہ و ظہور فاطمہ سے ہوئے۔ مگر ان دونوں سے کوئی اولاد نہیں رہی۔ تیسرا عقد ان کا ان کے خالہ زاد بھائی سیّد حسن صاحب باڑوی کی لڑکی اولاد فاطمہ سے ہوا۔ اس عقد

ؒ ان کا شجرہ ہم سے اس طرح ملتا ہے۔ سید غلام مخدوم ابن سید غلام اخی کالے میاں بن میر سیف الدین بن سید محمد حافظ بن شاہ نعمت اللہ بن سید شاہ زاہد بن سید عبدالواحد ثانی بن سید طیب قدس سرہٗ بن حضرت میر سید شاہ عبدالواحد اکبر شاہدی بلگرامی جد سادات سلطرہ بلگرام و مارہرہ۔

سے ایک پسر سید اسحاق حسن صاحب تھے جن کا انتقال بمبئی میں شب شنبہ
۱۹ ربیع الآخر ۱۳۴۱ھ میں ہوا قبرستان چھوٹے سوناپور میں دفن ہوئے اور بتول
فاطمہ مختصر بیگم دختر جو بقید حیات ہیں ان کا عقد مصطفیٰ حیدر ولد احمد حسن ترمذی سے
ہوا خاوند کا انتقال ہوگیا ان کے ایک لڑکا محمد اختر ہے۔ اور سید اسحاق حسن صاحب
کا عقد اول سید شاہ ابوالحسن میر صاحب کی لڑکی امتیاز فاطمہ سے ہوا۔ جن کا
لاولد انتقال ہوا۔ اور درگاہ شریف میں دفن ہوئیں۔
دوسرا عقد ان کا سید شاہ محمد عسکری صاحب کی لڑکی رابعہ بیگم سے ہوا۔
اس عقد سے ان کے ایک لڑکا فاروق حسن ہے جو ابھی نا کتخدا ہے۔ اور دو لڑکیاں
شوکت فاطمہ و بتول فاطمہ ہیں۔ شوکت فاطمہ کا عقد سید ظہیر عالم بن سید ایوب
حسن صاحب سے اور بتول فاطمہ کا عقد سید آل حبیب ولد ظہور حیدر صاحب
سے ہوا ہے۔ دونوں صاحب اولاد ہیں جن کا ذکر خاوندوں کے ذکر میں آئے گا
سید سردار علی صاحب کا عقد بنت فاطمہ بنت سید دلدار حیدر
صاحب سے ہوا تھا۔ ان کے تین لڑکے حکیم سید آل حسین صاحب و سید علی حسین
صاحب و سید محمد یعقوب حسن صاحب تھے۔ حکیم سید آل حسین صاحب کا
عقد اول سید شاہ محمد جعفر صاحب کی بڑی صاحبزادی آرزو بیگم سے ہوا تھا۔
اس عقد سے ان کے ایک لڑکا سید آل احمد تھا جس کا بوقت نماز مغرب ۲۶
ذی الحجہ ۱۳۳۶ھ روز پنجشنبہ مارہرہ میں انتقال ہوگیا۔ اور درگاہ حضرت شاہ
برکت اللہ میں مکتب میانجی صاحب کے سامنے صحن میں مدفن ہے۔ اور سید
آل حسین صاحب کا بھی ۹ رجمادی الاولی جمعہ ۱۳۴۱ھ مارہرہ میں انتقال ہوا۔
اور درگاہ شاہ برکت اللہ میں صحن پیش مکتب میانجی صاحب میں دفن ہوئے۔
سید علی حسین صاحب کا عقد اول سید شاہ نورالحسن صاحب کی منجھلی

marfat.com

صاحبزادی ممتاز فاطمہ شہزادی بیگم سے ہوا تھا۔ اس زوجہ کا لاولد انتقال ہوگیا اور جنۃ البقیع مدینہ منورہ میں مدفن ہے۔ اور عقد ثانی بلگرام میں سید محمد زاہد صاحب پیرزادہ کی صاحبزادی ظہور فاطمہ عرف ٹیا سے ہوا۔ مگر اس عقد سے بھی کوئی اولاد نہیں اور سید علی حسین صاحب کا انتقال مارہرہ میں شب یکشنبہ ۲۹ محرم الحرام ۱۳۳۵ھ میں ہوگیا۔ اور بڑی درگاہ حضرت شاہ عبدالجلیل میں دفن ہوئے۔ سید یعقوب حسن صاحب کا عقد اوّل سید شاہ محمد جعفر صاحب کی صاحبزادی فرحت فاطمہ عاجزی بیگم سے ہوا۔ اس زوجہ کا لاولد انتقال ہوگیا، پھپھوند شریف میں دفن ہوئیں۔

دوسرا عقد سید شاہ محمد عسکری صاحب کی صاحبزادی قدسیہ بیگم مرحومہ سے ہوا تھا۔ اس کا بھی لاولد انتقال ہوا۔ درگاہ شریف میں دفن ہوئیں۔

ان کا تیسرا عقد رابعہ بیگم دختر سید شاہ محمد عسکری صاحب سے ہوا۔ اس عقد کے بعد اب چوتھا عقد غیر برادری میں میر داور علی صاحب تحصیل دار سابق کی پوتی مقبول حسین صاحب کی بیٹی آسیہ سے ہوا ہے۔ اس عقد سے ۲ دو لڑکیاں اقبال فاطمہ و اکرام فاطمہ اور ایک لڑکا تمنا میاں انوار حسین نا کتخدا ہیں۔ انوار حسین کی ولادت ۴ شعبان ۱۳۴۴ھ کی ہے۔

سید امیر حیدر گورے میاں صاحب کا عقد سید بندہ علی صاحب ابن سید غلام شاہ حسین صاحب کی لڑکی بنت فاطمہ سے ہوا۔ ان سے ۲ دو بیٹے سید ابن حسن صاحب اور سید ابن حسین صاحب عرف فضل حسین صاحب اور دو لڑکیاں اختر فاطمہ و دختر فاطمہ تھیں۔ بڑی لڑکی اختر فاطمہ کا عقد سید شاہ محمد باقر صاحب سے ہوا جن کی اولاد کا ذکر گزر چکا۔ اور چھوٹی بیٹی دختر فاطمہ کا عقد اپنی پھوپی کے لڑکے سید محمد ابراہیم بن سید امیر حسن بن سید امداد حسین بن سید غلام

marfat.com

شاہ حسین صاحب سے مارہرہ میں ہوا تھا جو لاولد فوت ہوگئیں۔

سید ابن حسن صاحب کا عقد بیگم جان دختر سید احمد حسن صاحب ترمذی سے جو اُن کے پھوپھا بھی تھے ہوا تھا ان کے تین صاحبزادے سید محمد یونس حسن (جن کا انتقال دوشنبہ ۹ ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ میں مارہرہ میں ہوا) سید محمد محسن اور سید محمد احسن تھے۔ سید محمد یونس حسن کا عقد اول اپنے چچا سید فضل حسین صاحب کی لڑکی عائشہ بیگم سے ہوا تھا۔ اس سے کوئی اولاد نہیں۔

دوسرا عقد دلدار فاطمہ بنت سید ظہور حیدر صاحب سے ہوا اس زوجہ سے ان کے تین لڑکے سید غلام مخدوم و سید معین الدین حسن و سید محمد اور چار لڑکیاں منور بانو و مشرف بانو و عرشیہ بیگم و ہاشمی ہیں۔ منور بانو کا عقد سید پیر برکات ابن سید شاہ ابوالحسن میر صاحب سے ہوا ہے۔ ابھی کوئی اولاد نہیں ہے باقی لڑکے اور لڑکیاں ناکتخدا ہیں۔ سید محمد محسن کے غیر کفو عورت سے دو لڑکے مہدی علی و صادق علی اور دو لڑکیاں ہیں۔ جن میں سے ایک کا نام کوثر بانو ہے۔ سید محمد احسن کا عقد اپنے چچا کی لڑکی امانت فاطمہ سے جو غیر برادری کی زوجہ سے ہے ہوا ہے۔ تین لڑکے سید ابن محمد و سید بنی محمد و سید ریاض الحسن اور دو لڑکیاں حسن بانو و ریاض فاطمہ خورد سال ہیں۔ سید ابن حسن صاحب کا دوسری ربیع الاول شریف ۱۳۲۷ھ تیرہ سو ستائیس ہجری میں مارہرہ میں انتقال ہوا۔ درگاہ بڑے پیر میں مدفون ہیں۔ ان کی تاریخ وفات والد ماجد قبلہ نے یہ فرمائی ؎ بشد راہی خلد ابن حسن۔ بیگم جان کا بھی انتقال علی گڑھ میں ہوا وہیں دفن ہوئیں۔

سید ابن حسین صاحب کا عقد اول برادری میں محمدی بیگم بنت میاں جان سے ہوا۔ ان سے ایک لڑکی عائشہ بیگم زوجہ اول سید یونس حسن صاحب

marfat.com

تھیں۔ دوسرا عقد شاہ آباد ضلع ہردوئی میں سید حامد علی کی لڑکی مطلوبن سے کیا۔ اس سے دو لڑکیاں امانت فاطمہ و دیانت فاطمہ تھیں۔ چھوٹی لڑکی دیانت فاطمہ کا ناکتخدا انتقال ہوگیا۔ امانت فاطمہ کا عقد سید محمد احسن سے ہوا صاحب اولاد ہیں۔

سید امیر حیدر گورے میاں صاحب نے بعد انتقال زوجہ اولی ایک عقد غیر کفو میں لطیف النساء عرف پٹھانی بنت بدھا خاں ساکن کرسیلی ضلع ہردوئی سے کیا۔ ان سے دو بیٹے سید محمد زکریا و سید محمد عبدالقیوم اور پانچ بیٹیاں عباسی بیگم و بسم اللہ بیگم و چشتیہ بیگم و قادری بیگم و زہرہ تھیں۔ سید محمد زکریا کا عقد نظام پور ضلع ہردوئی میں اپنے ماموں نجیب خاں صاحب کی لڑکی رضیہ بیگم سے ہوا۔ ان کے دو لڑکیاں جعفری بیگم و کنیز فاطمہ تھیں۔ جعفری بیگم کا عقد شیخ خلیل الدین ساکن محلہ ملوک پور ضلع بریلی ولد سراج الدین سے ہوا تھا ان کا انتقال ہوگیا ایک لڑکا حفیظ الدین چھوڑا ہے۔

دوسری لڑکی سید محمد برکات سرکار خورد کے عقد میں ہے جس کے ایک لڑکی امیر فاطمہ خورد سال ہے۔ سید محمد عبدالقیوم کا عقد اول دختر سید محمد زاہد صاحب بلگرامی سے ہوا تھا جس سے ایک لڑکی مسرت فاطمہ ہے۔ ان بی بی کے انتقال کے بعد دوسرا عقد جھانسی میں خاندان شیوخ میں کیا ہے اس عقد سے ایک لڑکی عشرت فاطمہ اور ایک لڑکا وصی حیدر ہے۔ عباسی بیگم لاولد زندہ ہیں بسم اللہ بیگم کا عقد شیخ تو دو حسین بن فضل حسین ساکن سہسوان ضلع بدایوں سے ہوا۔ ان کے ایک لڑکا رجب علی اور دو لڑکیاں خدیجہ بیگم و شافیہ بیگم ہیں۔ چشتیہ بیگم کا عقد سید عبدالرحیم بلگرامی سے ہوا۔ ان کے چھ لڑکے اور ایک لڑکی ہے۔ اور قادری بیگم کا عقد سید امجد علی ساکن لکھنا ضلع اٹاوہ سے ہوا تھا۔ ان کے تین لڑکے

marfat.com

اور تین لڑکیاں ہیں جن میں سے ایک لڑکے کا نام احسان علی اور ایک کا عثمان علی ہے اور ایک لڑکی کا نام نادری بیگم اور ایک کا شادری بیگم ہے. زہرہ کا عقد شیخ امان اللہ ساکن اہیڑی پور ضلع اٹاوہ سے ہوا ہے. ابھی کوئی اولاد نہیں ہے. سید خورشید علی حافظ حسن صاحب کا انتقال موضع ایرا چہ کا پار ضلع کھیری میں ہوا. اور جنازہ لا کر قبرستان عیدگاہ سیتاپور میں دفن ہوئے. سید سرور علی صاحب کا انتقال مارہرہ میں ہوا اور بڑی درگاہ میں دفن ہوئے. سید امیر حیدر گورے میاں صاحب کا انتقال شاہ آباد ضلع ہردوئی میں ۲۲ شعبان ۱۳۱۸ھ میں ہوا اور باڑی میں دفن ہوئے. سید خورشید علی حافظ حسن صاحب کو بیعت حضرت سید شاہ آل برکات ستھرے صاحب سے اور سید سرور علی صاحب اور سید امیر حیدر گورے میاں صاحب اور سید ابن حسن صاحب اور سید فضل حسین صاحب کو بیعت حضرت سید شاہ آل رسول صاحب سے اور حکیم سید آل حسین صاحب کو بیعت حضرت جدی سید شاہ محمد صادق صاحب سے اور علی حسین صاحب کو حضرت سید شاہ نور الحسن صاحب سے بیعت تھی. حضرت ستھرے صاحب کی چوتھی صاحبزادی جمال فاطمہ کا عقد سید دلدار حیدر صاحب ابن سید منتجب حسین صاحب بلگرامی سے ہوا. ان کے دو بیٹے سید محمد حیدر صاحب اور سید حسین ذوالفقار حیدر صاحب اور چار لڑکیاں اکرام فاطمہ کا عقد سید ظہور حسن صاحب ابن سید شاہ آل رسول صاحب سے ہوا جن کی اولاد کا ذکر ہو چکا. بنت فاطمہ کا عقد سید سرور علی صاحب سے اور حیات فاطمہ کا عقد سید شاہ نور الحسن صاحب ابن حضرت سید شاہ غلام محی الدین صاحب سے اور دیانت فاطمہ کا عقد سید شاہ محمد جعفر صاحب ابن حضرت سید شاہ اولاد رسول صاحب سے ہوا تھا. جن سب کی اولاد کا ذکر ہو چکا. ان چاروں صاحبزادیوں کا انتقال ہو گیا. پہلی اور تیسری

marfat.com

اور چوتھی کا ماہرہ میں اور دوسری کا بندر ینبوع اور مدینہ منورہ کی راہ میں مدفن ہے۔

سید محمد حیدر صاحب کا عقد سید شاہ آل رسول صاحب کی چھوٹی صاحبزادی رحمت فاطمہ سے ہوا۔ ان کے دو بیٹے سید حسین حیدر صاحب و سید ظہور حیدر صاحب اور دو بیٹیاں فضل فاطمہ جانی بیگم والطاف فاطمہ تھیں۔ بڑی صاحبزادی سید شاہ ابوالحسن میر صاحب کے عقد میں تھیں جن کی اولاد کا حال گزر چکا۔ ان کا انتقال مارہرہ میں ہوا اور درگاہ شریف میں مدفن ہے۔

الطاف فاطمہ کا عقد سید شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب سے ہوا تھا یہ لاولد زندہ ہیں۔ سید حسین حیدر صاحب کا عقد میری منجھلی پھوپھی ابرار بیگم طفیل فاطمہ سے ہوا تھا۔ ان کے ایک صاحبزادہ سید حیات النبی آل عبا بشیر حیدر ہیں۔ ان کا عقد میری چھوٹی بہن اکرام فاطمہ شہر بانو بیگم سے ہوا ہے۔ ان کے بفضلہ تعالےٰ سید آل مصطفےٰ اولاد حیدر سید میاں اور سید مصطفےٰ حیدر حسن میاں اور دو لڑکیاں عائشہ خاتون امتہ الحی و زاہدہ خاتون فاطمہ صغریٰ خورد سال ہیں۔ سید آل مصطفےٰ سلمہ کی ولادت شب یکشنبہ دہم شعبان المعظم ۱۳۴۵ھ کی ہے۔ سید ظہور حیدر صاحب کا عقد سید شاہ محمد باقر صاحب کی بڑی صاحبزادی انیس فاطمہ سے ہوا۔ ان کے تین لڑکے سید محمد تقی و سید آل حبیب و سید سعادت علی اور تین لڑکیاں دلدار فاطمہ و خدیجہ فاطمہ و رفعت فاطمہ تھیں۔ محمد تقی کا عقد اچھی بیگم بنت مقبول حسین بھانجی حقیقی زوجہ ثالثہ سید حامد حسین صاحب سے ہوا تھا۔ اولاد ہوئی مگر اس وقت کوئی زندہ نہیں۔

سید آل حبیب کا عقد بتول فاطمہ دختر خورد سید اسحاق حسن صاحب سے ہوا تھا۔ ان کے ایک لڑکی محب فاطمہ قیصر جہاں خورد سال ہے۔ بتول فاطمہ کے ابھی رمضان یا شوال ۱۳۴۵ھ میں ایک اور لڑکی مقبول فاطمہ بھی پیدا ہوئی ہے

marfat.com

سعادت علی نا کتخدا ہیں۔ دلدار فاطمہ کی اولاد کا ذکر اُن کے خاوند سید یونس حسن صاحب کے ذکر میں ہو چکا۔ خدیجہ فاطمہ کا عقد سید فخر الحسن بلگرامی سے ہوا تھا۔ مگر لاولد انتقال کر گئیں۔ رفعت فاطمہ کا عقد سید مصطفیٰ حسین ابن سید علی حسین بلگرامی سے ہوا تھا۔ اولاد ہوئی مگر اب زندہ نہیں ہے۔ سید حسین صاحب کا عقد محب فاطمہ دختر حضرت سید شاہ اولاد رسول صاحب سے ہوا تھا اولاد کا حال گزر چکا۔

سید محمد حیدر صاحب اور سید حسین حیدر صاحب و سید ظہور حیدر صاحب کو بیعت حضرت سید شاہ آل رسول صاحب قدس سرہٗ سے تھی۔ سید آل عبا صاحب کو بیعت حضرت سید شاہ ابو الحسین احمد نوری میاں صاحب سے ہے۔ سید دلدار حیدر صاحب و سید محمد حیدر صاحب و سید حسین صاحب کا انتقال مارہرہ میں ہوا۔ درگاہ شریف میں بیرون قبہ بالین مزارات حضرت صاحب البرکات قدس سرہٗ جو چبوترے مزارات کے بنا دیے گئے ہیں اُن میں مدفن ہے۔ اور سید ظہور حیدر صاحب کا بھی انتقال پنجشنبہ ۱۸، شوال المکرم ۱۳۳۲ھ کو مارہرہ میں ہوا۔ درگاہ شریف میں صحن پیش مکتب میاںجی صاحب میں مدفن ہے۔ حضرت ستھرے میاں صاحب کی تیسری صاحبزادی آل فاطمہ کا عقد سید امیر علی ابن سید امداد حسین ابن سید قاضی غلام شاہ حسین باڑی سے ہوا۔ ان سے ایک پسر سید حسن صاحب اور ایک بیٹی تفضل فاطمہ تھیں۔ سید حسن کا عقد ولایت فاطمہ دختر سید مظہر حسین بن سید امیر علی مذکور سے ہوا ان سے ایک پسر سید محمد باقر اور تین لڑکیاں اولاد فاطمہ اور امیر بیگم و احمدی بیگم ہوئیں۔ محمد باقر کا عقد اختر فاطمہ دختر چودھری محمد بن سید محمد سعید سے ہوا ان کے ایک پسر سید غلام شاہ حسین اور ایک لڑکی عنایت فاطمہ تھیں۔

marfat.com

ان کی نسل بے مجھے معلوم نہیں۔ اولاد فاطمہ سید خورشید علی حافظ حسن صاحب مارہرہ سے بیاہی گئیں۔ جن کی اولاد کا حال گزر چکا۔ امیر بیگم کا عقد سید محمد رضا ابن سید علی محمد ابن سید محمد سعید سے ہوا اور دو لڑکے ہوئے اور احمدی بیگم کا عقد سید باقر علی بن سید وزیر علی سلہڑوی حیدر آبادی سے ہوا تھا حضرت ستھرے صاحب کی پانچویں صاحبزادی خیریت فاطمہ کا عقد سید پیر علی ابن سید امیر علی بن سید محمد احسن بن سید محمد رضا بن سید امان اللہ بہتہ سے ہوا تھا۔ ان کے صرف ایک صاحبزادہ حاجی حافظ سید عبداللہ صاحب نہایت متقی اور پرہیزگار بزرگ تھے۔ ان کا عقد حضرت سید شاہ اولاد رسول صاحب کی منجھلی صاحبزادی سے ہوا تھا۔ ان کا لاولد انتقال مارہرہ میں دوسری رجب ۱۲۹۴ھ بارہ سو چورانوے ہجری میں ہوا۔ سہ دری پائین مزار حضرت سید شاہ آل محمد قدس سرہٗ میں دفن ہوئے۔

سرکار خورد
حضرت سید شاہ نجات اللہ الملقب بہ شاہ میاں قدس سرہٗ

آپ چھوٹے صاحبزادہ حضرت سید شاہ برکت اللہ قدس سرہٗ کے تھے۔ آپ کی ولادت بلگرام میں ۱۱۱۷ھ گیارہ سو سترہ ہجری میں ہوئی۔ تعلیم و تربیت اپنے والد ماجد سے پائی۔ اور بیعت بھی اپنے والد ماجد سے تھی جزقہ خلافت کا بڑے بھائی حضرت سید شاہ آل محمد صاحب نے پہنایا۔ بعد وصال اپنے والد ماجد کے اپنے برادر معظم کی خوشی سے سجادہ نشین بھی ہوئے۔ اپنی

marfat.com

سرکار علیحدہ بنائی۔ اُس میں مسجد و خانقاہ بھی بنائی۔ حضرت کا عقد سید لطف اللہ ابن سید کافی کی تیسری لڑکی سے ہوا جس سے آپ کے دو صاحبزادے سید شاہ سید امام عرف شاہ گدا صاحب اور سید شاہ مقبول عالم عرف شاہ سوندھا صاحب اور ایک صاحبزادی لوبو صاحب ہوئیں۔ جو اپنے بڑے چچا کے صاحبزادہ شاہ حقانی صاحب سے نامزد تھیں۔ مگر عقد کی نوبت نہیں آئی اور سن رسیدہ ہوکر انتقال کیا۔

حضرت سید شاہ نجات اللہ صاحب کا وصال صلخ شوال سنہ ۱۱۹۰ھ گیارہ سو نوے ہجری میں مارہرہ میں ہوا۔ اور روضۂ سید شاہ آل محمد قدس سرہ میں اپنے بڑے بھائی کے پہلو میں دفن ہوئے۔ آپ کے بعد بموجب رسم خاندان و بزرگان بلگرام آپ کے دونوں صاحبزادے خاندانی بی بی والے آپ کی جگہ سجادہ نشین ہوکر مالک و قابض و متولی کُل جائداد موقوفہ و غیر موقوفہ ہوئے۔ صرف ایک گاؤں قاضی کھیڑہ واسطے گزارہ اولاد حرم ہائے مختلفہ دیا گیا۔ جو اب تک کچھ اُن کی اولاد کے قبضہ میں ہے اور کچھ بعد کے لوگوں نے فروخت کر ڈالا ہے۔ بادشاہ عالی گہر شاہ عالم بادشاہ دہلی نے اپنے فرمان اور فرمان ہائے نواب آصف الدولہ والی لکھنؤ کے ذریعہ سے جیسے بڑی سرکار میں دیہات نذر کئے تھے اسی طرح سرکار خورد میں ستار پور و خلیج پور و ملک کورامئی بصیغہ جاگیر خانقاہی اور نگلہ کیا و ترد لپور و صلح پور بصیغہ جاگیر آل طمغا اولاد بی بی خاندانی کو اور ستار پور اولاد حرم ہائے مختلفہ کو نذر کئے۔ جن میں سے زمینداریاں تو سب کی تلف ہوگئیں۔ اور حقوق معافی بھی بعض کے ضبطی گورنمنٹ میں آ گئے اور بعض کے فروخت ہو گئے۔ اور بعض کے موجود ہیں۔ حضرت سید شاہ سید امام عرف شاہ گدا بڑے صاحبزادہ حضرت شاہ نجات اللہ

marfat.com

صاحب کے زوجہ خاندانی سے تھے. آپ کی ولادت ۱۱۳۸ھ گیارہ سو اڑتیس ہجری کی تھی. آپ کا عقد دختر سید عظیم الدین ابن سید نجابت ابن سید عبداللہ سے ہوا. اور دو صاحبزادے سید شاہ برکات بخش بھکاری صاحب و سید شاہ نجات بخش فقیر صاحب پیدا ہوئے. وفات شریف آپ کی بارہ محرم ۱۲۰۵ھ بارہ سو پانچ ہجری میں مارہرہ میں ہوئی. دالان شمالی گنبد درگاہ شریف میں دفن ہوئے سید شاہ برکات بخش بھکاری صاحب کی ولادت ۱۱۷۰ھ گیارہ سو ستر ہجری کی اور وصال ۱۸ رجب پنجشنبہ ۱۲۵۳ھ بارہ سو تریپن ہجری میں ہے. مارہرہ میں دالان بالین گنبد درگاہ شریف کی صحنچی جانب شرق میں دفن ہوتے. اپنے والد ماجد کے بعد سجادہ نشین ہوئے تھے. آپ کے دو عقد ہوئے. عقد اول اپنے چچا کی صاحبزادی سے اور دوسرا عقد دختر سید فرخ فال بلگرامی سے ہوا. مگر اولاد دونوں سے نہیں ہوئی. سید نجات بخش فقیر صاحب کی ولادت ۱۱۷۴ھ گیارہ سو چوہتر ہجری کی اور وصال آپ کا چودہ جمادی الاول ۱۲۳۹ھ بارہ سو انتالیس ہجری میں مارہرہ میں ہوا. بالین درگاہ شریف بیرون گنبد چبوترہ پر آپ کا مدفن ہے.

آپ کا عقد دختر حکیم سید محمد احسن ابن سید احمد اللہ پسر پنجم سید عبداللہ سے ہوا. آپ کے ایک صاحبزادہ سید محمد امیر عرف امیر صاحب اور تین لڑکیاں تھیں. جن میں سے پہلی کا عقد سید شاہ صاحب عالم صاحب سرکار خورد سے اور دوسری کا سید آل امام جما میاں صاحب سرکار کلاں باغ پختہ سے اور تیسری کا سید محمد عرف امامی بن سید علی متقی پسر کلاں سید محمد محسن سے ہوا تھا. سید شاہ محمد امیر صاحب کی ولادت ۱۲۱۴ھ بارہ سو چودہ ہجری کی اور انتقال آپ کا چوتھی ربیع الآخر شریف ۱۲۹۰ھ بارہ سو نوے ہجری میں مارہرہ میں ہوا.

marfat.com

اور والان بالین گنبد درگاہ شریف میں اپنے جد شاہ گدا صاحب کے مزار سے ملحق و ملحق دفن ہوئے۔

آپ کا عقد عنایت فاطمہ دختر سوم سید بندہ علی پسر چہارم سید خورشید علی کوراتی سے ہوا۔ آپ کے دو صاحبزادے سید شاہ محمد حسن صاحب و سید شاہ برکات حسن صاحب اور دو لڑکیاں تھیں۔ جن میں سے بڑی لڑکی امیر زادی تہنیت فاطمہ کا عقد سید شاہ عالم صاحب سرکار خورد سے اور چھوٹی عزیز جان کا سید آل محمد پسر سوم جماں میاں صاحب باغ پختہ سے ہوا تھا۔ دونوں لڑکیوں کا لاولد انتقال ہو گیا۔ سید شاہ محمد امیر صاحب اپنے چچا کے بعد سجادہ نشین ہوئے تھے۔ سید شاہ محمد حسن صاحب کی ولادت ۲۴ جمادی الآخر ۱۲۴۷ھ بارہ سو سینتالیس ہجری کی اور وفات دسویں ذی الحجہ ۱۳۰۴ھ تیرہ سو چار ہجری کی تھی۔ مدفن جانب غرب والان گنبد درگاہ شریف میں ہے۔

آپ کا عقد وارث فاطمہ دختر سید محمد کاظم ابن سید موسیٰ کاظم پسر اول سید تبارک حسین سے ہوا تھا۔ آپ کے ایک صاحبزادہ سید شاہ مجتبےٰ محسن صاحب کی ولادت ۲۲ ذی الحجہ ۱۲۶۷ھ بارہ سو سڑسٹھ ہجری کی تھی اور وفات انیس ۱۹ ربیع الاول شریف روز شنبہ ۱۳۱۱ھ تیرہ سو گیارہ ہجری میں بمقام بمبئی ہوئی اور بمبئی کے قبرستان سوناپور خورد میں دفن ہوئے۔

آپ کا عقد سید ابن امام ابن جماں میاں صاحب کی دختر سے ہوا تھا۔ آپ حج زیارت مدینہ شریف سے مشرف ہو کر بمبئی واپس آئے تھے کہ انتقال ہو گیا۔ آپ اپنے والد کے بعد سجادہ نشین ہوئے تھے۔ آپ کے ایک صاحبزادہ سید علی احسن شاہ میاں صاحب ہیں جن کی ولادت بائیسویں شوال ۱۲۹۳ھ بارہ سو ترانوے ہجری کی ہے۔ بعد اپنے والد ماجد کے سجادہ نشین ہوئے

ہیں۔

آپ کا عقد دختر دوم سید عبد الجلیل ابن سید ابن امام باغ پختہ سے ہوا ہے۔ اس عقد سے چار لڑکے سید محمد احسن پیارے صاحب سید سعید احسن و سید انعام احسن فقیر صاحب و سید احسن سید صاحب اور ایک لڑکی انعام فاطمہ عرف امانی بیگم۔ دوسرا عقد آپ نے اپنا مسماۃ عظیمن سے جو مسمی سلیم نومسلم کی لڑکی ہے اُس سے کرنا بیان کیا۔ اس سے ایک لڑکا رفیق احسن ہے۔

سید محمد احسن پیارے صاحب کا عقد سید آل حسین عرف پچے میاں پسر خورد سید محمد مرتضی صاحب بن سید مصطفیٰ علی صاحب بن سید بہادر علی صاحب ساکن کوات کی دختر کلاں سے ہوا ہے اس عقد سے دو لڑکیاں بڑی وراثت علی فاطمہ عرف عطیہ بی بی جس کا دوسرا نام اکبر فاطمہ عرف احسن زادی بھی ہے اور تصدق فاطمہ خورد سال ہیں۔

سید آل حسین عرف برکات حسین صاحب کی ولادت ۲۹ ذیلقعدہ ۱۲۵۱ھ بارہ سو اکیاون ہجری کی تھی اور انتقال سترہ جمادی الآخرہ ۱۳۲۴ھ تیرہ سو چوبیس ہجری کو ہوا۔ درگاہ شریف میں اپنے بڑے بھائی سید محمد حسن صاحب کے ہم پہلو مدفن ہے۔

آپ کا عقد تصدق فاطمہ نواسی حقیقی حضرت صاحب عالم صاحب دختر سید احمد ابن سید غلام یحییٰ ابن سید بندہ علی سے ہوا تھا اس سے ایک لڑکا سید مرتضی حسن ۱۲۷۸ھ میں پیدا ہوا جس کا تیرہ صفر ۱۲۹۶ھ بارہ سو چھیانوے ہجری میں بعالم شباب انتقال ہوگیا۔ اور دالان غربی گنبد درگاہ شریف میں دفن ہوا۔ آخر عمر میں آپ کے ایک غیر کفو عورت مسماۃ ہمیشہ بہار سے تین لڑکے عطا برکات محمد برکات احمد برکات اور ایک لڑکی نزہت جہاں عرف شریفن

marfat.com

اور مسماۃ رونما سے ایک لڑکی قریب النسا اپنی طرف منسوب کرتے تھے۔ ان دونوں لڑکیوں کا عقد یکے بعد دیگرے عبدالوہاب ابن سید نور عالم صاحب سے ہوا۔ جن میں سے بڑی لڑکی قریب النسار کا انتقال ہوگیا ہے۔ ان دونوں کی اولاد کا ذکر سید عبدالوہاب کے ذکر میں آئے گا۔

عطا برکات کا عقد زینت جہاں دختر سید نور عالم صاحب سے جو انکی زن غیر کفو سے تھی ہوا۔ اس سے ایک لڑکا اولاد برکات اور ایک لڑکی برکت جہاں ہے۔

محمد برکات کا عقد کنیز فاطمہ دختر سید محمد زکریا ابن سید شاہ امیر حیدر گورے میاں صاحب سرکار کلاں سے ہوا ہے۔ ایک لڑکی امیر فاطمہ ہے۔ احمد برکات کا عقد کنیز بانو دختر دوم سید حیدر حسن سے بمقام اورنگ آباد دکن ہوا ایک لڑکا خورد سال ہے۔

حضرت سید شاہ مقبول عالم عرف شاہ سوندھا خلف دوم حضرت سید شاہ نجات اللہ قدس سرہما کی ولادت ۱۱۴۰ھ گیارہ سو چالیس ہجری کی اور وصال انیسویں شعبان ۱۲۱۳ھ بارہ سو تیرہ ہجری میں ہوا۔ آپ کا عقد دختر سوم سید محمد یحییٰ ابن سید محب اللہ سے ہوا۔ جن سے ایک صاحبزادہ سید مخدوم عالم پیارے صاحب اور ایک صاحبزادی پیدا ہوئیں جو بھکاری صاحب کو بیاہی گئیں اور لاولد فوت ہوئیں۔ آپ بھی اپنے والد کے سجادہ نشین تھے۔ دالان بالین گنبد درگاہ شریف میں دفن ہوئے۔ حضرت سید مخدوم عالم شاہ پیارے صاحب کی ولادت ۱۱۷۵ھ گیارہ سو پچھتر ہجری کو ہوئی۔ مدفن آپکا دالان بالین گنبد درگاہ شریف کی صحنچی غربی ہے۔

آپ کا عقد دختر کلاں سید خورشید علی ابن سید محمد یحییٰ ابن سید محب اللہ

marfat.com

سے ہوا۔ آپ کے دو پسر سید سلطان عالم و سید صاحب عالم اور تین لڑکیاں تھیں۔ بڑی لڑکی سید امامی ابن سید افتخار علی ابن سید خورشید علی سے اور دوسری امجاد فاطمہ سید غلام یحییٰ ابن سید بندہ علی ابن سید خورشید علی سے اور تیسری سید غلام رضا ابن سید تبارک حسین ابن سید نور الحسن اعظم سے بیاہی گئیں۔ آپ اپنے والد ماجد کے سجادہ نشین تھے۔ سید سلطان عالم عرف شہزادے صاحب کی ولادت ۱۲۰۵ھ بارہ سو پانچ ہجری کی اور انتقال شب نہم شعبان ۱۲۵۳ھ بارہ سو ترپن ہجری میں ہوا۔ یہ جعفری مذہب تھے۔ جو غالباً شیعوں کی کوئی شاخ ہے۔ دالان بالین گنبد درگاہ شریف میں ملحق مزار اپنے جد امجد شاہ سوندھا کے دفن ہوئے۔

ان کا عقد خیرات فاطمہ دختر دوم سید تبارک حسین ابن سید نور الحسن اعظم سے ہوا تھا۔ کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ یہ بھی اپنے والد ماجد کے سجادہ نشین تھے۔

سید شاہ مولوی صاحب عالم صاحب کی ولادت ۲۶ ربیع الآخر ۱۲۱۱ھ بارہ سو گیارہ ہجری کی تھی۔ اور انتقال جمعہ دوسری محرم الحرام ۱۲۸۸ھ بارہ سو اٹھاسی ہجری میں مارہرہ میں ہوا۔ گنبد درگاہ معلیٰ میں جانب غرب دفن ہوئے۔

آپ کا عقد دختر حضرت سید فقیر صاحب ابن حضرت شاہ گدا صاحب سے ہوا۔ تین صاحبزادے شاہ سید عالم صاحب و سید شاہ عالم صاحب و سید مقبول عالم صاحب اور چار لڑکیاں تھیں۔ بڑی لڑکی کا عقد سید احمد ابن سید غلام یحییٰ ابن سید بندہ علی سے ہوا۔ اور دوسری کا سید غلام رضا ابن سید تبارک حسین سے اور تیسری کا سید محمد تقی خاں ولد دوم سید شاہ آل حسین سجے میاں سے اور چوتھی کا سید ابن امام ابن جما میاں صاحب سے ہوا۔ آپ اپنے بھائی کے بعد سجادہ نشین ہوئے تھے۔ سید شاہ سید عالم صاحب کی ولادت ۱۲۳۵ھ بارہ سو پینتیس ہجری کی تھی۔ اور وفات دوسری محرم الحرام ۱۳۰۲ھ تیرہ سو دو ہجری میں مارہرہ میں ہوئی۔

marfat.com

مدفن آپ کا دالان غربی گنبد درگاہ شریف ہے۔ آپ اپنے والد ماجد کے سجادہ نشین تھے۔

آپ کا عقد دختر سوم سید بہادر علی بن سید خورشید علی سے ہوا تھا۔ آپ کے دو صاحبزادے سید شاہ خورشید عالم صاحب اور مولوی سید نور عالم صاحب اور تین لڑکیاں منظور فاطمہ و امتیاز فاطمہ و اولاد فاطمہ تھیں۔ دختر اول کا عقد سید ذاکر حسن بن سید منظہر حسن سے ہوا۔ ان کے ایک پسر حیدر حسن اور دو لڑکیاں محفوظ فاطمہ و عزیز فاطمہ تھیں۔ محفوظ فاطمہ کا عقد سید[۱] حسن جشن صاحب بن سید محمد حافظ سلہڑہ سے ہوا۔ صاحب اولاد ہیں۔ اور یہ شیعہ تھے۔ عزیز فاطمہ کا عقد سید ابن الحسن[۲] بن سید حسن عسکری بھتے سے ہوا ولد زندہ ہیں۔ یہ بھی شیعہ ہیں۔ شاہ سید عالم صاحب کی دختر دوم کا عقد سید رضا علی ابن سید مصطفیٰ علی ابن سید بہادر علی سے ہوا۔ ان کے کوئی اولاد نہیں۔

دختر سوم کا عقد سید ابن الحسن ابن سید حسن عسکری سے ہوا۔ انہوں نے بھی کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ حیدر حسن کے عقد اول سے ایک لڑکی ہے جو پٹنہ عظیم آباد میں بیاہی ہوئی ہیں۔ اور صاحب اولاد ہے۔ اور عقد ثانی سے تین لڑکیاں تھیں۔ جن میں سے بڑی لڑکی جس کا عقد بمبئی میں ہوا تھا ایک لڑکا چھوڑ کر فوت ہوگئی اور منجھلی کنیز بانو احمد برکات پسر خورد سید برکات حسن صاحب سرکار خورد کے عقد میں اور صاحب اولاد ہے۔ سید شاہ خورشید عالم صاحب کی اولادت دو جمادی الاول ۱۲۵۵ھ کی تھی اور وفات اٹھارویں جمادی الآخر ۱۳۰۸ھ تیرہ سو آٹھ ہجری شب جمعہ میں ہوئی۔ دالان پائیں روضہ حضرت سید شاہ آل محمد قدس سرہ میں دفن ہوئے۔

آپ کا عقد اپنے چچا سید مقبول عالم صاحب کی دختر کلاں نور الفاطمہ عرف

marfat.com

سلطان بہو سے ہوا تھا۔ آپ اپنے والد ماجد کے سجادہ نشین تھے۔ آپ کے ایک پسر سید جان عالم شہزادے میاں اور دو لڑکیاں تھیں۔ جن میں سے پہلی لڑکی امداد فاطمہ عرف لاڈو بی بی کا عقد سید اولاد محمد بن سید محمد تقی خاں بن سید شاہ آل حسین سچے صاحب سے ہوا تھا۔ جن کی اولاد کا ذکر ہو چکا۔ اور دوسری لڑکی قبول فاطمہ عرف مسعودہ بی بی کا عقد سید زین العابدین ابن سید حسن جشن بلگرامی ابن سید محمد حافظ سلہڑوی بلگرامی سے ہوا۔ دو لڑکے علی میاں اور گورے میاں خورد سال ہیں۔ سید جان عالم شہزادے میاں کی ولادت ۱۹ رمضان ۱۲۹۰ھ بارہ سو نوے ہجری کی ہے۔ آپ اپنے والد ماجد کے سجادہ پر ہیں۔

آپ کا عقد اولاد فاطمہ عرف بی بی صاحب دختر کلاں سید محمد اکبر خاں بن سید محمد تقی خاں بن سید شاہ آل حسین سچے صاحب سے ہوا تھا۔ زوجہ کا انتقال ہوگیا۔ آپ کے چار لڑکے سید بدر عالم عرف صاحبزادہ میاں و سید مقصود عالم پیر زادہ میاں و سید الطاف احمد عرف شاہ عالم و سید اقبال عالم عرف لاڈلے میاں ہیں۔ مولوی سید نور عالم صاحب کا عقد اپنے چچا سید شاہ مقبول عالم صاحب کی لڑکی ظہور فاطمہ عرف احسان بہو سے ہوا۔ مگر اُن سے کوئی اولاد نہیں۔ اور ان زوجہ کا انتقال ہوگیا۔ مسماۃ ترقی زن غیر کفو نو مسلمہ سے ایک لڑکا عبد الوہاب اور دو لڑکیاں تمیز النساء و زینت جہاں اپنے سے منسوب کرتے تھے۔

آپ کی ولادت ۲۷ محرم ۱۲۶۷ھ کی تھی اور انتقال شب دوشنبہ ۲۱ صفر ۱۳۴۰ھ میں مارہرہ میں ہوا۔ اور متصل حجرہ زنانہ صحن عقب درگاہ شریف اندرون احاطۂ درگاہ شریف میں دفن ہوئے۔ زینت جہاں برکات بن سید برکات حسن صاحب کو بیاہی گئی۔ اور اُس کی اولاد کا ذکر گزر چکا۔ دوسری لڑکی تمیز النسا مصطفیٰ خاں ساکن آنولہ ضلع بریلی حال مقیم علی گڑھ کو بیاہی گئی۔ چار لڑکے محمد اویس عرف

marfat.com

امداد علی و حبیب اللہ و اولاد علی و ابن علی اور دو لڑکیاں ہیں جن میں سے ایک لڑکی کا عقد الہ آباد میں ہو گیا ہے اور وہ بھی صاحب اولاد ہے۔ عبدالوہاب کا عقد دو دختران سید برکات حسن صاحب سے یکے بعد دیگرے ہوا جن میں پہلی سے ایک لڑکا عبدالوالی اور دوسری سے بھی ایک لڑکا عبدالباری خورد سال ہیں۔

سید شاہ عالم صاحب خلف دوم سید صاحب عالم صاحب کی ولادت ۱۲۴۰ھ بارہ سو چالیس ہجری کی تھی اور وفات گیارہ محرم الحرام ۱۳۰۳ھ تیرہ سو تین ہجری میں مارہرہ میں ہوئی اور دالان غربی گنبد درگاہ شریف میں دفن ہوئے۔ آپ کا عقد دختر اول سید محمد امیر صاحب سے ہوا تھا۔ لاولد انتقال کیا۔

سید شاہ مقبول عالم صاحب خلف سوم سید شاہ صاحب عالم کی ولادت ۶ رجمادی الاول ۱۲۴۵ھ بارہ سو پینتالیس ہجری کی تھی۔ اور وفات دسویں محرم الحرام ۱۳۰۳ھ تیرہ سو تین ہجری میں مارہرہ میں ہوئی اور دالان غربی گنبد درگاہ شریف میں دفن ہے۔ آپ کے دو عقد ہوئے۔ پہلا عقد دختر سید منظر حسن صاحب سے ہوا۔ اس عقد سے دو لڑکیاں تھیں جو سید خورشید عالم صاحب اور سید نور عالم صاحب کو بیاہی گئیں۔ جن کا ذکر ہو چکا۔

دوسرا عقد اطہر فاطمہ دختر سید ابوالقاسم صاحب ابن سید موسیٰ کاظم ابن سید تبارک حسین صاحب سے ہوا۔ اس عقد سے دو پسر سید مخدوم عالم صاحب بڑے میاں اور سید افتخار عالم سدے میاں اور تین لڑکیاں سرور فاطمہ و رونق فاطمہ عرف بی بی رانی و شان فاطمہ عرف شنو بی بی تھیں۔ بڑی لڑکی کا عقد سید محمد ابراہیم صاحب ابن سید ابن امام صاحب باغ پختہ سے

marfat.com

ہوا جو لاولد فوت ہوئیں۔ اور دوسری کا عقد سید غلام مصطفیٰ ابن سید نورالحسن عرف نواب میاں ابن سید رضا سے ہوا۔ ان کے ایک لڑکا ابن مصطفیٰ اور تین لڑکیاں مصطفائی بی بی۔ اختر بانو۔ دختر بانو ہیں۔ ابن مصطفیٰ کا عقد وراثت فاطمہ بنت ڈپٹی سید عنایت احمد نبیرہ صفیر بلگرامی سے ہوا ہے۔ اور مصطفائی کا عقد سید سرور عالم پسر کلاں سید افتخار عالم سدلے میاں سے ہوا ہے۔ ایک لڑکا آفتاب عالم ہے۔ اور شان فاطمہ کا عقد سید غلام مجتبیٰ پسر سوم نواب میاں مذکور سے ہوا ہے۔ ان کے کئی لڑکے اور کئی لڑکیاں ہیں جن میں سے بڑی لڑکی صغریٰ بی بی ڈپٹی عنایت احمد کے عقد میں اور صاحب اولاد ہے۔ سید مخدوم عالم بدلے میاں کی ولادت دس رجب ۱۲۸۶ھ کی تھی اور انتقال بوقت مغرب شب دوشنبہ ۴ شعبان ۱۳۲۷ھ میں ہوا۔ دالان بالین گنبد درگاہ شریف میں دفن ہوئے۔

ان کا عقد اول برادری میں دختر دوم سید محمد حسن عرف امیر میاں پسر دوم سید رضا سے ہوا۔ ان زوجہ سے کوئی اولاد نہیں رہی اور ان کے انتقال کے بعد دوسرا عقد غیر برادری میں میر داور علی صاحب اونامی کے لڑکے مقبول حسین صاحب کی چھوٹی لڑکی عالیہ بیگم سے کیا۔ ان سے ایک لڑکی صوفیہ بانو اور دو لڑکے افسر عالم اور حسن میاں ہیں۔ صوفیہ بانو کا عقد مہتاب حسن بہار میاں مرحوم ابن سید امیر حسن صاحب ابن سید الطاف حسین صاحب ابن میر داور علی صاحب مذکور سے ہوا تھا۔ مگر تھوڑے ہی عرصہ بعد بہار میاں کا لاولد انتقال ہو گیا۔ سید افتخار عالم سدلے میاں کی ولادت ۱۲۔ رجب ۱۲۸۸ھ کی تھی۔ اور انتقال ۷۔ محرم ۱۳۴۳ھ میں موضع جارتی پرگنہ مارہرہ میں ہوا۔ اور وہاں سے لاش لاکر سید نور عالم صاحب کی قبر سے کچھ فاصلہ

marfat.com

پر اندرون احاطہ درگاہ شریف دفن ہوئے۔

یہ دونوں بھائی نیچری سید احمد خانی خیالات کے تھے۔ ان کا عقد دختر اول سید علی احسن ابن سید نورالحسن عرف نواب میاں ابن سید رضا صاحب سے ہوا تھا۔ ان کے دو لڑکے سرور عالم و محمود عالم اور پانچ لڑکیاں طاہرہ عرف احمد زادی۔ وصادقہ بیگم وسیدہ بانو وصابرہ بی بی وسبی بی بی ہیں۔ سرور عالم کی ولادت ۱۰ ربیع الاول شریف سنہ ۱۳۱۲ھ کی ہے۔ ان کا عقد مصطفائی بی بی دختر اول سید غلام مصطفیٰ سے ہوا ہے ایک لڑکا آفتاب عالم ہے احمد زادی کا عقد سید محمد اسحاق بن سید محمد ابراہیم صاحب باغ پختہ سے ہوا۔ اولاد کا ذکر ہوچکا۔ اور صادقہ بیگم زوجہ سید آل سجاد باغ پختہ لاولد ہیں۔

سربیت والان سرکار خورد

حضرت سید شاہ نجات اللہ قدس سرہٗ مورث سرکار خورد کے علاوہ خاندانی بی بی سے اولاد کے چار حرموں سے چھ صاحبزادے اور تھے۔ جن میں سے بعض حافظ اور بعض عالم تھے۔ ان میں سے بعض کی نسل اس وقت بھی موجود ہے۔ چونکہ فقیر کو پوری آگاہی نہیں ہے لہٰذا جس قدر معلوم ہوسکا وہ تفصیل درج کرتا ہوں۔

حضرت کے دو صاحبزادے جمال علی عرف کلو میاں اور سردار علی عرف سلو میاں تھے۔ کلو میاں کی وفات سنہ ۱۲۱۰ھ اور سلو میاں کی سنہ ۱۲۲۵ھ میں ہوئی۔ کلو میاں کے ایک لڑکے بالا میاں رحم رسول جن کی ولادت سنہ ۱۱۸۵ھ کی

marfat.com

اور وفات ۱۸ ار رجب سہ شنبہ ۱۲۵۵ھ کی تھی۔ اور دوسرے مدد رسول عرف لالا میاں جن کی ولادت ۱۱۸۰ھ کی اور وفات ۱۲۴۳ھ میں بمقام بنارس ہوئی۔ اور تیسرے عنایت رسول ننھے میاں جن کی ولادت ۱۲۹۰ھ کی اور وفات بمقام کواتھ ۱۲۰۶ھ میں ہوئی۔ بالا میاں کے چار لڑکے اور ایک لڑکی تھیں۔ لڑکوں کے نام پسر کلاں فضل رسول عرف رنگیلے میاں جن کا انتقال ۱۲۸۹ھ میں ہوا ہے۔ دوسرے شرف رسول عرف لڑیتے میاں تیسرے کرم رسول عرف رسیلے میاں جن کا انتقال بمقام نان پارہ ہوا۔ چوتھے حمایت رسول عرف ہٹیلے میاں جن کی ولادت باختلاف روایت ۱۲۲۵ھ یا ۱۲۲۹ھ کی تھی۔

رنگیلے میاں کے ایک لڑکے مظہر علی تھے جن کی ولادت ۱۲۵۴ھ کی تھی اور بلگرام میں انتقال کیا۔ ان کے ایک لڑکے مظہر حسین عرف اولاد احمد دولارے تھے۔ جن کی ولادت ۱۲۷۳ھ کی تھی ان کے ایک لڑکے جمیل احمد عرف لالا میاں تھے اور دوسرے علی اظہر بالا میاں اب بھی موجود ہیں جن کے سُنتا ہوں کہ تین عقد ہوئے۔ دو سے اولاد نہیں۔ ایک سے اولاد کا حال مجھے معلوم نہیں۔

لڑیتے میاں کے ایک لڑکے گلزار احمد تھے جو لاولد انتقال کر گئے اور دو لڑکیاں تھیں۔ جن میں سے ایک نے سوروں میں کسی سے عقد کر لیا تھا۔ کرم رسول عرف رسیلے میاں لکھنؤ میں دریائے گومتی کے اُس طرف کسی فقیر نامعلوم الاسم کے تکیہ میں جانشین ہو کر رہنے لگے تھے کبھی کبھی مارہرہ بھی آتے تھے۔ اُس وقت تک تو صاحب اولاد نہیں تھے۔ ہٹیلے میاں موضع دتاولی قریب علی گڑھ میں عطاری کی دوکان کرنے لگے تھے۔ ان کے دو بیٹے

marfat.com

جمال علی عرف کلو میاں اور عبدالرزاق اور تین لڑکیاں تھیں۔ دادا عبدالرزاق اب بھی زندہ ہیں اور صاحب اولاد ہیں مجھے تفصیل معلوم نہیں۔ مدد رسول عرف لالہ میاں ابن جمال علی کلو میاں کے ایک لڑکے عطا رسول تھے۔ جنہوں نے بمقام بردوان ملک بنگالہ انتقال کیا۔ ان کے ایک لڑکے فدا رسول عرف بیر میاں تھے۔ اُن کے دو لڑکے نورالحسن اور منظفر حسین تھے۔ ننھے میاں عنایت رسول کے ایک لڑکی تھیں۔ جن کے ایک لڑکے یعقوب علی تھے اور یعقوب علی کے لڑکے محمد اسمعیل تھے۔ سید سرور علی عرف سلو میاں کے ایک لڑکے ملو میاں تھے جن کی وفات ۱۳ شوال ۱۲۵۶ھ میں ہے۔

ان کے دو لڑکے ولایت علی عرف امراؤ میاں لاولد اور دوسرے سیّد وزیر علی لاولد اور ایک لڑکی عظمت فاطمہ زوجہ حکیم خادم علی تھیں۔ ان کے دو بیٹے سید عبدالاحد ابن حکیم خادم علی اور سید عبدالواحد تھے آخرالذکر انتقال کر گئے۔ سید عبدالاحد کاسگنج ضلع ایٹہ میں طبابت کرتے ہیں۔ ان کے دو لڑکے عزیز احمد و نظیر احمد تھے۔ عظمت فاطمہ بنت ملو میاں کے تین لڑکیاں بھی تھیں۔ اور ایک اور سریہ کے بطن سے حضرت شاہ نجات اللہ کے صاحبزادہ سید ظہور احمد عرف شاہ احمد اللہ تھے کہ لاولد انتقال کر گئے۔ ان کی ولادت ۱۱۶۴ھ کی اور انتقال ۲۳ ذیقعدہ ۱۲۴۳ھ میں ہوا۔ اور ایک حرم سے حضرت کے دو صاحبزادے حافظ علی رضا اور حافظ نور زماں تھے۔ حافظ علی رضا کی وفات ۱۲۱۲ھ میں اور حافظ نور زماں کی ۲۴ جمادی الاول ۱۲۴۳ھ میں ہوئی۔ دونوں نے لاولد انتقال فرمایا۔ ایک اور سریہ کے بطن سے حضرت کے ایک صاحبزادہ سید مہر علی تھے ان کے ایک پسر سیّد بندہ علی عرف بدے میاں تھے۔ جن کے ایک لڑکے فرزند علی مشہور

marfat.com

بہ دیوانہ شاہ تھے۔ ان سربیت والوں کا مقبرہ ایک جداگانہ حظیرہ درگاہ معلے برکاتیہ کے جانب غرب۔ ایک گلی کے درمیان میں فاصلہ سے واقع ہے جس میں حافظ نور زماں اور حافظ علی رضا وغیرہم متعدد لوگ اس نسل کے دفن ہیں۔ پہلے اس حظیرہ کی نگہداشت منجانب ممبران کمیٹی انتظامی درگاہ شریف ہوتی تھی۔ مگراب ایک عرصہ کثیر سے خود درگاہ معلی کی ہی عمارت ہماری سخت دلی اور ناحق بشناسی سے بہت ہی زار و نزار حالت میں ہے تا بہ حظیرہ چہ رسد۔ اور اس نسل کی کچھ مستورات وغیرہ کی مقابر اندرون احاطہ درگاہ معلی ایک چھوٹے سے علیحدہ حصہ میں بھی زیر درخت املی ہیں۔

مذہبی تبصرہ

بیان انساب کی کتاب میں یہ عنوان اگرچہ نیا معلوم ہو۔ مگر اہل علم جانتے ہیں کہ بمقتضائے آیہ کریمہ "انہ لیس من اہلک انہ عمل غیر صالح" اکابر کرام کے ساتھ صحت و بقائے انتساب میں دین و مذہب کو کس قدر دخل ہے۔ اس لئے ہم نے ایک مختصر تبصرہ اس لحاظ سے بھی کر دینا مناسب جانا۔ ہمارے اسلاف کرام اور اُن کے اخلاف فخام سب بحمد للہ تعالیٰ ہمیشہ سے دین اسلام و مذہب مہذب اہلسنّت وجماعت سے آراستہ و پیراستہ چلے آتے تھے۔ اور خوب اپنے اس دین متین و مذہب مہذب میں تعصب و تصلب کو مقبول و محمود جانتے اور مانتے اور بتاتے رہتے تھے۔ اور اگرچہ اودھ کی رافضی سلطنت کے قرب اور اثر سے بلگرام اور اُس کے نواح کے مقامات میں رہنے والے بعض ہماری نسل کے منتسبین میں شیعیت کا دخل ایک

marfat.com

عرصۂ کثیرو دراز سے ہو گیا تھا جو باستداد زمانہ بڑھتا رہا۔ مگر بحمدہ تعالیٰ ہمارے اجداد کرام کے علم و عمل ظاہری و باطنی اور اُن کی پختگی دین و مذہب و حفاظت حمائے شریعت نے ہمارے مارہرہ کی نسل میں اس ضلالت کو داخل نہ ہونے دیا تھا۔ جہاں تک معلوم ہوتا ہے اول جامیاں صاحب لکھنؤ اور پورب کی صحبتوں سے اس طرف مائل ہوئے اور اب اُن کی باغ پختہ کی نسل کی جو حالت ہے۔ وہ میں اوپر بتا چکا ہوں اور حضرت سید شاہ آل حسین سچے میاں صاحب قدس سرہٗ کے بعد اُن کے دوسرے بیٹے سیّد محمد تقی خاں صاحب سے اُن کی نسل میں بھی شیعیت کی کچھ کچھ داغ بیل پڑنا شروع ہوئی۔ اور اب فقیر کے علم میں اُس نسل کا کوئی بھی ایسا نہیں۔ جو شیعہ تفاوت مراتب نہ ہو۔ اور ہمارے حضرات کی صاحبزادیوں کی بھی جو نسل مارہرہ سے باہر کوات بلگرام باڑی سانڈی وغیرہ میں ہے۔ اُن میں بھی ایک عرصہ سے شیعیت گھس گئی ہے اور صاحبان سرکار خورد کے چونکہ شادی بیاہ لڑکیاں لینے اور دینے کے تعلقات عرصہ سے باغ پختہ اور پورب اور کوات والوں سے چلے آتے ہیں۔ اس لئے یہ لوگ اگرچہ کوئی علانیہ اپنے آپ کو شیعہ نہیں کہتے۔ مگر اس قسم کے تعلقات دیرینہ اور ہمہ وقت کے اعمال و عقائد پر جو اثر ڈالتے ہیں وہ ظاہر ہے اور اُن پر جو حکم مذہب دیتا ہے وہ بھی پوشیدہ نہیں۔ رہ گئے اب ہم سرکار کلاں کے چند افراد۔ سو اگرچہ ہم بلحاظ اپنے اعمال و افعال کے حد درجہ بدنام کنندہ نکو نامے چند سہی۔ مگر عقائد میں اپنے اسلاف کرام کے ہی متبع اور خالص مذہب مہذب اہلسنّت وجماعت پر قولاً و عملاً و اعتقاداً قائم تھے۔

مگر اب قریبی زمانہ سے شیعوں سے بیاہ گت کرنے کی بلا بعض بڑی

marfat.com

سرکار والوں نے بھی اپنے پیچھے لگائی۔ اگرچہ بحمدہ تعالےٰ وہ زیادہ نہ چلنے پائی۔ علاوہ بریں اب گردش اعمال نے طبائع میں مال وزر کا لالچ جاہ ورسوخ دنیاوی کا شوق ایسا مرکوز کر دیا ہے جس نے علم دین سے جہالت اور احکام دین کی تعمیل سے سستی وکاہلی اور رامپور و لپورب و علی گڑھ وغیرہ کے بدمذہبوں کی صحبتوں کے اثرات سے مل ملا کر اب سرکار کلاں یا خورد کسی ایک پر منحصر نہیں دونوں میں کے کتنوں کو کسی کو شیعوں سے ملایا تو کسی کو نیچریوں سے۔ کسی کو گاندھویت کی راہ دکھائی تو کسی کو ندویت کی۔ کسی کا رافضیوں سے میل سننے میں آیا تو کسی کا آریوں غیر مقلدوں سے وغیر ذلک۔ فقیر یہ جزم نہیں کرتا کہ ایک سرے سے یہ سب اخبار صحیح ہی ہیں اور جن جن صاحبوں کی نسبت جیسا جیسا کہا سُنا گیا وہ سب قطعاً ایسے ہی ہیں۔ مانا کہ یہ اخبار غلط سہی مگر اُن بزرگان کرام کے اخلاف اور نام لیوا ہونے کے لحاظ سے (جن کے اقوال وافعال۔ عقائد واعمال سے شرقاً وغرباً ایک عالم سند لیتا تھا اور لیتا ہے۔ اور جو اپنی صورت وسیرت ظاہر و باطن کے لحاظ سے شریعت و طریقت دونوں میں کھرے اور کھوٹے کی پہچان کرا دینے کی کامل العیار کسوٹی تھے) ہماری شرمندگی اور نگونساری کے لئے ہماری اسیقدر شامتی اعمال کیا کم ہے کہ ہم نے اپنے اعمال وافعال اور اپنی صورت وسیرت کو ایسا کر رکھا ہے۔ جس کی وجہ سے آج لوگ ہماری نسبت جو چاہتے ہیں۔ کہہ بیٹھتے اور لکھ دیتے ہماری طرف منسوب صریح بدمذہبی اور بے دینی کی تحریریں شائع کر دیتے ہیں۔ اور ہمیں کھلے ہوئے بدمذہبوں بے دینوں کا اُن کی بدمذہبی بے دینی میں معین و مددگار مداح ومعرف چھاپ دیتے ہیں۔ کاش ہمارے بھائی اس مخلصانہ گزارش پر غصہ نہ لائیں۔ اور ایمان والصاف کی

marfat.com

نظر سے خود اپنا محاسبہ کر کے اگر اپنے عقائد مذہبی میں اس وقت کے یا گزشتہ کے لحاظ سے صراط مستقیم سنیت و اسلام سے ذرا بھی کجی پائیں اُسے فوراً توبہ و تجدید سے درست کر لیں۔ اور اپنے آپ کو عقائد و اعمال صورت و سیرت کے لحاظ سے اپنے بزرگان ماسبق کا مکمل نمونہ بنا لیں۔ اور کم از کم عقیدہ و مذہب کے لحاظ سے تو اپنے آپ کو قولاً و عملاً ایسا سچا پکا سُنّی مسلمان پیش کریں کہ کوئی شخص ہمارے کسی قول و عمل کی وجہ سے ہمارے دین و مذہب پر تو کوئی حملہ نہ کر سکے۔

اُن صاحبوں کے اسماء جو اس وقت حسب رواج خاندانی درگاہ شریف اور خانقاہ کے نذر و نیاز اور چڑھاوے کے پانے کا استحقاق رکھتے ہیں

حضرت قبلتی و کعبتی سید شاہ اسمعیل حسن صاحب۔ سید مہدی حسن صاحب سید حامد حسن صاحب۔ سید آل نبی صاحب۔ سید ارتضے حسن پیر میاں صاحب۔ صاحبان سرکار کلاں۔ سید علی احسن شاہ میاں صاحب۔ سید جان عالم شہزادے میاں صاحب۔ سید افسر عالم و حسن میاں پسران سید مخدوم عالم صاحب۔ سید سرور عالم و سید محمود عالم پسران سید افتخار عالم سدلے میاں۔ صاحبان سرکار خورد۔ ان میں سے ہی سجادہ نشین ہیں۔ اور انہیں کی اولاد یا اُس کے نہ ہونے کی صورت میں بھائی بھتیجے وغیرہ

marfat.com

جو برابر کی بی بی سے ہوں. حسب عملدرآمد خاندانی سجادہ نشین ہوتے ہیں.

سجادہ نشینی کی تشریح

ہمارے خاندان میں رسم سجادہ نشینی اس طرح چلی آتی ہے کہ سجادہ نشین متوفی کے انتقال کے بعد اُس کے چہلم کے دن کنبہ و برادری و شہر و اطراف کے اعزہ و اقارب و عمائد و متوسلین عوام و خواص جمع ہوتے ہیں اور اُس کے بیٹے یا اُس کی عدم موجودگی میں بھائی وغیرہ وارث شرعی کو (جو اُس شخص سے بیعت یا اجازت سجادہ نشینی بھی رکھتا ہو جسکی جگہ وہ سجادہ نشین ہونا چاہتا ہے) بزرگان خاندان و عمائد و اکابر متوسلین تبرکات خاندانی مثل خرقہ و عمامہ و سیلی و تسبیح وغیرہ (جو ہر ایک گھر میں اپنے اپنے بزرگوں کے علٰحدہ علٰحدہ بھی ہم لوگوں کے پاس ہیں۔ اور بعض مشترک ہیں) ہمراہ لیکر درگاہ شریف لے جاتے اور وہاں جس بزرگ کا وہ قائم مقام ہونا چاہتا ہے اُس کے مزار یا حضور صاحب البرکات قدس سرہٗ کے مزار مبارک پر تبرکات و لباس کو رکھکر بزرگان سلسلہ سے توسل و استعانت کر کے فاتحہ خیر پڑھکر پھر اُن تبرکات سے اُس شخص کو آراستہ کر کے سامنے فقراء و خدام اللّٰہ پکارتے ہوتے مجمع کے ساتھ واپس لاتے اور مکان سجادہ نشینی میں جو اپنے اپنے الگ ہیں مسند سجادہ نشینی پر اجلاس کراتے ہیں اور اس کے بعد حاضرین نذر پیش کرتے ہیں۔ اور معتقدین بیعت کرتے ہیں اور رسم سجادہ نشینی تمام ہو جاتی ہے۔

marfat.com

اگلے بزرگان کرام اور اسلاف عظام محض اس رسم کے سجادہ نشین نہیں تھے۔ بلکہ وہ اپنے جن اکابر کے سجادہ نشین ہوتے تھے اُن کے سچے قائم مقام اور اجازت یافتہ۔ اور اپنی طاعت وعبادت اور خدمت سجادۂ طاعت وبزرگداشت مسجد و درگاہ وخانقاہ بزرگان۔ اور اپنے تقویٰ وطہارت وپاکیزگی نفس و خلوص وللّٰہیت وخدمت دین وغیرہ صفات حمیدہ کے سبب سچے حقیقی معنی میں سجادہ نشین ہوتے اور استحقاق رکھتے تھے۔ مگراب تو ایک عرصۂ کثیر سے صرف ایک رسم کی پابندی رہ گئی ہے۔ اور بعد کے زمانہ کے بہت سے وہ لوگ جن کے ناموں کے ساتھ لفظ سجادہ نشین اس کتاب میں لکھا ہے محض اُس رسم مذکورہ بالا کے سجادہ نشین ہیں۔ بلکہ اب تو یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے کہ بعض لوگوں نے وہ رسم بھی ادا نہیں کی۔ صرف سجادہ نشینی کا دوہرا حصّہ اور ایک وزن دار لقب سے اپنے آپ کو ممتاز کرنے کے لئے جس طرح اپنے مورث کے مال وجائداد وغیرہ متروکۂ دنیا پر بغیر کسی خاص رسم کے ادا کیے قابض ومالک ہیں اُسی طرح اُس کے منصب سجادہ نشینی کے بھی وارث بن گئے ہیں۔

اُن صاحبوں کے اسما جن کے قبضہ وتولیت میں اس وقت جائداد خانقاہی ودرگاہی ہے

حضرت قبلتی وکعبتی سید شاہ محمد اسمٰعیل حسن صاحب۔ سید مہدی حسن صاحب۔ سید حامد حسن صاحب۔ سید آل نبی صاحب۔ سید ارتضا حسین۔ پیر میاں صاحب۔ سید ایوب حسن صاحب۔ سید قمر عالم صاحب۔ سید آل

marfat.com

عبا صاحب سرکار کلاں ۔ وجاہت فاطمہ و محمد مہدی وغیرہ ورثائے بتول فاطمہ و صادقہ بیگم و احترام فاطمہ و محمد اسحاق و وارث حسن صاحبان و محمد موسیٰ وغیرہ ورثائے سید عبدالجلیل صاحب باغ پختہ ۔ و سید علی احسن شاہ میاں صاحب و سید جان عالم شہزادے میاں صاحب و عبدالوہاب و عبدالوالی صاحبان و عطا برکات و محمد برکات صاحبان وغیرہ قائم مقامان سید برکات حسن صاحب و افسر عالم وغیرہ ورثائے مخدوم عالم صاحب و سرور عالم وغیرہ ورثائے افتخار عالم صاحب سرکار خورد و سید عبدالرزاق و علی اظہر بالا میاں ورثائے وارث علی سریت والان سرکار خورد از منتسبان خاندان اور بہت سے غیر خاندان کے مسلمان اور غیر مسلمان جن کے پاس ہماری شامتی اعمال سے جائداد خانقاہی و درگاہی کا اکثر و بیشتر حصہ زمینداری منتقل ہوگیا ہے۔

بعض خلفائے خاندان برکاتیہ جن سے علاوہ صاحبزادگان خاندانی کے اجراء سلاسل زمانہ قریب میں تھا یا اب ہے

ہمارے حضرات کے خلفاء بکثرت تھے ۔ جن سے اجراء سلاسل تھا ۔ مگر رفتار زمانہ سے بہت حضرات کا سلسلہ ختم ہوگیا بعض حضرات کا اگرچہ موجود ہے ۔ مگر بسبب دوری وغیرہ فقیر کو پوری واقفیت نہیں ہے ۔ جہاں سے اور جن حضرات سے اجرائے سلاسل زمانہ قریب میں یا بالفعل ہونا معلوم ہے وہ لکھا جاتا ہے ۔ حضرت سید شاہ آل احمد اچھے صاحب قدس سرہٗ کے خلفا سے مجھے اس وقت دو جگہ سے سلسلہ کا جاری ہونا معلوم ہے ۔ اول بدایوں

marfat.com

سے حضرت اسبق اور احب الخلفاء شاہ عین الحق حضرت مولانا عبد المجید قدس سرہٗ اور اُن کے صاحبزادہ حضرت شاہ معین الحق مولوی فضل رسول قدس سرہٗ اور اُن کے صاحبزادہ شاہ مطیع الرسول مولوی عبد المقتدر رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ سے جاری ہے۔ اس سلسلہ کے ہزاروں مرید اور بہت خلیفہ بلاد عرب وعجم میں تھے۔ سنتا ہوں کہ مولوی عبد المقتدر صاحب کے انتقال کے بعد اُن کے چھوٹے سوتیلے بھائی مولوی عبد القدیر صاحب اُن کے جانشین ہوئے ہیں۔ اور اُن کے سلسلہ میں بیعت لیتے ہیں۔ مگر اُن کے اکابر کرام کو جو نیاز مندی وعقیدت اکابر خانوادہ عالیہ برکاتیہ اور اُن کی ذریات تو ذریات اُن کے ادنیٰ منتسبین تک سے ظاہر و باطن میں تھی۔ اُس پر ان مولوی صاحب کے یہاں سے شائع و مرتب شدہ کتاب اکمل التاریخ نے جس قدر پردہ ڈالا اور اُس سے جیسا دم چُرایا اور خود یہ مولوی صاحب اُس سے جس قدر کنارہ کش اور نام نہاد تحریک خلافت کے زمانہ سے اکابر خاندان عالی شان برکاتیہ اور خود اپنے اکابر قدست اسرارہم کی روش مستقیم یعنی بدمذہبوں اور اُن کی بدمذہبی سے نہایت سختی کے ساتھ علیحدگی و دوری اور اُن سے شدت و غلظت برتنے کی سنت سنیہ مرضیہ مصطفویہ سے جس قدر دور ہو گئے ہیں وہ کوئی مخفی امر نہیں ہے۔

حضرت سید شاہ آل احمد اچھے صاحب قدس سرہٗ کا دوسرا سلسلہ دہلی میں حضرت کے خلیفہ غوث الآفاق شاہ غلام غوث قدس سرہٗ اور ان کے خلیفہ حضرت شاہ مقبول احمد الملقب بہ شاہ حافظ عبد العزیز اخوند رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ اور اُن کے خلیفہ حافظ شاہ محمد عمر رحمۃ اللہ تعالیٰ سے جاری تھا سنتا ہوں کہ حضرت شاہ محمد عمر کے بعد وصال اُن کے سجادہ نشین شاہ مختار

marfat.com

احمد صاحب اُن کے برادرزادہ ہوئے ہیں اور غالباً اُن سے بھی سلسلہ جاری ہے ۔ اس سلسلہ کے بھی ہندوستان کے بہت حصّوں میں خلفاء و مریدین تھے ۔ حضرت سید شاہ آل رسول صاحب قدس سرہٗ کا سلسلہ حضرت کے خاتم الخلفا فخر العلماء شاہ عبد المصطفےٰ حضرت مولٰنا احمد رضا خاں صاحب قدس سرہٗ اور اُن کے خلیفہ و خلف صاحب سجادہ جناب مولٰنا مولوی محمد حامد رضا خاں صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ وزاد فی علمہ و عملہ و فضلہ سے جاری ہے اس سلسلہ کے بھی کثیر مریدین و صاحب سلسلہ بلاد عرب و عجم و ہند میں ہیں حضرت شاہ غلام محی الدین امیر عالم قدس سرہٗ کے خلیفہ معرفت دستگاہ حقیقت آگاہ شاہ غلام حسین قدس سرہٗ اور اُن کے خلیفہ شاہ عنایت حسین کرسوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی سلسلہ راجپوتانہ وغیرہ میں تھا ۔ اب ایک عرصہ سے حال معلوم نہیں ۔ حضرت والد ماجد قبلہ مدظلہ کے خلیفہ سید شاہ عبد الوہاب جیلانی سے بھی سلسلہ اضلاع اودھ و ملک نیپال اور ترائی کی حدود میں جاری تھا اب ایک عرصہ سے اُس کا بھی حال تحقیق مجھے نہیں معلوم ہے ۔ حضرت نانا صاحب سید شاہ ابو الحسین احمد نوری میاں صاحب قدس سرہٗ کے متعدد خلفا سے سلسلہ جاری تھا مجھے اُن سب حضرات کے نام و مقام مفصل معلوم نہیں ۔ اُن میں سے شاہ جہاں پور میں مولٰنا فخر العالم صاحب تھے جن کے بعد اُنکے بیٹے میاں مسعود عالم صاحب اُن کے جانشین ہوئے ۔ اور غالباً اُن سے سلسلہ جاری ہے ۔

حضرت شاہ حمزہ صاحب قدس سرہٗ کے ایک خلیفہ سے سہسوان میں اور ایک سے سہاور میں سنتا ہوں کہ سلسلہ جاری ہے ۔ مگر مجھے تحقیق معلوم نہیں ہے ۔ البتہ جنیٹھا ضلع مراد آباد کے ایک بزرگ سید شاہ محمد علی

marfat.com

الملقب نوشہ میاں کو میں نے دیکھا تھا۔ جو حضرت شاہ حمزہ صاحب کے سلسلہ میں مرید حضرت شاہ رحیم اللہ سنبھلی خلیفہ شاہ آل احمد سہسوانی خلیفہ سید شاہ نظر محمد سہسوانی خلیفہ شاہ رمضان ملانوی خلیفہ شاہ سیف اللہ سہاوری خلیفہ حضرت سید شاہ حمزہ قدس سرہٗ کے تھے۔ یہ بزرگ اگرچہ بیعت لیتے تھے مگر بعد کو معلوم ہوا کہ ان کو ہمارے یہاں کے سلسلہ میں اپنے مرشد سے خلافت نہ تھی۔ صرف بیعت تھی۔ البتہ بعد کو انہوں نے فقیر کے حضرت والد ماجد دامت برکاتہم العالیہ سے سلسلۂ عالیہ برکاتیہ میں خلافت واجازت بھی حاصل فرمائی۔ مگر معلوم نہیں کہ انہوں نے اس سلسلہ کا اجراء بھی کیا یا نہیں۔

وثیقۂ عہد نامے کی نقل جو کلام اللہ شریف کے ورق سورۂ فاتحہ کی پشت پر حضرت سید شاہ آل رسول صاحب کے دست وقلم کا لکھا ہوا ہمارے پاس موجود ہے

ہو الحق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

ما یانکہ سید آل رسول و سید غلام محی الدین و سید اولاد رسول ابناء حضرت سید شاہ آل برکات عرف ستھرے صاحب مرحوم ایم عہد می نمائیم و نوشتہ می

دہم کہ ما ہر سہ برادران بدرجۂ تساوی مالک جملہ امورات متعلقہ خانقاہ ودرگاہ ومسجد حضرت سید شاہ برکت اللہ صاحب وشاہ آل محمد صاحب وشاہ حمزہ صاحب وشاہ آل احمد صاحب وشاہ آل برکات صاحب قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم العزیز بموجب وصیت نامہ والد مرحوم خود ہا مورخہ نہم شہر ربیع الثانی ۱۲۴۶ھ ہجری وہفدہم شوال ۱۲۴۸ھ ہجری شریک فی التولیت وسجادگی ہستیم یکے را بر دیگرے افضلیت نیست اگر احیاناً ازیں نوشتہ کدامی اختلاف نماید پیش خدا ورسول خدا پشیمان گردد خدا ورسول خدا وکلام اللہ را درمیان میدہیم کہ از عہد ہذا وہم از مراتب مندرجہ وثیقہ موصوفہ ہیچگونہ تجاوز نسازیم ودعوی افضلیت بکدامی نوع یکے بر دیگرے نماید واگر نماید باطل گردد فقط تحریر چہارم ذیقعدہ ۱۳۵۱ھ ہجری قدسی۔

مہر	مہر	مہر
آل رسول احمدی	سید اولاد رسول	غلام محی الدین حسینی

نقل فیصلہ پنچائت مابین ہر سہ حضرات قدس سرہم مجوزۂ مفتی سید ولایت علی وبندۂ جانی آسکی فلسفی معروف بہ کندن لال

بابتہ سجادہ نشینی و تولیت جو حصہ ہے وہ نقل کیا جاتا ہے۔

سید شاہ آل رسول صاحب وسید شاہ اولاد رسول صاحب وسید شاہ غلام محی الدین صاحب وہر چہار بنات دعویداران مقدمہ تقسیم ترکہ سید شاہ آل برکات ستھرے صاحب والد دعویداران مقدمہ ومناقشہ سجادگی و تولیت

marfat.com

درگاہ۔ چوں بعد جنت آرامگاہ شدن حضرت سید شاہ آل برکات نزاعے درمیان اولاد آں مرحوم روداد و جناب سید آل رسول و سید اولاد رسول و سید غلام محی الدین صاحبان بتاریخ بست ویکم جمیدالاولی ۱۲۵۲ھ اقرار نامہ ثالثی متضمن تصفیہ کردہ دادن امور مذکورہ بالا بمانوشتہ دادہ بودند بر طبق آں ما یاں بتاریخ بست و پنجم ماہ مذکور چناں تجویز کردہ بودیم کہ ہر سہ صاحبان بالتساوی حسب وصیت والد خود ہا کہ مطابق شرع شریف بر کل متروکات والد خود ہا قابض باشند و در تولیت و سجادہ نشینی درگاہ و خانقاہ مساوی بودہ در آبادی خانقاہ و درگاہ و خدمت گزاری وارد و صادر حسب دستور خاندان خود سعی موفورہ بکار برند و از ما حاصل ریاست درگاہی بالاتفاق نصف در مصارف درگاہ و خانقاہ و نصف در مصارف خود ہا در آوردہ باشند و تصفیہ دیگر امور جزئیہ مثل اماکن وغیرہ بے رفتن مارہرہ متخیل نمی شود انشاء اللہ تعالیٰ در انجار سیدہ تقسیم آنہم بالتساوی کردہ خواہد شد فقط

مہر دستخط سید ولایت علی مفتی عدالت ضلع فرخ آباد

دستخط آسکی فلسفی معروف بہ کندن

مہر	مہر
سید ولایت علی ۱۲۴۴ھ	آسکی فلسفی ۱۲۵۲ھ

نوٹ:۔ حضرت سید شاہ محمد اسمٰعیل حسن صاحب سید مہدی حسن صاحب سید عابد حسن صاحب سید آل نبی صاحب سید ارتضا حسین بیر میاں صاحب اب ان حضرات کے ورثاء ہیں۔ اور یہ فیصلہ اس وقت تک جاری و نافذ ہے۔

تواریخ وفات

صرف اُن بعض اعزہ اور خدام و دیگر منتسبین کی تواریخ انتقال یہاں درج کی جاتی ہیں جو اصل کتاب میں ذکر نہیں ہوئیں۔ مہینہ بطور عنوان ہے۔ اور لکیر کے اوپر تاریخ ہے اور نیچے سن مذکور ہے۔

محرم الحرام

بنت فاطمہ زوجہ سید سرور علی صاحب۔ شہزادی بیگم دختر سید نورالحسن صاحب
۱۲
نظیر یا کنیز ہمشیرہ دوم فقیر۔ اللہ دی کنیز عم فقیر۔ زکیہ بیگم دختر ہمشیرہ سوئمی فقیر

۲۱/۱۳۲۵ ۲۹/۱۳۲۲ ۲۳

ننھے خاں موذن مسجد سیتاپور

شب ۷/۱۳۳۹

صفر المظفر

سید سرور علی صاحب۔ سید حسین بن سید دلدار حیدر صاحب

یکم ۲۶

ظہور فاطمہ دختر شاہ آل رسول صاحب۔ بختاور آیا۔ نسترن آیا

۲۹/۱۲۶۹ ۲۹ ۲/۱۳۲۱

marfat.com

مبارک آلہی ۔ رقیہ بیگم دختر ہمشیرہ دوئمی فقیر

۲۹ / ۱۳۲۱ — ۲۹ / ۱۳۲۵

ربیع الاول شریف

عاجزی بیگم ۔ گلبیا خادمہ ہمشیرہ اول فقیر ۔ چندیا خادمہ برادر معظم فقیر

۱۳ — ۱۵ / ۱۳۲۱ — شب ۲۹ / ۱۳۲۴

ربیع الآخر شریف

شمشاد آیا ۔ صیانت فاطمہ زوجہ حضرت سید شاہ غلام محی الدین امیر عالم

۱۱ — دوم / ۱۵ ۱۳

محمد قلی خادم سید محمد عسکری صاحب ۔ امیر بانو بنت سید ایوب حسن صاحب

شب ۱۳ / ۱۸ ۱۳ — ۵ / ۲۶ ۱۳

پیارے صاحب ولد منشی فرزند حسن صاحب ۔ عائشہ زوجہ سید آل نبی صاحب

۲ / ۱۳۳۰ — ۲۳ / ۱۳۳۵

خیر قدم آیا ۔ خاتون فاطمہ نانی ۔ ابوالحسین پسر ہمشیرہ دوئمی فقیر

۲۸ / ۱۳۳۶ — ۷ / ۱۳۴۳ — ۲۸ / ۱۳۲۷

جمادی الاولی

حفیظن بوا ۔ اکرام فاطمہ زوجہ سید شاہ ظہور حسن صاحب ۔ نظیریا کنیز شاہ ابوالحسین صاحب

۵ — ۱۰ — ۲۰

marfat.com

عبدالعزیز خادم والدہ صاحبہ سید آل عبا۔ منیر عالم پسر عم فقیر۔ مولی بخش پسر لالن آیا

٣ / ١٣١٤ — ٣ / ١٣١٧ — ٣ / ١٣٢٤

دولت افزا مرضعہ فقیر۔ دین علی۔ قریب النساء دختر سید برکات حسن صاحب

غرہ / ١٣٣٢ — ٣ / ١٣٣٢ — ٢٠ / ١٣٣٢

نصیبن بہشتن خانقاہ کی۔

٩ / ١٣٤٠

جمادی الآخرہ

فضل فاطمہ والدہ ماجدہ حضرت شاہ آل رسول صاحب

شب دوم / ١٢٤٥

قدرت فاطمہ زوجہ مکرمہ حضرت سید شاہ اولاد رسول صاحب۔ سید محمد حیدر صاحب

٩ / ١٢٨٤ — ٩

لطیفاً زوجہ ثانیہ گورے نانا۔ احمدی خادمہ والدہ صاحبہ سید مہدی حسن صاحب

١٩ / ١٣٢١ — ١٨ / ١٣٢١

آل حسن پسر حکیم سید آل حسین صاحب۔ نصیر عالم پسر سید ایوب حسن صاحب

١٩ / ١٣١٧ — ١٩ / ١٣١٨

marfat.com

سرور فاطمہ دختر یعقوب حسن ۔
۱۱ / ۱۳۳۲

رجب المرجب

نثار فاطمہ زوجہ حضرت سید شاہ آل رسول صاحب ۔ لچھمی آیا
۳ / ۱۲۹۴ — ۴

امتیاز فاطمہ بنت سید ابوالحسن میر صاحب ۔ اولاد فاطمہ بنت حضرت سید شاہ اولاد رسول صاحب
۲۶ — ۲۷

پیاری بیگم بڑودہ والی ۔ دل شیر خادم چھٹو میاں نانا ۔ نواب نورالدین حسن خاں بڑودہ والے
۲۸ / ۱۴۲۵ — ۲۸ / ۱۳۲۶ — ۴ / ۱۳۱۷

فردوسیہ صبیہ سید مہدی حسن صاحب ۔ حافظ سلطان احمد صاحب
شب ۱۰ / ۱۳۱۹ — ۹ / ۱۳۱۹

دیانت دختر سید فضل حسین صاحب ۔ خواجہ بخش خادم قدیم درگاہ معلے
شب ۲ / ۱۳۳۴ — ۱۷ / ۱۳۳۷

قمر الدین خاں موذن مسجد خانقاہ سرکار کلاں
۲۰ / ۱۳۴۳

شعبان المکرم

دیانت فاطمہ بنت سید دلدار صاحب ۔ مینابی بی دختر حضرت شاہ حمزہ صاحب
۳ / ۱۳۱۵ — ۱۴

مخمل آیا مرضعہ برادر معظم سید فقیر عالم ۔ نور بانو صبیہ سید یونس حسن ۔

۲۱ / ۱۳ ۳۲ — ۱۰ / ۱۳ ۲۱

غفور اللہ شاہ خادم درگاہ بڑے پیر۔

۲۴ / ۱۳ ۳۴

رمضان المبارک

گلو با ۔ کلو بوا ۔ عترت فاطمہ بڑی بو بو دختر کلاں شاہ ستھرے صاحب۔

۱۱ ۱۱ ۲۱

محب فاطمہ دختر شاہ اولاد رسول صاحب ۔ بھگو زوجہ اکبر علی ۔ شرف اماں والدۂ اکبر علی

۲۹ ۲۸ ۲۲

ملا عبد المجید موذن مسجد سیتا پور ۔ میر حشمت علی صاحب مرید اول و مخلص خاص حضرت والد ماجد

۱۷ / ۱۳ ۲۶ — غرہ / ۱۳ ۳۶

محمود غریب میانجی درگاہ شریف ۔ فضل فاطمہ اہلخانہ محترمہ حضور اچھے صاحب قدس سرہٗ

دوم / ۱۳ ۳۷ — ۱۴

شوال المکرم

غنیمت فاطمہ دختر شاہ اولاد رسول صاحب ۔ شادی آیا خادمہ حضرت شاہ آل رسول صاحب

۴ / ۱۳ ۱۴ — ۸

پیاری ۔ جزیت فاطمہ دختر ستھرے میاں صاحب قدس سرہٗ ۔ فضل فاطمہ جانی بیگم

یکم ۱۸ ۱۹

marfat.com

جمال فاطمہ دختر حضرت ستھرے میاں ۔ سید الطاف حسین پسر سید داور علی

۲۶ ۲۶

لالن آپا خادمہ جدہ فقیر ۔ قدسیہ بیگم دختر سید محمد عسکری صاحب

۹ ۲۹

پسر خورد سید اسحاق حسن صاحب ۔ فیروز علی خادم والدہ صاحبہ سید آل عبا

۲/۱۳۳۲ ۱۲/۱۳۳۲

ذیقعدہ

حیات فاطمہ زوجہ شاہ نور الحسن صاحب ۔ بہار فاطمہ زوجہ سید سجاد علی صاحب بن سید منتجب حسین صاحب

۷ ۲۰

گلشن آپا ۔ الماس خادم فقیر ۔ شیخ دلدار حسین صاحب مختار عام حضرت جد امجد

۹ ۱۸/۱۳۲۲ ۱۳/۱۳۲۴

میاں جی غلام نبی صاحب ۔ مرجانہ خادمہ ہمشیرہ خورد فقیر ۔ میاں جی رحمت اللہ صاحب

۲۶/۱۳۲۵ شب غرہ/۱۳۲۶ ۲۶/۱۳۲۶

ذی الحجہ

سید دلدار حیدر صاحب ۔ کلثوم فاطمہ دختر شاہ ظہور حسن صاحب ۔ افتخار فاطمہ بنیادی بیگم

۶ ۱۱ ۲۷

حضرت شاہ حقانی قدس سرہ ۔ اولاد احمد سریت وال سرکار خورد

۱۷ ۹/۱۳۱۹

نجف خاں خادم شاہ ابوالحسین صاحب ۔ سردار عالم پسر ہمشیرہ دوئمی فقیر

۶/۱۳۲۵ ۷/۱۳۲۶

marfat.com

حافظ عبدالکریم صاحب استاد فقیر۔ خدیجہ دختر سید ظہور حیدر صاحب۔

۱۰ / ۱۳۲۶	۲۶ / ۱۳۳۳

شیریں خادمہ آرزو بیگم۔ ضمیرن خادمہ غنیمت فاطمہ صاحبہ۔

۱۲ / ۱۳۳۵	۲۵ / ۱۳۳۸

اسمائے صاحبان مزارات ومقابر واقع درگاہ برکاتیہ مطابق ترتیب نقشہ

پہلے نقشہ کے دروازہ احاطہ کو دروازہ احاطہ درگاہ شریف کے محاذی کرکے رُخ صحیح کرلیا جائے

نمبر نقشہ	اسماء
	روضہ حضرت صاحب البرکات قدس سرہ
۱	حضور صاحب البرکات
۲	حضور اچھے میاں صاحب
۳	حضور صاحب عالم صاحب
	دالان شمالی روضہ حضور صاحب البرکات
۱	حضرت شاہ بھکاری صاحب
۲	حضرت شاہ گدا صاحب
۳	سید محمد امیر صاحب
۴	مخدوم عالم بدے میاں
۵	سلطان عالم صاحب

نمبر نقشہ	اسماء
۶	حضرت شاہ سوندھا صاحب
۷	حضرت مخدوم عالم پیارے صاحب
	دالان مشرقی روضہ حضور صاحب البرکات
۱	حضرت سید شاہ آل رسول صاحب
۲	حضرت شاہ حمزہ صاحب
۳	سید شاہ محمد عسکری صاحب
۴	سید شاہ اولاد رسول صاحب
	دالان مغربی روضہ حضور صاحب البرکات

marfat.com

نمبر نقشہ	اسماء
۱	شاہ سید عالم صاحب
۲	سید شاہ مقبول عالم صاحب
۳	سید مرتضیٰ حسن صاحب
۴	سید شاہ عالم صاحب
۵	سید شاہ محمد حسن صاحب
۶	سید برکات حسن صاحب
	دالان جنوبی روضہ حضور صاحب البرکات
۱	حضرت سید شاہ غلام محی الدین امیر عالم صاحب
۲	سید شاہ ظہور حسین چھٹو میا صاحب
۳	سید شاہ محمد باقر صاحب۔
۴	سید شاہ غلام محی الدین فقیر عالم صاحب
۵	حضرت شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب
۶	سید شاہ نور الحسن منجھلے صاحب
	روضہ حضرت شاہ آل محمد قدس سرہ
۱	حضرت شاہ نجات اللہ صاحب
۲	حضور سید شاہ آل محمد قدس سرہ
۳	حضرت شاہ ستھرے صاحب
	خطیرہ حضرت شاہ حقانی

نمبر نقشہ	اسماء
	غنیمت فاطمہ والدہ شاہ حمزہ صاحب
	حضرت شاہ حقانی صاحب
	بوبو صاحب بنت شاہ نجات اللہ صاحب
	اہلخانہ حضرت شاہ حمزہ صاحب
	اہلخانہ حضور اچھے میاں صاحب
	ان پانچ حضرات کے پانچ مزار اسمیں ہیں۔ مگر ترتیب یاد نہیں۔
	دالان پائین روضہ شاہ آل محمد
۱	سید خورشید عالم صاحب
۲	سید علی حسن اقبال حسن صاحب
۳	سید شاہ ابوالحسن میر صاحب
۴	حاجی سید شاہ یوسف حسن صاحب
۵	حاجی سید عبداللہ صاحب
	گنج مزارات و مقابر سرکار خورد
	یہاں بہت سے جو ٹوٹ پھوٹ گئے تھے لہذا حضرت سید شاہ ابوالحسین میاں صاحب نے بحیثیت ممبر کمیٹی انتظامی درگاہ معلے اُن سب کا یکجائی پختہ پلاستر کرا کے ایک چبوترہ بنا دیا اس چبوترے میں ایک قبر کا تعویز ممتاز بنا ہوا ہے جس پر نمبر ا

marfat.com

نمبر نقشہ	اسماء
	نقشہ میں لگا ہے یہ حضرت فقیر صاحب سرکار خورد کی قبر ہے اور اس میں باغ پختہ کی متعدد عورتیں اور سرکار خورد کی بھی عورتیں بہت سی مدفون ہیں
	گنج مزارات و مقابر سرکار کلاں
	حسب صراحت بالا۔ اسمیں ایک ممتاز قبر اکرام فاطمہ والدہ شاہ ابوالحسین صاحب کی ہے۔ اور اسی میں سید دلدار حیدر صاحب و سید محمد حیدر صاحب و سید حسین صاحب و بہار فاطمہ و حیات فاطمہ و وزیرن بی بی والدہ بہار فاطمہ و سیدۃ النسا زوجہ سید منتخب حسین صاحب و انصار فاطمہ دختر شاہ آل رسول صاحب و تجمل فاطمہ ہمشیرہ والد ماجد فقیر جو خورد سالی میں انتقال کر گئیں۔ و وراثت فاطمہ ہمشیرہ خورد سال فقیر اور ان کے علاوہ اور متعدد مستورات اور لڑکیاں خورد سال سرکار کلاں کی مدفون ہیں۔

نمبر نقشہ	اسماء
	زنانہ حظیرہ
	اسمیں سرکار کلاں و خورد کی اکثر مستورات کی قدیم مقابر ہیں جنکے نام معلوم ہوئے وہ لکھے جاتے ہیں بقیہ کے آگے نامعلوم الاسم لکھدیا ہے
۱	والدہ سید محمد حسن صاحب سرکار خورد سرہانے تاریخ لگی ہے۔
۲	نامعلوم الاسم
۳	زوجہ سید خورشید عالم صاحب
۴	امیر زادی دختر امیر صاحب
۵	نامعلوم الاسم
۶	نامعلوم الاسم
۷تا۱۳	نامعلوم الاسماء
۱۴	زوجہ اولیٰ حضرت ستھرے صاحب والدہ جامیاں صاحب لوح پر تاریخ کندہ ہے۔
۱۵	شیخانی نامعلوم الاسم
۱۶	آل فاطمہ دختر ستھرے میاں صاحب
۱۷	سید نور الحسین صاحب
۱۸	نامعلوم الاسم

marfat.com

نمبر نقشہ	اسماء
۱۹	ففضل فاطمہ بوجی زوجہ ثانیہ حضرت ستھرے صاحب سرہانے پتھر پر تاریخ وصال کندہ ہے۔
۲۰	نامعلوم الاسم
۲۱ تا ۲۴	بچوں کی قبریں ہیں۔
	گنج مقابر پشت حجرہ شاہ ابوالحسین صاحب
۱	آل حسن پسر حکیم سید آل حسین صاحب
۲	نامعلوم الاسم
۳	اولاد فاطمہ بی بی صاحب زوجہ سید جان عالم صاحب۔
۴	سید نور عالم صاحب
۵	قریب النسا زوجہ عبدالوہاب
۶	دختر مصطفیٰ خاں
۷	افتخار عالم سدے میاں متصل دیوار حجرہ۔ اس گنج مقابر میں اور بھی بہت سی قبور ہیں۔ مگر اب وہ زمین کے برابر ہوگئی ہیں۔ نشان نہیں رہا یہ گنج مقابر کوئی پختہ حدبندی نہیں رکھتا صرف سطح کی پستی بلندی سے امتیاز ہے۔

نمبر نقشہ	اسماء
	گنج مقابر اطفال
	اس کی بھی پختہ حدبندی نہیں سطح کی بلندی پستی سے امتیاز ہے اس میں چار مقابر معلوم الاسماء ہیں اور انکے سوا اور بھی بعض قبور پختہ اب بھی موجود ہیں۔ اور بکثرت ایک دوسرے میں ملکر مثل ایک پشتہ کے ہوگئی ہیں۔ زیادہ تر قبور اس میں دونوں سرکاروں کے اطفال خورد سال کی ہیں۔
	حجرہ شاہ ابوالحسین صاحب
	اس میں کئی قبریں تھیں۔ مگر اب ایک کا نشان معلوم ہوتا ہے جو غالباً زوجہ اولے سید برکات حسن صاحب کی ہے جو دفن یقیناً اسی میں ہیں۔
	حظیرہ بادشاہ میاں
	مکان موسومہ کچہری کے سامنے کے تھوڑے سے حصہ زمین کو حظیرہ بادشاہ میاں کہتے ہیں جس پر اب کوئی عمارت نہیں میدان ہے

marfat.com

نمبر نقشہ	اسماء
	اب اس میں قریب دروازہ صدر مکان کچہری ایک نامعلوم الاسم قبر قدیم کا تعویذ ظاہر ہے باقی قبور کی علامات جاتی رہیں۔ اسی حظیرہ میں حضرت سائیں صاحب ولد حضور اچھے صاحب قدس سرہ العزیز کا بھی مزار تھا اب وہ بھی معین معلوم نہیں۔ بادشاہ میاں جو شاید حضرت شاہ نجات اللہ صاحب کے صاحبزادہ تھے وہ بھی یہیں دفن ہیں۔
	حظیرہ والدہ سید ابوالحسن میر صاحب
۱	ظہور فاطمہ بنت شاہ آل رسول صاحب
۲	اولاد فاطمہ بنت شاہ اولاد رسول صاحب
۳	رقیہ بیگم زوجہ اولیٰ شاہ ابوالحسین صاحب
	حظیرہ پر دادی صاحبہ
۱	قدرت فاطمہ زوجہ شاہ اولاد رسول صاحب
۲	آرزو بیگم بنت سید محمد جعفر صاحب
۳	دیانت فاطمہ زوجہ سید شاہ محمد جعفر صاحب
	برامدہ شاہ احمد اللہ

نمبر نقشہ	اسماء
۱	شاہ احمد اللہ صاحب خلیفہ
۲	یہ مزار دیوار حجرہ میں ہے اس کی بنیاد میں ایک ڈاٹ کے اندر ہے ڈاٹ باہر سے دکھائی دیتی ہے یہ شاہ صاحب ممدوح کے کسی چیلے کا ہے
۳	انظار فاطمہ عمۂ فقیر
	صحن پختہ پائین حظیرہ
۱	ابوالبرکات جیلانی پسر خورد سال شاہ ابوالحسین میاں صاحب
۲	جمال فاطمہ دختر حضرت ستھرے صاحب
۳	فضل فاطمہ جانی بیگم
۴	نثار فاطمہ زوجہ شاہ آل رسول صاحب
۵	خیریت فاطمہ بنت حضرت ستھرے صاحب
۶	امتیاز فاطمہ بنت سید ابوالحسن میر صاحب
۷	دختر سید حسین حیدر صاحب
۸	پسر یا دختر سید حسین حیدر صاحب
۹	امین الحسن لاڈلے میاں برادر فقیر
۱۰	قدسیہ بیگم بنت سید محمد عسکری صاحب
۱۱	افتخار فاطمہ بنیادی بیگم
۱۲	محب فاطمہ بنت شاہ اولاد رسول صاحب
۱۳	غنیمت فاطمہ بنت شاہ اولاد رسول صاحب

marfat.com

نمبر نقشہ	اسماء
	صحن پیش مکتب میانجی صاحب
۱	راحت فاطمہ بگمی بیگم
۲	سید ظہور حیدر صاحب
۳	عائشہ زوجہ ثانیہ سید آل نبی صاحب
۴	سید آل احمد پسر حکیم آل حسین صاحب
۵	امانت فاطمہ حسینی بیگم
۶	حکیم سید آل حسین صاحب
۷	طفیل فاطمہ ابرار بیگم
۸	بلقیس فاطمہ
	حجرہ برامدہ مکتب
۱	رضیہ بیگم ہمشیرہ فقیر
۲	ریحان فاطمہ

باغ میں بھی متعدد مزارات قدیمہ ہیں اگرچہ وہ اب زمین سے ہموار ہو گئے ہیں نشان اوپر نہیں رہا. اُس جگہ جہاں عمارت جدید بنام سماع خانہ کا دروازہ سید مہدی حسن صاحب نے اس باغیچہ میں توڑا ہے وہاں مزار حضرت بی بی حنیفہ حضرت شاہ حمزہ کی کھلائی اور حضرت کے والد ماجد قدس سرہما کی مرید و مستفید خاص کا ہے. اگر اس دروازے سے کوئی اندر آئے تو وہ مزار پامال ہوتا ہے. اس باغیچہ کے کنارے پر مصلی عید کے صحن افتادہ کے برابر ایک چبوترہ نماز پڑھنے کا قدیم الایام سے اب تک تھا. چند برس پہلے سید مہدی حسن صاحب نے اُسے کھدوا کر اُس کی جگہ متعدد سقائے بنائے. جواب بیکار پڑی ہیں اور ان میں سے کچھ سقائے توڑ کر ان کی جگہ زینہ برامدہ پیش مکتب کا بنالیا گیا ہے.

نمبر نقشہ	اسماء
	سائبان مئین
۱	انتظار فاطمہ نازنین بیگم دختر مسعود حسن
۲	لطیف فاطمہ شیعی المذہب
۳	اعجاز فاطمہ سجادی بیگم
۴	فاطمہ دختر اعجاز فاطمہ سجادی بیگم
۵	سید شاہ نور احمد صاحب
۶	خاتون فاطمہ والدہ سید مہدی حسن صاحب
	صحن پائین روضہ شاہ آل محمد
۱	اس میں اب اس وقت چھ قبریں

marfat.com

نمبر نقشہ	اسماء	نمبر نقشہ	اسماء
۲	پائی جاتی ہیں جن میں سے ۳، ۴ و	۲	نامعلوم الاسم
۳	۵، ۶ زوجہ اولٰے سید نور عالم	۳	زوجہ عبدالواحد
۴	اور اُن کی والدہ بدے میاں کی زوجہ اولٰے	۴	رنگیلے میاں
۵ ۶	سے لڑکی کی ہیں ترتیب معلوم نہیں۔		
	محوطہ سریت والان سرکار خورد		
۱	نامعلوم الاسم		

بعض اعمال و نسخجات خاندانی مجرّب

دفع دردسر:۔ ان آیات کو تین بار پڑھے اور سر پر دم کرے یا لکھکر سر پر باندھے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَکُمْ حَتّٰی یَبْلُغَ الْھَدْیُ مَحِلَّہٗ ط فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ بِہٖٓ اَذًی مِّنْ رَّاْسِہٖ فَفِدْیَۃٌ مِّنْ صِیَامٍ اَوْ صَدَقَۃٍ اَوْ نُسُکٍ ج لَا یُصَدَّعُوْنَ وَلَا یُنْزِفُوْنَ. وَلَہٗ مَا سَکَنَ فِی الَّیْلِ وَالنَّھَارِ ط وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝

marfat.com

دفع درد نیم سر:- یہ آیت تین بار پڑھے اور سر پر دم کرے یا لکھ کر سر پر باندھے: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ كٓهٰيٰعٓصٓ ۝ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ۝ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۝

دفع درد چشم:- یہ آیت تین مرتبہ پڑھکر آنکھ پر دم کرے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ۔ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ج وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۝ فَرَدَدْنٰهُ اِلٰۤى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

ناک سے خون بہنا بند ہونیکے لئے:-

یہ آیت سات مرتبہ پڑھکر ناک پر دم کرے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝

دفع درد گوش:- یہ آیت سات مرتبہ پڑھکر کان پر دم کرے یا لکھ کر کان میں باندھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْۤ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ فَضَرَبْنَا عَلٰۤى اٰذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ۝ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ

marfat.com

اُذُنٌ ط قُلْ اُذُنُ خَیْرٍ لَّکُمْ ۔

دفع درد دندان۔ امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسم مبارک عبداللہ صدیق اکبر ابوبکر لکھ کر دانت کے نیچے رکھے۔

کھانسی دور ہونے کے لئے، اس آیت کو لکھکر دھو کر پئے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ہ فَتَعٰلَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ ج لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ج رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ ہ

زبان کا درد دور ہونے کے لئے:۔ ان دونوں آیتوں کو لکھکر گردن میں باندھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰہُ بِلِسَانِکَ لِتُبَشِّرَ بِہِ الْمُتَّقِیْنَ وَتُنْذِرَ بِہٖ قَوْمًا لُّدًّا ہ لَا تُحَرِّکْ بِہٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِہٖ ط۔

ھکلاپن دور ہونے کے لئے:۔ یہ آیت لکھکر دھوکر پئے جب تک ہکلاپن دور نہ ہو۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْلِیْٓ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ ہ

دفع درد حلق:۔ یہ آیتیں پڑھکر حلق پر دم کرے یا لکھ کر گردن میں باندھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ وَاَنْتُمْ حِیْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ہ قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَیْنِ وَاَحْیَیْتَنَا اثْنَتَیْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَھَلْ اِلٰی خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِیْلٍ ط

گردن کا درد دور ہونے کے لئے:۔ اس آیت کو سات بار پڑھکر گردن پر دم کرے یا لکھکر اُس پر باندھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِھِمْ اَغْلٰلًا فَھِیَ اِلَی

marfat.com

اَلاَزقَانِ فَهُمْ مُقْمَحُوْنَ ۝

ہاتھ کا درد دور ہونے کے لئے:۔ اس آیت کو تین بار پڑھکر ہاتھ پر دم کرے یا لکھکر ہاتھ میں باندھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بَلْ یَدٰہُ مَبْسُوْطَتٰنِ یُنْفِقُ کَیْفَ یَشَآءُ وَلَیَزِیْدَنَّ کَثِیْرًا مِّنْھُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ طُغْیَانًا وَّکُفْرًا وَاَلْقَیْنَا بَیْنَھُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ کُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَھَا اللّٰہُ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ ۝ وَمَا لَنَآ اَلَّا نَتَوَکَّلَ عَلَی اللّٰہِ وَقَدْ ھَدٰنَا سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰی مَآ اٰذَیْتُمُوْنَا وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُتَوَکِّلُوْنَ ۝

درد بازو اور ہڈی کے ہر درد کے دور ہونے کے لئے: اس آیت کو تین بار پڑھکر درد کی جگہ دم کرے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّھَارَ یَطْلُبُہٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِہٖ اَلَا لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِھَا وَادْعُوْہُ خَوْفًا وَّطَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝

دفع درد سینہ: سورۂ الم نشرح شریف پڑھکر سینہ پر دم کرے۔

دفع درد جگر و گردہ:۔ ان آیات کو پڑھکر گردہ و جگر کے مقام پر دم کرے یا لکھ کر دھو کر پیئے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

marfat.com

طٰہٰ o مَآ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡكَ الۡقُرۡاٰنَ لِتَشۡقٰۤی ۙ اِلَّا تَذۡكِرَةً لِّمَنۡ یَّخۡشٰی ۙ
تَنۡزِیۡلًا مِّمَّنۡ خَلَقَ الۡاَرۡضَ وَالسَّمٰوٰتِ الۡعُلٰی ؕ اَلرَّحۡمٰنُ عَلَی
الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰی o

دفع درد طحال: اس آیت کو سات بار پڑھکر تلی پر دم کرے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُمۡسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ
اَنۡ تَزُوۡلَا ۚ وَلَئِنۡ زَالَتَاۤ اِنۡ اَمۡسَكَہُمَا مِنۡ اَحَدٍ مِّنۡۢ بَعۡدِہٖ ؕ اِنَّہٗ
كَانَ حَلِیۡمًا غَفُوۡرًا o **اور پھر یہ دعا پڑھے** یا طحال ارجع علے مکانك
بحق سیدنا ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

دفع درد پشت: اس آیت کو سات بار پڑھ کر دم کرے یا لکھکر اس
پر باندھے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ یَخۡرُجُ مِنۡۢ بَیۡنِ الصُّلۡبِ وَالتَّرَآئِبِ ؕ اِنَّہٗ
عَلٰی رَجۡعِہٖ لَقَادِرٌ ؕ یَوۡمَ تُبۡلَی السَّرَآئِرُ ۙ فَمَا لَہٗ مِنۡ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ o

دفع درد شکم: اس آیت کو تین بار پڑھکر دم کرے یا لکھ کر دھو
کر پیئے یا باندھے۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ وَاِذۡ اَنۡتُمۡ اَجِنَّةٌ
فِیۡ بُطُوۡنِ اُمَّہٰتِكُمۡ ۚ فَلَا تُزَكُّوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ ؕ ہُوَ اَعۡلَمُ بِمَنِ
اتَّقٰی ۚ وَاِنۡ یَّمۡسَسۡكَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَہٗۤ اِلَّا ہُوَ ۚ وَاِنۡ
یُّرِدۡكَ بِخَیۡرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضۡلِہٖ ؕ یُصِیۡبُ بِہٖ مَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ
عِبَادِہٖ ؕ وَہُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ o

گرم تپ کے دفع کے لئے: اس آیت کو پڑھ کر دم کرے
یا لکھ کر دھو کر پیئے یا باندھے: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ قُلۡنَا
یٰنَارُ كُوۡنِیۡ بَرۡدًا وَّسَلٰمًا عَلٰۤی اِبۡرٰہِیۡمَ ۙ وَاَرَادُوۡا بِہٖ كَیۡدًا فَجَعَلۡنٰہُمُ

marfat.com

الْاٰخِسَرِیْنَ ۝

دفع لرزہ : اس آیت کو سات بار پڑھکر دم کرے اور ایک پرچہ میں لکھ کر گلے میں باندھے اور ایک لکھکر دھو کر پیئے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا یَرَوْنَ فِیْھَا شَمْسًا وَّلَا زَمْھَرِیْرًا ۔

دفع سحر : یہ آیت لکھ کر بازو پہ باندھے سحر اثر نہ کرے۔ اور اگر سحر کا اثر ہو جائے چند بار اسے پڑھے سحر دور ہو جائے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُمْ بِہِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰہَ سَیُبْطِلُہٗ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ ۝

خواب میں ڈرتا ہو تو اس آیت کو پڑھے یا لکھکر گلے میں ڈالے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ یُرْسَلُ عَلَیْکُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ۬ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۝

بیداری میں ڈرتا ہو تو اس آیت کو لکھ کر گلے میں باندھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَمِنَ الَّیْلِ فَتَھَجَّدْ بِہٖ نَافِلَةً لَّکَ ۖ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ۝

آسیب زدہ کے کان میں گیارہ بار یہ آیۂ کریمہ پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَّاَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝ فَتَعٰلَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ ج لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ج

marfat.com

رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۝

دفع یرقان اس آیت کو لکھ کر گلے میں باندھے یا دھو کر پیئے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ ص وَادْعُوْا شُھَدَآءَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝

دفع صرع: سورۃ سجدہ لکھ کر بازو پر باندھے۔ اگر مرگی والا بیہوش ہو تو اس پر سورۃ وَالَّیْل پڑھ کر دم کرے۔

اسقاط حمل سے حفاظت کے لیئے: اس آیت کو لکھ کر کمر میں باندھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ اِنْ کُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْھَا حَافِظٌ ۝ فَاللّٰہُ خَیْرٌ حٰفِظًا ص وَّھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝

حمل نہ رہنے کے لئے: اس آیت کو لکھ کر عورت کے گلے میں باندھے۔ جب تک یہ گلے میں رہیگی حمل نہ رہیگا۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ ق وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ ط سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۝

آسانی ولادت: یہ آیت لکھ کر پیٹ یا گلے میں باندھے اور بعد ولادت فوراً کھول ڈالے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝ وَاَذِنَتْ لِرَبِّھَا وَحُقَّتْ ۝ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝ وَاَلْقَتْ مَا فِیْھَا۔

زیادتی شیر: اس آیت کو کاغذ پر لکھ کر گائے کے دودھ سے دھو کر تین روز برابر عورت کو پلائے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

marfat.com

وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ج وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَلَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ.

بچّوں کا دودھ چھُڑانے کے لئے:۔ سورۂ بروج لکھ کر بچّے کے گردن میں ڈالے۔

لڑکی کا پیام آنے کے لئے:۔ ہر روز سورۂ اخلاص شریف پڑھے۔

دشمنوں پر فتح و ظفر اور حصول عفو و عافیت دارین اور جملہ مطالب دینی و دنیوی کے لئے جامع دُعا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاتِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔

بجلی گرنے اور بادل کی گرج کا ڈر دور ہونے کے لئے یہ تسبیح پڑھے سُبْحَانَ مَنْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

نماز عشاء کے بعد وتر سے پہلے چھ رات یہ اسماء متبرکہ ہر رات میں چھ بار پڑھے۔ بفضلہ تعالےٰ ہر قسم کی مرادات دینی و دنیوی اگرچہ وہ کیسی ہی مشکل الحصول ہوں نہایت سہولت اور جلدی سے حاصل ہو جائیں اول آخر درود شریف بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یا عظیم الجلال ویا واسع النوال ویا بدیع الکمال ویا حسن الفعال ویا رازق العباد علےٰ کلِّ حال۔

مچھر اور پسو کے دفع کے لئے آیۂ کریمہ "کانما یساقون الی الموت وھم ینظرون" مع تسمیہ پڑھکر اپنی انگلی سے

marfat.com

اشارہ کرے۔

اس نقش کو چالیس روز متواتر دیکھے انشاء اللہ تعالیٰ دیدار حق تعالیٰ خواب میں نصیب ہو۔ مگر دل میں شک کو راہ نہ دے نقش معظم یہ ہے۔

س یا اللہ مشح وص
سلا وحروف
ص ع وسس یا محمد

ترکیب نماز استخارہ:۔ آدھی رات کو اُٹھ کر خلوت میں دو رکعت نماز نفل بہ نیت نماز استخارہ پڑھے بحضور قلب اور اس میں ایاک نعبد وایاک نستعین کی اس قدر تکرار کرے کہ کیفیت استغراق حاصل ہو۔ اگر اس حالت میں سر داہنی جانب پھرے تو مراد حاصل ہے اور اگر بائیں جانب پھرے تو اُس کام سے باز رہے پھر نماز تمام کرے۔

طاعت وعبادت کے شرفِ قبول پانے کے لئے یہ آیۂ کریمہ بہت پڑھا بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ **برائے** حُب وتسخیر کھاری نمک پر نماز مغرب کے وقت سات بار آیۂ کریمہ پڑھکر دم کرے اور اس نمک کو آگ میں ڈالے۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ وَالشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ وَالنُّجُوۡمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمۡرِہٖ ؕ اَلَا لَہُ الۡخَلۡقُ وَالۡاَمۡرُ ؕ تَبٰرَکَ اللّٰہُ رَبُّ الۡعٰلَمِیۡنَ ؕ

نیز اسپند کے سات دانے لیکر ہر دانہ پر ایک بار یہ آیۂ کریمہ مع تسمیہ دم کرکے آگ میں ڈالے۔ فَسَیَکۡفِیۡکَہُمُ اللّٰہُ ۚ وَ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ۔

خارش دور ہونے کے لئے سات روز صبح کو لکھ کر چاٹے مع تسمیہ مَا قَطَعۡتُمۡ مِّنۡ لِّیۡنَۃٍ اَوۡ تَرَکۡتُمُوۡہَا قَآئِمَۃً عَلٰۤی اُصُوۡلِہَا فَبِاِذۡنِ اللّٰہِ وَ لِیُخۡزِیَ الۡفٰسِقِیۡنَ ؕ

marfat.com

مرگی کے دفع کے لئے:۔ جب مرگی آئے اُس وقت مریض کی پیشانی پر لکھے عسح عسح اگر **بچہ** روتا ہو تو یہ تعویز لکھ کر گلے میں باندھے۔ اطط اطط ططط ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ ہ ۵

برائے کفایت ہر مہم:۔ تین دن سو سو بار یہ دعا مع تسمیہ پڑھے یا الٰھی و یا صمدی وَمِنْ عِنْدِکَ مَدَدِیْ وَعَلَیْکَ مُعْتَمَدِیْ و یا مُنْتَھٰی فَرَجِیْ بِحَقِّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۵۔

طریقۂ ختم قادریہ۔ اس خاندان عالی کے مجرّب ترین اعمال سے ہے۔ جملہ حاجات دینی و دنیوی کے لئے باذنہٖ تعالیٰ مفید۔ اوّل درود قادریہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَآلِہٖ وَسَلِّمْ ۵ ایک سو گیارہ بار۔ اور اگر یہ نہ پڑھ سکے تو اسکی بجائے یہ صیغہ پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ۔ پھر کلمہ تمجید سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۵ ایک سو گیارہ بار پھر سورۂ اخلاص شریف ایک سو گیارہ بار پھر سورہ الم نشرح ایک ہزار گیارہ بار۔ اور اس سورہ کے شروع کرنے کے وقت سورہ یٰسین شریف تین بار ایک یا دو یا تین آدمی پڑھیں۔ پھر سورۂ الم نشرح کے بعد سورۂ فاتحہ ایک سو گیارہ بار۔ پھر وہی درود شریف ایک سو گیارہ بار اور سورۂ اخلاص شریف ایک سو گیارہ بار اور یا حضرت شیخ عَبْدُ الْقَادِرُ اَعْطِنِیْ شَیْئًا لِلّٰہِ ایک سو گیارہ بار پڑھکر ختم کرے۔ بعد ختم اگر ممکن ہو تو تھوڑی شیرینی پر ورنہ ویسے ہی حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح پر فتوح کا فاتحہ پڑھے۔ اور اپنی حاجت حضرت ربّ العزّ

سے طلب کرے۔

طریقہ ختم خواجگان:۔ معمولہ خاندانی مجرّب برائے جمیع حاجات دینی و دنیوی۔ اوّل ایک شخص دوگانہ ادا کرے جس میں ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار پڑھے۔ بعد دوگانہ ہاتھ اٹھا کر سات مرتبہ یہ دعا پڑھے "یَامُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ وَیَامُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ وَیَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ وَیَا دَلِیْلَ المتحیرین ویاغیاث المستغیثین اغثنی توکلت علیک یارب وفوضت امری الیک یارب ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اس کے بعد سورۂ فاتحہ مع تسمیہ سات بار درود شریف۔ سو بار الم نشرح مع تسمیہ اناسی بار سورہ اخلاص مع تسمیہ ایک ہزار ایک بار پھر سورۂ فاتحہ سات بار درود شریف سو بار پڑھکر ختم کرے۔ اور اسم ختم کے پڑھنے کے درمیان میں کوئی اور بات نہ کرے۔ یہ ختم سات آدمی جمع ہو کر پڑھتے ہیں۔ لیکن زائد اور کم میں مضائقہ نہیں۔ بعد ختم مٹھائی پر فاتحہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی و خواجہ ابوالحسن خرقانی و خواجہ یوسف ہمدانی و خواجہ عبدالخالق غجدوانی و خواجہ ابومنصور ماتریدی و خواجہ احمد یسوی و خواجہ بہاء الدین نقشبند کا پڑھے۔ اوّل سات روز شیرینی ضرور ہے بعد کو نہ ہو تو بھی مضائقہ نہیں۔ ہمارے خاندان میں یہ ختم بلارعایت شیرینی بعد نماز مغرب برابر ہوا کرتا تھا۔ اب تو ہم نے سب معمولات اکابر ترک کر دیئے۔

برائے شفا ہر مرض ہر وقت بیٹھتے اٹھتے لیٹتے چلتے ہر حال میں دل سے خواہ وضو ہو نہ ہو بہر حال آیت کریمہ اللہُ الصَّمَدُ جس قدر پڑھی جا سکے پڑھے۔ نیز نقش مثلث اسم پاک یاغفور کا بغیر لکیریں کٹی بھرے اور ف اور و

marfat.com

جوف دار رکھے۔ اور لمبائی سے اُس کاغذ کے تین ٹکڑے کر کے ایک ایک ٹکڑا ایک ایک دن پانی میں گھول کر مریض کو پلائے۔

کشایش رزق کے لئے:۔ نماز مغرب یا عشاء کے بعد سر برہنہ ایسی جگہ بیٹھ کر جہاں اس پر کسی کا سایہ نہ پڑے۔ اوّل و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف اُس کے بعد "یا مُسبّب الاسباب" پانچ سو بار پڑھے۔

لڑکیوں کا نصیبہ کھلنے کے لئے:۔ یہ تعویز لکھ کر گلے میں ڈالے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ اللھم صل علی سیدنا محمّد وعلیٰ آل سیدنا محمد بارك وسلم یا حلیمًا لا تعجل دکریمًا لا یبخل یاذا الجبروت والملکوت یاذا الحول والقوۃ یاذا الشفاعۃ یا ذا الرحمۃ الواسعۃ یالا الہ الا انت الملك المحمود الکریم الموجود والغفور الودود وماتوفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب برحمتك یا ارحم الراحمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد والہ اجمعین۔

برائے حصول مرادات ہر قسم، یہ رباعی پڑھا کرے یہ

اے کریمے لم یزل اے خالق شمس وقمر داری ز حال من خبر بر حال ما کن یک نظر

برائے زیارت دیدار نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شب جمعہ میں سو بار دُعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اللھم رب البلد الحرام والشھر الحرام والحل الحرام والرکن والمقام اقراء علی روح سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منا السلام۔

برائے حصول غنا و تونگری، ہر روز بارہ بار یہ کلمات پانچوں نمازوں کے بعد پڑھا کرے "یا قوی یا غنی یا ملی یا وفی" اگر

marfat.com

کسی کو ریاح زائد آتے ہوں۔ یہ تعویذ لکھکر دھوکر پیئے۔ عزمت علیکم یا معشر الجن والانس ادفعوا جمیع البلا والافة یا غفور یا غفور۔

برائے تولد فرزند نرینہ۔ آیہ کریمہ لو انزلنا ھٰذا القران علی جبل اخر سورہ حشر تک لکھکر عورت کے سامنے دکھائے۔

دودھ زائد ہونے کے لئے عورت کے گلے میں لکھکر باندھے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللہ یعلم ما تحمل کل انثی وما تغیض الارحام وما تزداد وکل شئ عندہ بمقدار علم الغیب والشھادة الکبیر المتعال برحمتك یا ارحم الراحمین۔

یہ اسماء لکھکر تین روز دھوکر پیئے علم فراموش نہ ہو۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا حی یا قیوم یا رب موسی وھارون یا عیسیٰ۔

کند ذہن شخص کو سات روز ان کلمات میں سے روز ایک ایک کسی کھانے کی چیز پر لکھکر کھلائے۔ پہلے دن فتعالی اللہ الملك الحق دوسرے دن رب زدنی علما۔ تیسرے دن سنقرئك فلا تنسی چوتھے دن اللہ یعلم الجھر وما یخفی۔ پانچویں دن لا تحرك بہ لسانك لتعجل۔ چھٹے دن ان علینا جمعہ وقرانہ ساتویں دن فاذا قرانہ فاتبع قرانہ

آسانی ولادت کے لئے ۴۴ سے مربع بھر کر گلے میں ڈالے۔

دفع آسیب کے لئے ۵۴ سے مربع بھر کر گلے میں ڈالے۔

زائد ہنسی دور ہونے کے لئے سولہ سے مربع بھر کر گلے میں ڈالے اور

marfat.com

پریشانی خاطر دور ہونے کے لئے ۲۱ سے مربع بھر کر گلے میں ڈالے اور نظر بد دور ہونے کے لئے ۸۰ سے مربع بھر کر گلے میں ڈالے۔ اگر ایسا مرض ہے جو کسی طرح دور نہیں ہوتا تو یہ تعویذ لکھکر کھلائے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم الم المص الرالمر کھیعص طہٰ طس طسم یٰس حم حمعسق ق ن ص وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہٖ سیدنا محمد وآلہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ یہ مٹی پر پڑھکر سوتے آدمی پر ڈالو تو وہ سوتا رہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وجاءت سکرت الموت بالحق ذٰلک ماکنت منہ تحید۔ آیت کرسی چنبیلی کے پھول یا اور کسی خوشبو پر دم کر کے دے محبت عظیم پیدا ہو۔

زیادتی عقل کے لئے اگرچہ مادر زاد احمق ہو یہ طلسم مشک وزعفران سے لکھکر کھلائے۔ طاااا ۴۶۱۱ ااا۶ط

نامردی دور ہونے کے لئے پانسو بار طہارت کے ساتھ ایک جگہ بیٹھکر پڑھے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا حی حین لاحی فی دیمومۃ ملکہ وبقائہٖ یا حی اور یہ تین تعویذ تین دن لکھکر کھلائے۔ پہلے دن مع تسمیہ یا کھیعص یا حی یا قیوم یا الٰہی اسئلک بحرمۃ سیدنا محمد وفاطمۃ۔ والحسن والحسین علیہم السلام ان تعافینی من العنتہ وتقدرلی علی الجماع وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ اجمعین۔ دوسرے دن یا حمعسق یا احد یا صمد یا ذوالجلال والاکرام لاالہ الاانت سبحانک انی کنت من الظلمین اساءلک ان تعافینی من العنتہ وتقدرلی علی الجماع وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ اجمعین

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مدائحِ مرشد

مرتّبہ

فقیر سیّد حسن میاں قادری۔ برکاتی۔ ابوالقاسمی۔ عفی عنہ

ناشر

برکاتی پبلشرز ۱۲۳، کھارادر کراچی

marfat.com

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"دلِ فریاد"

ازمولٰنا سید آلِ مصطفیٰ صاحب۔ قادری

رومنے پہ جانے والے اتنا پیام کہنا
چوکھٹ پہ اُن کی جاکر قدموں پہ گڑگڑا کر

کہنا مؤدبانہ میرا سلام کہنا
حاصل ہو جب اجازت ہو اُن کی جب عنایت

جو کچھ بھی اُن سے کہنا با احترام کہنا
کہنا یہ کہہ رہا تھا اک بے کسی کا مارا

ہے تنگ جس پر شاہا عمرِ تمام کہنا
گھٹ گھٹ کے مر چکا ہے مر مر کے جی رہا ہے

سید میاں تمہارا ادنےٰ غلام کہنا
ہستی پہ اُس کی آقا ہنستی ہے ساری دُنیا

اب ہو رہا ہے گویا قصّہ تمام کہنا
اے شمعِ بزمِ عرفاں!! کب تک یہ یاس و حرماں

دل کی ہراک تمنّا ہے تشنہ کام کہنا
اعدائے دیں کے نرغے دنیائے دوں کے جھگڑے

سُلجھائے کیونکر آقا تیرا غلام کہنا
دنیا کے مخمصوں سے آقا اُسے چھڑا کے

خادم بنا دو دیں کا سچّا غلام کہنا

marfat.com

تم نے تھا جس کو پالا ہے اس پر تنگ دُنیا
کیا ہیں تمہیں گوارا طعنِ عوام کہنا

بچھڑا ہوا ہے گھر سے مولا تمہارے در سے
تم کو ہے یاد کرتا ہر صبح و شام کہنا

بغداد سے جو آئی عشقی نے جو پلائی
کیجئے عطا خدارا اُس میں سے جام کہنا

سیّد نے دین و دُنیا سونپے ہیں تم کو آقا
بس مختصر یہ قصّہ بعدِ سلام کہنا

"گاگر"

از مولینا غلام جیلانی صاحب قادری قاسمی اعظمی

اٹھی قاسم باخدا کی یہ گاگر
چلی نائب مصطفےٰ کی یہ گاگر

یہ ہے پیکرِ رُعب جاہ و جلالت
کہ ہے ابن شیرِ خدا کی یہ گاگر

پڑھو سُنیو! جوش سے یہ ترانہ
ہے محبوب احمد رضا کی یہ گاگر

منور ہے دل. جان و ایمان. اس سے
کہ ہے جانِ بدر العلےٰ کی یہ گاگر

کرے گی یہی آج مشکل کشائی
کہ ہے ابن مشکل کشا کی یہ گاگر

شفاءِ مرض کے لئے ہے یہ کافی
رکھو. سر پہ. دار الشفا کی یہ گاگر

یہ کہتا ہے ساقی چلے آؤ! پیاسو
بٹی سرورِ اولیا کی یہ گاگر

خذوا فاشربوہ ھنیًٔا مریٔا
کہ ہے شاہ جود و عطا کی یہ گاگر

الا اِنَّ فِیہِ شَرَابًا طَھُورًا
ہے بے شبہہ آب لقا کی یہ گاگر

بھلا قاسمی کیوں ہو محروم اس سے
کہ ہے قاسم بادشاہ کی یہ گاگر

"گاگر"

از سید حسن میاں ــــــــــــــ قادری۔ قاسمی

بڑی شان سے دیکھو آتی ہے گاگر
درِ شاہِ قاسم پہ جاتی ہے گاگر

دلوں کی مُرادیں دلاتی ہے گاگر
مدینے کے جلوے دکھاتی ہے گاگر

شرابِ حقیقت۔ پلاتی ہے گاگر
خودی کو خدا سے ملاتی ہے گاگر

دلوں کی کدورت مٹاتی ہے گاگر
نبی کی محبت جماتی ہے گاگر

عجب رنگ دل میں جماتی ہے گاگر
مئے عشقِ احمد / قاسم پلاتی ہے گاگر

عجب قاسمی رنگ لاتی ہے گاگر
مُریدوں کے رُتبے بڑھاتی ہے گاگر

دکھاتی ہے کوزہ میں دریا کا منظر
گناہوں کے خرمن بہاتی ہے گاگر

چلو قادریو! بھرو اپنی جھولی
کہ بغدادی صدقے لٹاتی ہے گاگر

ہیں کفّار سب دُور رحمت سے اُنکی
یہ حکمِ شریعت سناتی ہے گاگر

وہابی نہ کیوں کر کہے شرک و بدعت
کہ اس پر تو آرہ چلاتی ہے گاگر

کرے خاکساری بھی اس کی مذمت
کہ مٹی میں اُس کو ملاتی ہے گاگر

کریں [illegible] بھی مدام اس سے نفرت
کہ [illegible] کو مرتد بتاتی ہے گاگر

نہ کیوں نیچری اس کے سایہ سے بھاگے
کہ بے دینوں کے دل ہلاتی ہے گاگر

نہ کیوں اس سے نفرت کریں رافضی بھی
کہ مدحِ صحابہ سُناتی ہے گاگر

چلو قاسمِ قادری کے غلامو!
کہ قاسم کے جلوے دکھاتی ہے گاگر

رضا کے غلامو! چلو۔ تم بھی آؤ
کہ تم کو رضا سے ملاتی ہے گاگر

حسن۔ اس کو لیکر چلو تم تو سر پر
کہ بخشش کا مژدہ سُناتی ہے گاگر

marfat.com

"گاگر"

از مولٰنا سیّد ——————— آلِ مصطفٰے صاحب قادری قاسمی

عجب کر و فر کی ہے گاگر تو دیکھو
لٹاتی ہے جُرعہ یہ منظر تو دیکھو

یہ گاگر ہے یا گنبدِ میکدہ ہے
صدائے ھُوَ اللہ لگا کر تو دیکھو

چلے آؤ مستو! یہ مے قادری ہے
ذرا اس کا ساغر چڑھا کر تو دیکھو

یہ گاگر نہیں ہے بلکہ کوزہ میں دریا
ذرا اس کا لنگر اُٹھا کر تو دیکھو

گنہ گارو! آؤ، نہیں روک تم کو
ہے بغدادی دریا نہا کر تو دیکھو

فنا اور بقا۔ دونوں اس میں بھری ہیں
تحمّل کو اپنے بڑھا کر تو دیکھو

چمن میں گھٹا چھائی ہے کالی کالی
کوئی کہہ دے رندوں سے جا کر تو دیکھو

درِ میکدہ آج کھولا کسی نے
متاعِ دو عالم لٹا کر تو دیکھو

خُمِ قادری سے فقط ایک جُرعہ
مجھے میرے ساقی پلا کر تو دیکھو

یہ میخانہ۔ آباد تیرا رہے گا
ذرا اپنا صدقہ عطا کر تو دیکھو

تمنّا ہے اتنی فقط میرے ساقی
کہ متوالا اپنا بنا کر تو دیکھو

محاسب سے گر چاہتے ہو، رہائی
یہ گاگر کی گاگر اُڑا کر تو دیکھو

یہ محفل ہے رندوں کی زاہد کہاں ہے
ذرا مے سے خرقہ بسا کر تو دیکھو

وضو کر کے پہلے مئے قادری سے
صلٰوۃِ محبّت ادا کر تو دیکھو

سُنا ہے کہ پھر کیف کم ہو گیا ہے
خودی کو تم اپنی مٹا کر تو دیکھو

وہابی سے پوچھو یہ ہے شرک کیونکر
اُسے شرک کی حد سُنا کر تو دیکھو

ولی کی ہے تعظیم۔ تقوائے قلبی
وہابی کو قرآں پڑھا کر تو دیکھو

کہاں منع فرمایا رب و نبی نے
عَفَا اللہُ عَنْھَا سُنا کر تو دیکھو

marfat.com

خدا نے ہے فرمایا وَاَغلظ علیھم
ذرا نجدیوں کو جلا کر تو دیکھو

علی کا اسی حوالہ حدیثوں میں آیا
تو یہ عرس سنت ہے آکر تو دیکھو

غزل خوانی تیری پسند آئے سید
ذرا در پہ مرشد کے گاکر تو دیکھو

"گاگر"

از حافظ شمس الحسن صاحب قادری

یہ تم حق کے پیارے کی گاگر تو دیکھو
نبی کے دولارے کی گاگر تو دیکھو

اسے دیکھ کر محوِ حیرت ہے دنیا
عجب شان کی ہے یہ گاگر تو دیکھو

تمہیں دیتی ہے کیسی کچھ سربلندی
ذرا اپنے سر پر اٹھاکر تو دیکھو

چلو! میکشو! آج ساقی کے در پر
ملیں گے تمہیں جامِ کوثر تو دیکھو

تجلّی ہے مارہرہ میں مصطفیٰ کی
ذرا در پہ قاسم کے آکر تو دیکھو

بٹیں گے یہاں غوثِ اعظم کے صدقے
تم اس در پہ اب لَو لگا کر تو دیکھو

ہیں اللہ والوں میں باہم یہ چرچے
کہ اللہ والے کی گاگر تو دیکھو

نہ پوچھو کہ ہے ناز مجھ کو یہ کس پر
کسی کی مرے سر پہ گاگر تو دیکھو

غلاموں میں ہے شمس حاجی میاں کے
یہ قسمت تو دیکھو مقدر تو دیکھو

"گاگر"

از حافظ شمس الحسن ـــــــــــــ صاحب قادری

در شاہِ قاسم کی گاگر تو دیکھو — عقیدت سے تم اس کا منظر تو دیکھو
ہے مارہری پنگھٹ پہ پیاسوں کا جگھٹ — پلاتی ہے ساغر یہ گاگر تو دیکھو
کرو تو ذرا یاد غوث الورٰے کی — لگا پار بیڑا ہے آکر تو دیکھو
شریعت ۔ طریقت ۔ ہیں مربوط باہم — بتاتی ہے تم کو یہ گاگر تو دیکھو
ہیں بٹتے یہاں سے فیوض اور برکات — درِ شاہِ قاسم پہ آکر تو دیکھو
مرے شاہ جی دین و سنّت کے حامی — چلو ۔ اُن کی گاگر سجا کر تو دیکھو
نبی کے ہیں دشمن مدام اِن سے جلتے — تم اُن کو یہ گاگر سُنا کر تو دیکھو
عنایت رہے اُن کی سب سُنّیوں پر — ذرا سُنیو! تم دعا کر تو دیکھو
غلاموں کو گھیرا ہے فکر و بلا نے — خبر لو ذرا ان کی آکر تو دیکھو
ہے شمس الحسن قاسمی در کا کُتّا — چڑھانے کو لایا ہے گاگر تو دیکھو

"گاگر"

از مولٰنا سیّد آلِ مصطفٰے ـــــ صاحب قادری ۔ قاسمی

چلیں ۔ چل کے قاسم کی گاگر اٹھائیں — بڑھیں ۔ بڑھ کے ایماں کی لذت بڑھائیں
فزوں ہو محبّت کا جذبہ ۔ دلوں میں — درِ قاسمی پر سروں کو ۔ جھکائیں
سروں پر لیا ہے جو دامن ۔ کسی کا — نہ کیوں دور ہوں ہم سے ساری بلائیں

marfat.com

اِدھر میکدہ شاہِ قاسم (میرے ساقی) نے کھولا — اُدھر چھا گئیں سر پہ نوری گھٹائیں
فضائے چمن ۔ پھر ۔ بہاروں میں بدلی — گلِ قادریت سے مہکیں فضائیں
جو طیبہ کی مے ہو ۔ تو کعبہ کا ساغر — خُمِ قادریت سے جرعہ پلائیں
وہابڑے نے گاگر کو بدعت کہا ہے — اُسے نارِ دوزخ کا مژدہ سنائیں
سنابل میں ہے عبدِ واحد کا فرماں — کہ سُنّی کو صرف اپنا قائد (مرشد) بنائیں
یہ کہتے ہیں عشقی ۔ روافض کی نسبت — کہ مشکل کُشا سے وہ حصّہ نہ پائیں
سراج العوارف میں کہتے ہیں نوری — کہ بدمذہبوں کی بہت ہیں بلائیں
تو پھر ایک مُرتد کو ۔ قائد بنا کر — نصیحت بزرگوں کی کیسے بھلائیں
جو خود راہ گُم کردہ ہو اپنے دیں کی — تو ایسوں کو ہم کیسے قائد بنائیں
وہ ہو رافضی ۔ خارجی ۔ یا کہ لیگی — نہ ہرگز کسی کو بھی ہم مُنہ لگائیں
ابوبکر و فاروق و عثمان و حیدر — اِنہیں کو نہ کیوں اپنا قائد بنائیں
حسین و حسن اور جیلانی آقا — ہمیں اِن سے حاصل ہوں نوری ضیائیں
حبیبِ خدا کی جو کرتے ہیں عظمت — اُنہیں باغ جنت کا بشری سنائیں
ہو قہرِ خدا دشمنِ دیں پہ ۔ نازل — رہیں سُنّیوں پر ۔ ہمیشہ عطائیں
دُعا ہے یہ سیّد کی اے میرے داور — ہوں مقبول اُس کی یہ ساری دعائیں

"گاگر"

از سیّد ——— حسن میاں قادری

چلو ۔ باوضو سر پہ ۔ گاگر کو لائیں — درِ شاہِ قاسم پہ جا کر چڑھائیں
دُعا ہے الٰہی یہ جن کی ہے گاگر — ہمیں حشر میں جامِ کوثر پلائیں

marfat.com

یہ قاسم میاں موصلِ فضلِ حق ہیں   چلو۔ نعمتیں بھر کے جھولی میں لائیں

خدایا۔ اسی پیاری گاگر کا صدقہ   ہمیں غوثِ پاک اپنا جلوہ دکھائیں

رسولِ خدا دیں یہ گاگر کا صدقہ   کہ سب اُمّتی حشر میں بخشے جائیں

چلو۔ قاسمی۔ در پہ مِٹ جانے والو   کہ ہم تم کو گاگر کے جلوے دکھائیں

چلو۔ قادری شاہ کے نام لیوو   تمہیں قادریت کے نغمے سنائیں۔

رضائے خداؤ نبی یاں ملے گی   غلامانِ رضوی سے کہدو کہ آئیں

کُھلا ہے درِ جود قاسم میاں کا   چلو اپنی قسمت بھی ہم آزمائیں

بھرا اس میں آبِ حیاتِ ابد ہے   ہم اپنے دلِ مُردہ اسی سے جلائیں

یہ گاگر مئے حُبِّ احمد سے پُر ہے   کہو تشنوں سے پیاس اپنی بجھائیں

کہو۔ عاصیوں سے یہ گاگر اُٹھا کر   گناہوں کے خرمن سروں سے گرائیں

ہے اُمڈا ہوا آج برکاتی دریا   گنہگار آجائیں۔ دھوئیں۔ نہائیں

ہیں جلوہ فگن آج اچھے میاں بھی   چلو اِن کے جلوؤں سے دل کو بسائیں

نہ مارہرہ کیوں بقعۂ نور ہو آج   کہ سُتھرے میاں کی ہیں پھیلی ضیائیں

دُعا ہے یہ گاگر کے صدقہ میں یارب   کہ ہوں دُور سب خاکساری بلائیں

سبوئے ولائے علی ہے یہ گاگر   خوارج کو کیوں ہم نہ اس سے جلائیں

مدد کیجئے اپنے بندوں کی مولا   کہ ہیں لیگ کی چھائی کفری گھٹائیں

حفاظت غلاموں کی فرمائیں آقا   کہ ہیں حملہ کُن دشمنوں کی بلائیں

ہے چاروں طرف نرغہ اعدائے دیں کا   ہمیں اِن کے حملوں سے مولا بچائیں

بتاتا ہے کیونکر اسے شرک نجدی   بھری اس میں توحید کی ہیں ضیائیں

اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّار ہے شانِ مومن   تو کیونکر نہ ہم نجدیوں کو جلائیں

وہابی سے کہدو۔ کہ ہے عُرس سُنّت   علیٰ رَاْسِ حَوْلٍ اُسے ہم سُنائیں

marfat.com

مئے حُبِّ اصحاب اس میں بھری ہے — روافض کو پھر اس سے کیونکر پلائیں
ابوبکر و فاروق و عثمان و حیدر — ہم اِن کی ثنا کے نہ کیوں گیت گائیں
دِلائے حسین و حسن ۔ اپنا دیں ہے — نہ دُور اِس سے کیوں شمریوں کو بھگائیں
شعارِ خدا اولیاءِ خدا ہیں — تو کیونکر نہ ہم اُن کے ڈنکے بجائیں
صحابہ کا دشمن ۔ نبی کا ہے دشمن — اُسے کس طرح اپنا قائد بنائیں
صحابہ کی تعظیم ۔ عزّت کی اُلفت — رہیں اُس پہ ہم ۔ اور دُنیا سے جائیں
گُلِ حُبِّ زہرا و دُرِّ نجف سے — چلو شاہ قاسم کی گاگر سجائیں
خدا کا ہے دشمن ۔ عدوِ پنجتن کا — تو کیوں کر ہم اُس سے محبّت جتائیں
یہ گاگر ہے خُم ۔ بادۂ سُنّیت کا — چلو اس کے ساغر پئیں اور پلائیں
ہیں بے دین و بد دین دشمن خدا کے — تو ہم اتحاد اُن سے کیوں کر جتائیں
حسن ۔ آج مرشد کے روضہ پہ چل کر — ادب سے ہم اپنی یہ گاگر سُنائیں

"گاگر"

از جناب منشی شبیر علی ———— صاحب دردمارہروی

چلو گاگر قاسمی پر سُنائیں — یہ اشکوں میں ڈوبی ہوئی التجائیں
چلو! چل کے قاسم کی گاگر اُٹھائیں — مئے جامِ وحدت پئیں اور پلائیں
چلو! زائرو! مے کشو! لیں گاگر کے صدقے — درِ پاک سے آرزو کی ۔ عطائیں
ہوں مایوس کیوں، تشنہ کامانِ وحدت — ہیں چھائی ہوئی رحمتوں کی گھٹائیں
یہ ہے سربسر بُقعۂ نور ۔ گاگر — برستی ہیں رہ رہ کے نوری ضیائیں

marfat.com

چلے آئیں ! ہنگامِ گاگر کشائی — ہیں غالب حوادث کی جن پر بلائیں
خدا جانے ۔ گاگر میں قاسم نے اپنی — بصد ناز بھر دی ہیں کیا کیا ادائیں
مہکتی ہے کچھ آج گاگر یہ ایسی — بہاروں میں جیسے ۔ معطّر فضائیں
عقیدت سے گاگر کو جس نے چھوا ہے — سبھی اُسکی پوری ہوئی ہیں دعائیں
نہیں جن کا دنیا میں کوئی ٹھکانا — درِ قاسمی پر وہ مایوس آئیں
یہ حسرت ہے اے دردؔ تا زیست اپنی — درِ قاسمی پہ ہم آنسو بہائیں

"گاگر"

از سیّد حسن میاں ———— قادری ۔ قاسمی

یہ گاگر ہے حاجی میاں باخدا کی — نبی کے دُلارے شہِ باصفا کی
یہاں آکے دیکھو ذرا قاسمی رنگ — یہ گاگر ہے قاسم میاں باضیا کی
ہمارے جو ہیں دین و دنیا کے رہبر — یہ گاگر ہے اُن رہبرِ حق نما کی
سکھاتے ہیں اعدائے دیں سے عداوت — یہ گاگر ہے اُن عاشقِ مصطفٰے کی
بتاتے ہیں اسرارِ شرع و طریقت — یہ گاگر ہے اُن مرشدِ حق نما کی
جو علم و عمل میں ہیں فخرِ اماثل — یہ گاگر ہے اُن قدوۃ الاولیا کی
ہے مارہرہ فردوس جن کے قدم سے — یہ گاگر ہے اُن سیّد الاتقیا کی
وہ سُنّت کے حامی وہ بدعت کے ماحی — یہ گاگر ہے اُن مہدیِ باخدا کی
ہیں مارہرہ میں آج بغدادی جلوے — یہ گاگر ہے شہدائے غوث الوریٰ کی
چلو ۔ میکشو ! قادری جام پی لو — لگی ہے سبیل آج قاسم پیا کی

marfat.com

وہ ہیں جن سے اعداءِ دیں غیظ کھاتے ‌ ‌ یہ گاگر ہے اُن نائبِ مصطفٰے کی
سیادت پہ جنکے گواہی علی کی ‌ ‌ یہ گاگر ہے اُن ابن شیرِ خدا کی
وہ جن کے عدو پر ہے قہر الٰہی کی ‌ ‌ محبّوں پہ دائم ہے رحمت خدا کی
دعا ہے یہ گاگر کے صدقہ میں یارب ‌ ‌ کہ ہم سب پہ بارش ہو تیری عطا کی
ہیں حاضر یہاں جتنے بھی اہلِ سنّت ‌ ‌ ہمیشہ ہو اُن سب پہ رحمت خدا کی
نظر آتا ہے ۔ ڈوبتا ۔ اپنا بیڑا ‌ ‌ مدد پہنچے لِلّٰہ! اب ۔ ناخدا کی
ہے برکاتی ساگر ۔ تو بغدادی ساغر ‌ ‌ شراب ۔ اس میں حُبِّ حبیبِ خدا کی
تمنّا ہے وقتِ اجل ۔ یہ خدایا ‌ ‌ کہ ہم کو زیارت ہو غوث الورا کی
حسؔن ایک ادنیٰ سگِ قاسمی ہے ‌ ‌ رہے تا ابد ۔ اس پہ ۔ رحمت خدا کی

"گاگر"

از حافظ شمس الحسن ———— صاحب ۔ قادری ۔ قاسمی

روشنی پھیلی ہے کیسی آج گھر گھر نور کی ‌ ‌ کیا درِ قاسم پہ جاتی ہے یہ گاگر نور کی
خوبیٔ تقدیر سے گاگر ہے سر پر نور کی ‌ ‌ نور برساتی ہوئی جاتی ہے گاگر نور کی
آبِ کوثر اس میں بھر کر لائی ہیں حورانِ خلد ‌ ‌ حاجی صاحب کو مبارک ہو یہ گاگر نور کی
جس طرف دیکھو اسی کا نور ہے پھیلا ہوا ‌ ‌ ابر بارش کر رہا ہے ۔ آج گھر گھر نور کی
خلد سے آئی ہیں حوریں دیکھنے اسکی بہار ‌ ‌ نور کی گاگر پہ ہوتی ہے ۔ نچھاور نور کی
ہے دعا یہ شمسؔ کی یارب ۔ تری درگاہ میں ‌ ‌ دم میں جبتک دم رہے سر پر ہو گاگر نور کی

marfat.com

چادریں

marfat.com

جو آلِ نبی اور ابنِ علی ہیں
ذرا اُن کی چادر کا منظر تو دیکھو

دکھائے گی جا کر وہاں خاص جلوے
یہ جس در کی ہے جاکے وہ در تو دیکھو

اِدھر آؤ! حلقہ بگوشو! کہاں ہو
یہ آلِ پیمبر کی چادر تو دیکھو

نہیں پھرتا اس در سے محروم کوئی
یہاں آزما کر مقدر تو دیکھو

ابھی سارے اُٹھ جائیں غفلت کے پردے
یہ آنکھوں سے چادر لگا کر تو دیکھو

چلو! آج میخانۂ قادری پر
ذرا قاسمی جام پی کر تو دیکھو

مصیبت میں ایوب کسکو پکارے
تمہیں بندہ پرور نظر بھر تو دیکھو

چادر

از ڈاکٹر ایوب حسن ______ صاحب قادری. قاسمی

جب سامنے آنکھوں کے وہ چادرِ نور آئی
تعظیم کو اُٹھ بیٹھے مشتاق تماشائی

محمل ہے درِ قاسم پر وہ چادرِ نور آئی
بے تاب ہیں دیوانے. بے چین ہیں شیدائی

سر پر اسے رکھتے ہیں آنکھوں سے لگاتے ہیں
ہے صندلِ دردِ سر. ہے سُرمہ بینائی

یہ منظرِ چادر بھی اک منظرِ قدرت ہے
خود آپ تماشا ہیں چادر کے تماشائی

ہر گوشہ سے ہوتا ہے اظہار کرامت کا
چادر سے نمایاں ہیں انوارِ مسیحائی

marfat.com

مچلی ہوئی تنویر ہے مشرق کی جبیں پر — اُتری ہوئی کرنیں ہیں بتدریج زمیں پر
انوار برستے ہیں ہر اک خاک نشیں پر — چادر یہ چڑھی کون سے تربت کے مکیں پر

یا آئی ہے یہ حاجی میاں آپ کی چادر

ہنستی ہوئی گردوں سے اُتر آئیں ضیائیں — بشاش نظر آتی ہیں مخمور فضائیں
دم توڑ چکیں ہانپ کے بیباک دُعائیں — اے مانگنے والو! چلو۔ مانگو تو دُعائیں

آتی ہے مرے حاجی میاں آپ کی چادر

بے چین ستارے ہیں تو بے تاب جگر بھی — شاداب نظارے ہیں تو مسرور نظر بھی
ہے اچھے میاں۔ آج تو وا آپ کا دَر بھی — قسمت سے یہ موجود ہے سودائی کا سر بھی

حسن سر پہ ہے یہ حاجی میاں آپ کی چادر

ہے جلوۂ نوری سے ہر اک شخص منوّر — اللہ رے یہ فیض درِ گنجینۂ حیدر
اے درد ابھی سوچتا رہتا ہوں میں اکثر — یہ منظرِ تقدیس ہے یا طور کا منظر

یا ہے یہ مرے حاجی میاں آپ کی چادر

"چادر"

از ڈاکٹر ایوب حسن ________ صاحب۔ قادری۔ قاسمی

مجھے دیکھو۔ میرا مقدّر تو دیکھو — یہ چادر تو دیکھو مرا سر تو دیکھو
مرے سر پہ مرشد کی چادر تو دیکھو — عجب اس کے جلوے ہیں بڑھ کر تو دیکھو
منوّر ہیں دیوار و در آج سارے — ذرا گھر سے باہر نکل کر تو دیکھو
غلاموں کا میلہ ہے در پر۔ خدارا — نگاہ عنایت سے دم بھر تو دیکھو

marfat.com

میلا لگا ہوا ہے درگاہِ قاسمی پر
آتی ہے کس کی چادر۔ حاجی میاں کی چادر

سیراب ہو رہے ہیں رندانِ تشنہ لب بھی
گویا ہے آبِ کوثر۔ حاجی میاں کی چادر

فرقت میں رہنے والو۔ قربت سے شاد ہو لو
ہے دلنواز و دلبر۔ حاجی میاں کی چادر

قربان ہو رہے ہیں پروانہ وار زائر
نکلی جو بن سنور کر۔ حاجی میاں کی چادر

مژدہ ہو عاصیوں کو۔ بُشریٰ ہو مجرموں کو
آئی شفیع بن کر۔ حاجی میاں کی چادر

کیا خوف قاسمیو!! محشر کی اب تپش کا
سایہ کرے گی سر پر۔ حاجی میاں کی چادر

جلتے ہیں اب چڑھانے خوشیاں منا منا کر
لائے ہیں سر پہ رکھکر۔ حاجی میاں کی چادر

یارب قبول کر لے یہ مدعا قمر کا
سر پر ہو روزِ محشر حاجی میاں کی چادر

چادر

از جناب منشی شبیر علی ________ صاحب قادری۔ درد

کھولے ہیں سحر نے ابھی گیسوئے معنبر — وہ جاگ اٹھا خواب سے شہزادۂ خاور
ہر ذرّہ مجلّے ہے ہر اک چیز منوّر — گلُ پوش بہاریں ہیں۔ گلی کوچہ معطّر
ہے روحِ چمن حاجی میاں آپ کی چادر

marfat.com

میلا لگا ہوا ہے درگاہِ قاسمی پر
آتی ہے کس کی چادر۔ حاجی میاں کی چادر

سیراب ہو رہے ہیں رندانِ تشنہ لب بھی
گویا ہے آبِ کوثر۔ حاجی میاں کی چادر

فرقت میں رہنے والو۔ قربت سے شاد ہولو
ہے دلنواز و دلبر۔ حاجی میاں کی چادر

قربان ہو رہے ہیں پروانہ وار زائر
نکلی جو بن سنور کر۔ حاجی میاں کی چادر

مژدہ ہو عاصیوں کو۔ بُشریٰ ہو مجرموں کو
آئی شفیع بن کر۔ حاجی میاں کی چادر

کیا خوف قاسمیو!! محشر کی اب تپش کا
سایہ کرے گی سر پر۔ حاجی میاں کی چادر

جلتے ہیں اب چڑھانے خوشیاں منا منا کر
لائے ہیں سر پہ رکھکر۔ حاجی میاں کی چادر

یارب قبول کرلے یہ مدعا قمر کا
سر پہ ہو روزِ محشر حاجی میاں کی چادر

چادر

از جناب منشی شبیر علی صاحب قادری۔ درد

کھولے ہیں سحر نے ابھی گیسوئے معنبر — وہ جاگ اُٹھا خواب سے شہزادۂ خاور
ہر ذرہ مچلتے ہے ہر اک چیز منور — گُل پوش بہاریں ہیں۔ گلی کوچہ معطر
ہے روحِ چمن حاجی میاں آپ کی چادر

marfat.com

نہ جس کو زر سے ہے مطلب نہ جاہِ دُنیا سے
ہے ایسے طالب آمرزگار کی چادر

ہمیشہ بندگیٔ غیر سے رہا جو نفور
ہے ایسے بندۂ پروردگار کی چادر

جنابِ فخرؔ کا اک شعر اور بھی پڑھ کر
فقیرؔ ختم کرو۔ یہ بہار کی چادر

نظر میں پھر گئی نوشاہِ خلد کی تصویر
اُلٹ گئی جو عروسِ مزار کی چادر

"چادر"

ازمولوی حافظ عبدالسّلام ―――― صاحب۔ قادری۔ رضوی

آئی عروس بن کر حاجی میاں کی چادر
نکلی ہے خوب سج کر حاجی میاں کی چادر

خوشیاں منا رہی ہے پہلو۔ بدل۔ بدل کر
مہکی ہے پھول بن کر حاجی میاں کی چادر

تاریکیاں چھٹیں گی بدعاتِ مفسدین کی
ہے رشکِ صبح انور حاجی میاں کی چادر

مُنکر ہے درحقیقت وہ شانِ اولیاء کا
جو کہہ رہا ہے مُنکر حاجی میاں کی چادر

جُھرمٹ میں زائروں کے جلوے دکھا رہی ہے
اٹھلا رہی ہے سر پر حاجی میاں کی چادر

marfat.com

"چادر"

از مولینا سید محمد میاں ——— صاحب قادری البرکاتی

ہے سر پہ مرشدِ عالی تبار کی چادر
حبیبِ حق کے گلِ نو بہار کی چادر

بڑھاتی آنکھوں میں ہے نور اور دلوں میں سرور
فدائے پنجتن و چار یار کی چادر

شعارِ حق ہیں جو بے شبہہ اولیاء کرام
تو کہہ دو اُٹھی ہے حق کے شعار کی چادر

جہاں میں عشق و یقین کے نور کے جلوے
دکھا رہی ہے یہ پیارے وقار کی چادر

ہے اچھے ستھرے کے فیض و کرم سے مالا مال
یہ اچھے ستھرے کے پیارے نگار کی چادر

ہیں شاد آج حضور امیر عالم بھی
اُٹھی ہے اُن کے جو یہ گلعذار کی چادر

ہیں شاد شاد بہت آج حضرتِ صادق
اُٹھی ہے اُنکے خلف کامگار کی چادر

ہے نور حضرتِ نوری میاں کا اس سے عیاں
کہ ہے یہ اُنکے اخِ نامدار کی چادر

ہے جھوم جھوم کے نغمے سنا رہی یہ ہزار
اُٹھی ہے موسمِ گل میں بہار کی چادر

نگاہِ اہلِ سُنن میں تو ہے یہ چادرِ گُل
وہابیوں کے ہے دل میں یہ خار کی چادر

marfat.com

"چادر"

از مولٰنا سیّد شاہ محمد میاں ———— صاحب. قادری. قاسمی

آج کس شان سے آئی ہے یہ پیاری چادر
نور برساتی ہے کیسا یہ تمہاری چادر

کیوں نہ کھل جائیں اسے دیکھ کے دل کے غنچے
لائی ہے دوش پہ خود بادِ بہاری چادر

غلغلہ نعت کا برپا ہے تو ہے حمد کا شور
آج کس دھوم سے اُٹھی ہے تمہاری چادر

اس کا سایہ نہ لیں کیوں سر پہ عقیدت والے
سایۂ رحمتِ باری ہے یہ پیاری چادر

ہو رداۓ نبوی سایہ کناں اس پہ ہمیشہ
اور ہے سایہ کناں ہم پہ تمہاری چادر

چادرِ گُل ہے کہ ہے باغ میں جنّت کے کھلی
گلشنِ قدس کے پھولوں کی کیاری چادر

مست بُو جھوم کے ہوتی ہے ہزار اس پہ نثار
ایسی خوشبو سے مہکتی ہے یہ ساری چادر

بات جب ہے کہ فقیہؔ آئے اُدھر سے یہ صدا
لو پسند آئی ہمیں بھی یہ تمہاری چادر

marfat.com

"چادر"

از مولنا محمد خلیل خاں ــــــــــ صاحب قادری۔ قاسمی

صبا! دھوم کیسی یہ گھر گھر مچی ہے ۔۔۔ یہ کیسی مسرت ہے کیسی خوشی ہے
یہ کس مردِ حق بیں سے ملنے چلی ہے ۔۔۔ یہ کس کے لئے آج دولہن بنی ہے
کہ چادر بڑی کروفر سے اُٹھی ہے

کہیں رضویوں کی دُرافشانیاں ہیں ۔۔۔ کہیں نوریوں کی درخشانیاں ہیں
کہیں قاسمیوں کی تابانیاں ہیں ۔۔۔ غرض ہر طرف ہر طرفہ سامانیاں ہیں
کہ عُرسِ ابوالقاسم احمدی ہے

لگا کر حنائے گلستانِ قاسم ۔۔۔ چڑھا کر مئے جامِ عرفانِ قاسم
سُنگھاتی ہوئی بوئے بستانِ قاسم ۔۔۔ دکھاتی ہوئی رنگِ دامانِ قاسم
نسیمِ سحر مست ہو کر چلی ہے

سماں کیا ہے رحمت کا آکر تو دیکھو ۔۔۔ نگاہِ بصیرت اُٹھا کر تو دیکھو
نزولِ ملائک کا منظر تو دیکھو ۔۔۔ ذرا شاہِ قاسم کی چادر تو دیکھو
جلو میں یہ کس کس کو لے کر بڑھی ہے

کبھی شکوۂ جور و بیداد کرنا ۔۔۔ کبھی حق تعالیٰ سے فریاد کرنا
کبھی ذکرِ سرکارِ بغداد کرنا ۔۔۔ کبھی یا علی کہہ کے دل شاد کرنا
کبھی جوش میں نعرۂ یا نبی ہے

مئے جامِ وحدت پئیں اور پلائیں ۔۔۔ محبت کے نغمے سنیں اور سنائیں
ارادت کی آنکھوں سے اسکو لگائیں ۔۔۔ چلو! کچھ عقیدت کے موتی چڑھائیں
یہ چادر نہیں۔ حُلّۂ قاسمی ہے

marfat.com

اس چادرِ اقدس پر سو جان سے ہوں قرباں
ہر وقت یہ کہتا ہے میرا دل شیدائی

پہنچے درِ اقدس پر جب قاسمی متوالے
بغداد کی جانب سے رحمت کی بھرن آئی

صد شکر کہ قسمت کا ایوب سکندر ہے
ہر وقت میسّر ہے اُس در کی جبیں سائی

"چادر"

از مولٰنا غلام جیلانی صاحب قادری قاسمی

یہ عروسِ جناں کی چادر ہے
یعنی قاسم میاں کی چادر ہے

جان وایمان و دل منوّر ہیں
نورِ نوری میاں کی چادر ہے

رکھو سر پہ۔ لگاؤ آنکھوں سے
جانتے ہو۔ کہاں کی چادر ہے

گلشنِ اولیا کھلا جس جا
یہ اُسی گلستاں کی چادر ہے۔

اک جہاں میہمان ہے جس کا
یہ اُسی میزباں کی چادر ہے

اس کو جھک کر ملک بھی لیتے ہیں
شاہِ عالی مکاں کی چادر ہے

بلبلانِ خزاں یہاں آؤ
گلشنِ بے خزاں کی چادر ہے

جاں بلب۔ مژدۂ شفا سن لے
یہ جانِ جہاں کی چادر ہے

لذّتِ سلسبیل آتی ہے
سر پہ آبِ رواں کی چادر ہے

راز ہے یہ غلافِ کعبہ کا
ہائے۔ کس رازداں کی چادر ہے

قسمتِ قاسمی ہے زور آور
سر پہ قاسم میاں کی چادر ہے

marfat.com

زمیں پر پہنچنے لگے ماہ پارے
اُترنے لگے آسماں سے ستارے
درِ شاہ قاسم پہ ہیں جمع سارے
نقیبوں کا ہے شور غم ہوں کنارے
کہ رحمت یہاں بوندیاں بانٹتی ہے

کسی کی خوشامد نہ درکار ہوگی
وہی چشمِ الطافِ سرکار ہوگی
گناہوں کی میرے یقیں ہے کہ رحمت
خریدار ہوگی طرفدار ہوگی
کہ محشر میں حامی مرا شاہ جی ہے

بہت ہو چکی شرم و غیرت کی خواری
بہت لے چکے لطفِ بادِ بہاری
بہت کر چکے جام و مینا سے یاری
مسلمانو! کبتک یہ غفلت شعاری
خدارا اُٹھو! اب سحر ہو چکی ہے

وہ کرتے ہی کیا رنج و غم کا مداوا
تمہیں لیڈروں نے تو اور مار ڈالا
نہ تہذیبِ یورپ نے تم کو سنوارا
مرے دوستو! یہ تو سوچو خدارا
مصیبت یہ کیوں آکے تم پر پڑی ہے

دکھا دو زمانے کو دینی حمیّت
وگرنہ ہوا خونِ ناموسِ ملّت
بڑھو آگے! زیرِ لوائے شریعت
کھُلی ہے ابھی شاہراہِ حقیقت
چلے آؤ! رحمت ابھی بٹ رہی ہے

طواغیتِ کثرت کو ڈھاتی ہے چادر
جماعت کے معنیٰ بتاتی ہے چادر
عزیزو! مسلماں بناتی ہے چادر
تمہیں راہ عرفاں دکھاتی ہے چادر
اسی راہ میں راحتِ سرمدی ہے

خود اپنے جنوں کا نظارا کریں گے
تماشائی بن کر تماشا کریں گے
خدا جانے کیا ہوگا. کیا کیا کریں گے
خلیل ایک دن قصد پورا کریں گے
مدینے چلیں گے. اگر زندگی ہے

marfat.com

گلہائے عقیدت

از مولنا سید آل مصطفیٰ صاحب قادری۔ قاسمی

کانوں میں آرہے ہیں اذکارِ شاہ قاسم
دل میں سما رہے ہیں انوارِ شاہ قاسم

دریا دلی سے ساقی سب کو پلا رہا ہے
پی۔ پی کے جھومتے ہیں میخوارِ شاہِ قاسم

حسرت ہمارے دل کی ارماں ہمارے دل کا
دیدارِ شاہِ قاسم۔ دیدارِ شاہِ قاسم

بغداد کا نمونہ مارہرہ بن گیا ہے
اجمیر کی فضا ہے دربارِ شاہ قاسم

اے جذبۂ محبت تیری ادا کے صدقے
ہر شے میں جلوہ گر ہے رُخسارِ شاہِ قاسم

کیسی ہی گردشیں ہوں اس آسماں کی لیکن
شاداب ہی رہیگا گلزارِ شاہِ قاسم

گُل چاک پیرہن ہیں اُن کی مفارقت میں
نرگس کو دیکھتا ہوں بیمارِ شاہِ قاسم

آنکھوں میں یا الٰہی مَازاغ کا ہو سُرمہ
جس وقت ہو میسّر دیدارِ شاہِ قاسم

اے کاش ہو ہمیشہ پیشِ نظر ہمارے
رفتارِ شاہِ قاسم گفتارِ شاہِ قاسم

marfat.com

ہم بھی ہوں راہ پیما نقشِ قدم پہ اُن کے
اطوار ہوں ہمارے اطوارِ شاہِ قاسم

مجھ کو بھی کوئی ساغر او جام دینے والے
میں بھی ہوں ایک رندِ میخوارِ شاہِ قاسم

سایہ رہے سروں پر مرشد (قاسم) کے جانشیں کا
کھلتے رہیں دلوں پر اسرارِ شاہِ قاسم

بڑھنے لگی جو وقعت نظروں میں کُل جہاں کی
جلنے لگے حسد سے اغیارِ شاہِ قاسم

حشمت علی سے قائم عزّت ہے سُنّیوں کی
رکھتے ہیں وہ بھی لب پر اقرارِ شاہِ قاسم

ایوب (قادری قاسمی) پر۔ مرشد کی تھی عنایت
ظاہر ہیں اُن پہ اب بھی انوارِ شاہِ قاسم

سیّد بھی اک گدا ہے قاسم تمہارے در کا
اس کو بھی کچھ عطا ہو سرکارِ شاہِ قاسم

"نذرِ عقیدت"

از مولانا محمد خلیل خاں ______ صاحب قادری۔ قاسمی

تجلیٔ حق۔ شمعِ عرفانِ قاسم — محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا جلوہ ہے لمعانِ قاسم
تو ہے مظہرِ شانِ رحمانِ قاسم — معنون ہے حق تو ہے عنوانِ قاسم

marfat.com

وہاں خلد ہے اور رضوان۔ قاسم
یہاں روضہ اور تیرا در بان قاسم

گھٹائیں بنیں حلقۂ بدرِ کامل
وہ رُخ پر گری زلف پیچان قاسم

عجب جمگھٹا میکدے پر لگا ہے
کہ قاسم ہیں اور تشنہ کامانِ قاسم

عدو کے لئے آپ قہرِ خدا ہیں
جلالِ الٰہی کی ہیں شانِ قاسم

شرابِ محبت کے مستانے آئے
عطا ہو کوئی جام عرفان۔ قاسم

رہے بیخودی محبت ہمیشہ
نہ چھوٹے کہیں دست و دامانِ قاسم

مجھے خوف کیا ہو مرے پاسباں ہیں
محمدؐ۔ علی۔ شاہِ جیلان۔ قاسم

اُمنگیں مرے دل میں دیدار کی ہیں
خدایا! دکھا دے روئے تابانِ قاسم

نگہباں ہیں قاسم خلیل حزیں کے
خدائے جہاں ہے نگہبانِ قاسم

"یا مُرشدی قاسم میاں"

از مولٰنا غلام جیلانی ——— صاحب قاسمی

جلوۂ زیبا ترا۔ یا مرشدی قاسم میاں
ہے وہ سرِ کبریا۔ یا مرشدی قاسم میاں

مَنْ رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقّ کی جلوہ ریزیاں
آپ میں تھیں دائما۔ یا مرشدی قاسم میاں

سرزمینِ پاکِ مارہرہ کو تم پر ناز ہے
آپ ہیں فضلِ خدا۔ یا مرشدی قاسم میاں

اتباعِ قولِ حق۔ قولِ محمدؐ میں رہی
آپ کی ہر ہر ادا۔ یا مرشدی قاسم میاں

جاگ اُٹھے میرا مقدّر۔ کاش بوسے کو ملے
وہ کفِ پا چاندر ما۔ یا مرشدی قاسم میاں

آپ کے مدحت سرا تھے سُنّیوں کے پیشوا
حضرتِ احمد رضا۔ یا مرشدی قاسم میاں

سب مریضانِ محبّت ہجر میں ہیں جاں بلب
دیجئے اِن کو شفا۔ یا مرشدی قاسم میاں

صدقۂ برکات اب ہم کو عطا فرمائیے
ہے صدائے ہر گدا۔ یا مرشدی قاسم میاں

مصطفےٰ و غوث کا سایہ ہے تجھ پر شاہِ دیں
ہم پہ ہے سایہ ترا۔ یا مرشدی قاسم میاں

بحرِ طوفانِ وہابیّت میں۔ شاہا تو رہا
سُنیّوں کا ناخدا۔ یا مرشد قاسم میاں

کفر کی موجودہ ظلمت میں بھی اب رستہ بتا
سُنّیوں کے رہنما۔ یا مرشدی قاسم میاں

دور ہو گی سب بلائے رنج و غم اے قاسمی
وِرد کر۔ وقتِ دُعا۔ یا مرشدی قاسم میاں

"ایّوب کی بنتی"

از جناب ڈاکٹر ایّوب حسن ———— صاحب قادری۔ قاسمی

ابھی تک نہ آئی لگن۔ پی ملن کی   پیا بِن پھرت ہوں بیاکل دِتن کی

marfat.com

تو پھر آسرا درشنوں کا ہو کیسے   سکھی جب نہ آئی ہو پاتی سجن کی
پتہ ہی چلا اور نہ کچھ کھوج پایا   میں پھرتی رہی بن کے باسی بنن کی
نہ بھاوے پپیہا مجھے اور نہ کوئل   میں متوالی اپنے پیا کے بچن کی
دَرس اپنا سپنے ہی میں تو دکھاوے   میں جیوت ہوں آشا میں بس اس ملن کی
مری ناؤ اب ڈگمگا نے لگی ہے   دُہائی ہے تجھ کو پیا! پنجتن کی
کُھلا دان ہو جب کہ پاپ اور پُن کا   مجھے آس ہے ایک تیرے شرن کی
ہے ایوبؔ کی بس یہی ایک بنتی   نہ دھرتی کی چاہت ہے اسکو نہ دھن کی

ختم شُد

marfat.com

ہماری مطبوعات

- مسائل امامت — قیمت ۹/=
- اسلامی گفتگو (حصہ اوّل) — قیمت ۷/۵۰
- اسلامی گفتگو (حصہ دوم) — قیمت ۷/۵۰
- کراماتِ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم — قیمت ۱۰/=
- ندائے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم — قیمت ۶/۷۵
- ماہِ شعبان اور شبِ برأت — قیمت ۵/۲۵
- سیرت اعلیٰ حضرت — قیمت ۱۲/=
- حقوق الزوجین — مفت اشاعت
- حیات سید شاہ برکت اللہ رحمۃ اللہ علیہ — قیمت ۷/۵۰
- امام احمد رضا اور ردِّ شیعہ — قیمت ۶/۷۵
- نعرۂ رسالت — قیمت ۹/=
- مجموعہ اعمالِ رضا — قیمت ۲۴/=
- فلسفہ موت وحیات — قیمت ۹/=

marfat.com

- بارگاہِ الوہیت کے تقدس اور احترامِ نبوت کا کما حقہٗ پاسدار
- مسلکِ اہلسنت و جماعت اور سلف صالحین کا صحیح ترجمان
- قرآن پاک کا صحیح اور سب سے زیادہ مقبول ترجمہ
- کوثر و تسنیم سے دُھلی ہوئی زبان

کنز الایمان

ترجمۂ قرآن (اردو)

اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہٗ العزیز

- قاری محمد ظفر احمد ابن مفتی محمد مظہر احمدؒ کی خوش الحان تلاوت قرآنِ پاک.
- محترم سید محمد علی حمزہ گوھر کے منفرد انداز میں ترجمۂ قرآن.
- جدید ترین اسٹوڈیو میں ماہرین کی زیرِ نگرانی اسٹیریو ریکارڈنگ.
- تیس ۳۰ کیسٹوں پر مشتمل مکمل سیٹ۔ ہر پارہ علیحدہ کیسٹ میں.

منجانب: ضیا ٹیپ لائبریری میمن مسجد مصلح الدین گارڈن پوسٹ بکس نمبر ۱۳۲۳۵- کراچی ۲ فون ۲۲۶۵۶۸

تعاون: آن اسٹوڈیو - (آن ڈیکوریشن) - میٹھادر - کراچی